دِفاعِ

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرتِ امام ربانی شیخ احمد فاروقی حنفی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

کے علوم و معارف پر بے جا اعتراضات اور علمائے راسخین کے جوابات

تحقیق و تقدیم

پروفیسر محمد اقبال مجددی

دفاعِ

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

جُملہ حقُوق بحقِ ادارہ محفُوظ

تحقیق وتقدیم ..... پروفیسر محمد اقبال مجددی

مترجمین ..... علامہ رب نواز اجمیری ٥ علامہ بشارت علی مجددی

ترتیب وتبویب ..... محمد نوید اقبال مجددی

تخریج ..... محمد اشفاق مجددی

باراول ..... مئی 2012ء ..... تعداد 1,100

ھدیہ .....

ناشر

تنظیم الاسلام پبلی کیشنز

مرکزی جامع مسجد نقشبندیہ 121-بی ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

Tanzeem-ul-Islam Publications

121-B Model Town Gujranwala, Pakistan

Ph:+92 55 3841160, Fax:055 3731933 Mob: 0333 7371472

URL: www.tanzeemulislam.org

E-mail: tanzeemulislam@yahoo.com tanzeemulislam@hotmail.com

marfat.com

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی حنفی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

کے علوم و معارف پر بے جا اعتراضات اور علمائے راسخین کے جوابات

دفاعِ

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و تقدیم

محمد اقبال مجددی

ناشر
نظیم الاسلام پبلیکیشنز
121- بی ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ پاکستان ☎:+92-55-3841160

marfat.com

Marfat.com

خراجِ عقیدت

بحضور

امام ربّانی مجدّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ

وَبَلَغَ اَمْرُ الشَّیْخِ اِلٰی اَنْ لَّا

یُحِبَّہُ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَلَا یُبْغِضَہُ

اِلَّا فَاجِرٌ شَقِیٌّ

شیخ (حضرت امام ربانی قدس سرہٗ) کا معاملہ یہاں تک
پہنچ چکا ہے کہ متقی مومن ہی کو آپ سے محبت ہوگی
اور شقی فاجر ہی کو آپ سے عداوت

(حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی) ماخوذ از رسالۃ القدسیۃ

marfat.com
Marfat.com

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا
تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا
رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا
رَبَّنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
وَانْصُرْنَا عَلَى الْكَافِرِينَ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

marfat.com

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ

اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ

عَنِّيْ يَا غَفُوْرُ يَا غَفُوْرُ يَا غَفُوْرُ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ جَمِيْعِ مَا كَرِهَ اللّٰهُ

سُبْحَانَهٗ قَوْلًا وَّفِعْلًا وَخَاطِرًا وَسَاهِمًا وَنَاظِرًا

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

marfat.com

Marfat.com

الاهداء

ارمغانِ نیاز بحضورِ ناز

سراج العارفین امام السالکین

وارثِ مسندِ مجددیت حجلہ نشینِ حریمِ غوثیت

شارح مکتوباتِ امامِ ربانی

حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی دامت برکاتہم العالیہ

جنہوں نے عصر حاضر میں تعلیماتِ مجددیہ کا احیاء
اور نسبتِ نقشبندیہ کا شیوع فرمایا

گر قبول افتد زہے عز و شرف

حماد محمد رفیق احمد مجددی

marfat.com

Marfat.com

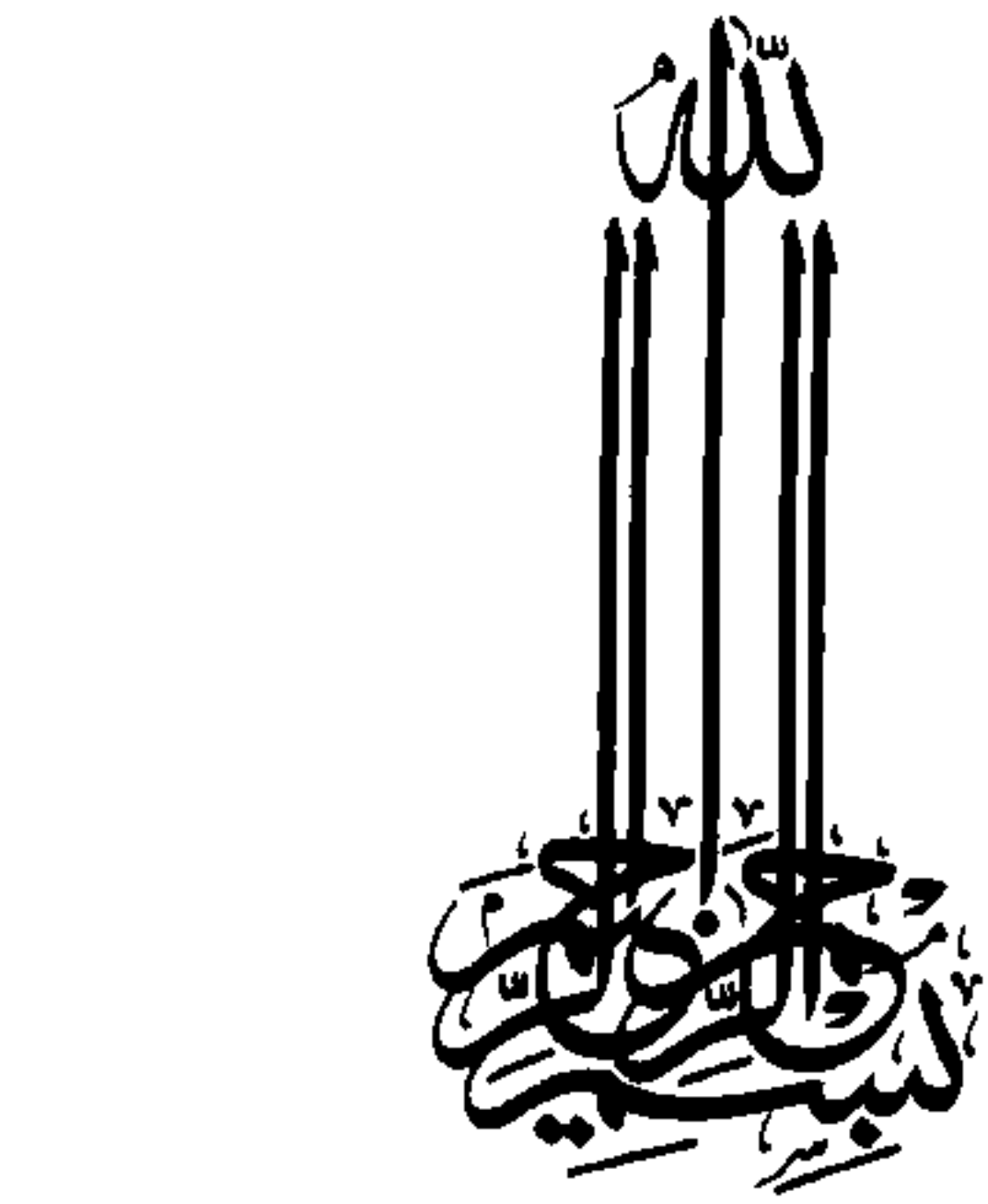

marfat.com
Marfat.com

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
حرف آغاز	۱۱
۱ حدیثِ دل بشارت علی مجددی	۱۳
۲..... مقدمہ محمد اقبال مجددی	۲۲
۳..... رسالہ در بیان سخنانی کہ در بارۂ امام ربانی تالیف: حضرت شاہ غلام علی دہلوی	۳۳
ترجمہ: علامہ رب نواز اجمیری	۹۱
۴..... رسالہ در رد اعتراضات شیخ عبدالحق محدث دھلوی تالیف: حضرت شاہ غلام علی دہلوی	۱۴۵
ترجمہ: علامہ رب نواز اجمیری	۱۶۱
۵..... رسالہ در رد دفع اعتراضات بر بعض عبارات حضرت مجدد الف ثانی تالیف: حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی	۱۷۹
ترجمہ: علامہ بشارت علی مجددی	۲۰۱
۶..... دو مکاتیب حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں شہید	۲۲۷
ترجمہ: علامہ بشارت علی مجددی	۲۳۳
۷..... مکتوب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۲۳۹

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحہ نمبر
۸.....الرسالۃ الذب عن القطب الربانی تالیف: حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی	۲۴۵
۹..... احقاق حق تالیف: حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی	۲۵۳
۱۰..... رسالہ در جواب شبہات بر کلام حضرت مجدد الف ثانی تالیف: حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی	۲۸۷
۱۱..... حضرت مجدد اور ان کے ناقدین تالیف: حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی	۳۳۷
۱۲..... بقیہ طینتِ محمدی ﷺ کا مرقع علامہ ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی	۳۷۳
۱۳.....حضرت امام ربانی اور منصب قیومیت علامہ ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی	۳۸۱
۱۴..... مسئلہ نیت اور حضرت امام ربانی علامہ ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی	۳۹۷
۱۵.....حضرت مجدد الف ثانی کے دفاع میں لکھی جانے والی کتابیں محمد اقبال مجددی	۴۰۹

marfat.com
Marfat.com

حرفِ آغاز

حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہٗ العزیز حضور اکرم ﷺ کے ظاہری و باطنی کمالات و فیوضات کے مظہر و مصدر ہیں ۔ واللہ یختص برحمتہ من یشاء اس لئے آپ کی تصانیف لطیفہ انوارِ شریعت وطریقت کا خزینہ اور اسرارِ معرفت وحقیقت کا گنجینہ ہیں جو مشکوٰۃ نبوت سے مقتبس، مجدد الف ثانی کے ساتھ مختص اور علماء و اولیاء کے علوم و معارف سے وراء ہیں ۔ بنابریں معاصر علمائے اعلام اور اولیاء کرام کا آپ سے علمی و کشفی اختلاف لازمی امر تھا۔

زیر نظر مجموعہ رسائل میں علمائے راسخین اور عرفائے کاملین نے حضرت امام ربانی کے علوم و معارف پر معترضین کے وارد کردہ اشکالات کے جوابات تحریر فرمائے ہیں ۔ یہ رسائل ہمیں عصر حاضر کے عظیم مؤرخ اور بالغ نظر محقق جناب پروفیسر محمد اقبال مجددی مدظلہٗ (لاہور) نے مع تقدیم و تحقیق مرحمت فرمائے جن میں سے بعض رسائل کا ترجمہ علامہ رب نواز اجمیری مدظلہٗ اور علامہ بشارت علی مجددی نے فرمایا ہے جس پر ہم ان حضرات کے شکر گزار ہیں ۔

جبکہ بعض رسائل کے مسودات کی کمپوزنگ اور ترجمہ نہ پڑھے جانے کی دقت اور قلتِ وقت کی وجہ سے نہیں ہو سکا۔ اگر کوئی صاحبِ علم کسی اور نسخہ سے موازنہ کر کے متن اور ترجمہ شائع کرنا چاہے تو ہم سے تحریری اجازت لیکر انہیں افادۂ عام و خاص کے لئے

marfat.com
Marfat.com

چھاپ سکتا ہے۔

ان رسائل کی ترتیب وتدوین اور طباعت واشاعت کا شرف واعزاز ابوالبیان ریسرچ انسٹیٹیوٹ اور تنظیم الاسلام گرافکس کے احباب کو حاصل ہوا جن کی شب وروز کی محنت، مشن کے ساتھ اخلاص اور وفا کو جو طریقت کا حرفِ اوّل ہے، سلام محبت پیش کرتا ہوں ۔اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

قارئین سے التماس ہے کہ دورانِ مطالعہ اگر کوئی علمی وتحقیقی نقص پائیں تو دامن عفو میں جگہ دیتے ہوئے مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کر دی جائے۔

اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ

صاحبزادہ محمد رفیق احمد مجددی

سجادہ نشین درگاہ حضرت ابوالبیان رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com
Marfat.com

حدیثِ دل

یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ جس طرح سرفروشانِ اسلام نے اپنے خونِ ناب سے شجرِ اسلام کی آبیاری کی وہاں اسلام کے نام لیوا ننگِ دین وملت مار ہائے آستین بھی ثابت ہوئے جنہوں نے شجرِ اسلام کو بیخ وبن سے اکھاڑ پھینکنے اور اکابرین اسلام کی پشت میں خنجر گھونپنے کی ناکام کوشش کی نتیجتاً کچھ سادہ لوح لوگ بھی ان کے دام تزویر میں ایسے پھنسے کہ جن اہل اللہ کی عداوت واذیت باعث ہلاکت ہے ان سے حسد وکدورت کی نجاست سے اپنے ایمان کے چشمۂ صافی کو مکدر کر ڈالا جو قلبی قساوت اور دائمی شقاوت کا موجب ٹھہری عارفِ نامی حضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس سرہٗ السامی نے ایسے ہی لوگوں کے متعلق فرمایا ہے:

مردم بد نفس چوں خواہند کہ عیب کسے برشمارند اول بدیہائے کہ در ذاتِ ایشاں موجود است بر زبانِ ایشاں جاری می شود چہ آں بہ فہم ایشاں نزدیک تراست[1] بدطینت لوگ جب چاہتے ہیں کہ کسی کے عیب کو عام کریں تو پہل ان برائیوں سے کرتے ہیں جو خود ان کی ذات میں موجود ہوں کیونکہ وہ ان کی فہم سے زیادہ قریب ہوتی ہیں۔

حضرت امام ربانی نے جب تجدید واصلاح کا سلسلہ شروع فرمایا تو جن لوگوں کے ذاتی اغراض ومفادات پر زد پڑ رہی تھی ان کا آپ کے خلاف الزام تراشی اور

---

[1] رشحات

marfat.com
Marfat.com

بہتان طرازی کرنا لازمی امر تھا چنانچہ انہوں نے آپ کے فرمودات میں تحریف وترمیم کر کے علماء وقت خصوصاً حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے رابطہ کیا آپ کے کردار وافکار سے مرعوب شکست خوردہ ذہنیت کا آپ کے خلاف پروپیگنڈا اس قدر زیادہ تھا کہ شیخ محقق جیسے فاضل روزگار نے بھی تحقیق احوال کئے بغیر محرفہ مکاتیب کے جواب میں حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی تردید اور زجر وتوبیخ کر ڈالی۔

کمال متوحش شدہ مکتوباتے در رد آن اقوال کاذبہ بشیخ کابلی نوشت وبسیار زجر وتوبیخ کرد [1]

نیز شیخ محدث نے الزامات باطلہ اور مسموعات کاذبہ لکھ کر اصل مقصد کا اظہار یوں بھی کیا ہے۔

ایں ہمہ را می گذرانیدیم تا نوبت بایں مکتوب رسید کہ باعث ایں ہمہ نفرت ووحشت گشت [2]

حضرت امام ربانی قدس سرہٗ اپنے علوم ومعارف کی فضیلت واہمیت بیان کرتے ہوئے ارقام پذیر ہیں:

این معارف از حیطۂ ولایت خارج است ارباب ولایت در رنگِ علماء ظواہر در اِدراک آن عاجزند و در درک آن قاصر این علوم مقتبس از مشکوٰۃ انوارِ نبوت اند عَلٰی اَرْبَابِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَ التَّحِیَّۃُ کہ بعد از تجدید الف ثانی بہ تبعیت وورائت تازہ گشتہ اند وبطراوت ظہور یافتہ صاحب این علوم ومعارف مجددِ این الف است کَمَا لَا یَخْفٰی عَلَی النَّاظِرِیْنَ فِیْ عُلُوْمِہٖ وَ مَعَارِفِہِ الَّتِیْ تَتَعَلَّقُ بِالذَّاتِ وَ الصِّفَاتِ وَ الْاَفْعَالِ وَ تَتَلَبَّسُ

---

[1] ہدیہ مجددیہ: ۱۰۵ [2] حیاتِ شیخ عبدالحق

marfat.com
Marfat.com

بِالْاَحْوَالِ وَ الْمَوَاجِيْدِ وَالتَّجَلِّيَّاتِ وَالظُّهُوْرَاتِ فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ هٰؤُلَاءِ الْمَعَارِفَ وَالْعُلُوْمَ وَرَاءَ عُلُوْمِ الْعُلَمَاءِ وَ وَرَاءَ مَعَارِفِ الْاَوْلِيَاءِ بَلْ عُلُوْمُ هٰؤُلَاءِ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى تِلْكَ الْعُلُوْمِ قِشْرٌ وَّتِلْكَ الْمَعَارِفُ لُبُّ ذٰلِكَ الْقِشْرِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ الْهَادِیْ [1]

یہ معارف دائرہ ولایت سے خارج ہیں اولیاء علمائے ظواہر کی طرح ان معارف کے ادراک سے عاجز ہیں اور ان کے درک سے قاصر ہیں یہ علوم انوار نبوت کے سینہ سے مقتبس ہیں جو الف ثانی کی تجدید کے بعد بطور تبعیت وراثت تر و تازہ ہوئے ہیں۔ ان علوم و معارف والا مجدد الف ثانی ہے جیسا کہ اس کے علوم و معارف کے ناظرین پر مخفی نہیں ہے جو ذات و صفات اور افعال سے تعلق رکھتے ہیں اور احوال و مواجید اور تجلیات و ظہورات سے التباس رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ معارف و علوم، علوم علماء اور معارفِ اولیاء سے وراء ہیں بلکہ ان علماء و اولیاء کے علوم ان علوم و معارف کا پوست ہیں اور وہ معارف اس پوست کا مغز ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت ابوالحسن زید فاروقی نے حضرت امام ربانی اور حضرت شیخ محدث رحمۃ اللہ علیہم کے علمی مزاج اور فکری مذاق میں اختلاف بیان کرتے ہوئے اتحاف: ۴۴۴ کے حوالہ سے تحریر فرمایا ہے

وجہ ایں نقاد آنست کہ حضرت شیخ را در تقلیدِ مذہب تعصب بسیار بودو مجدد را در اتباعِ سنت و ردِ بدعاتِ طریقت و شریعت صلابتِ تام ۔ بایں راہ گذر اتفاق میان ہر دو صورت نمی بست [2]

اس تنقید کی وجہ یہ ہے کہ حضرت شیخ تقلیدِ مذہب میں بہت متعصب تھے جبکہ

---

[1] دفتر دوم مکتوب: ۱۱ [2] حضرت مجدد اور ان کے ناقدین: ۱۶۶

marfat.com
Marfat.com

حضرت مجدد اتباع سنت اور طریقت وشریعت میں بدعات کی تردید میں صلابت تام رکھتے تھے اندریں حالات ہر دوصورت میں اتفاق نہیں ہوسکتا۔

حضرت شاہ غلام علی دہلوی حضرت شیخ محدث رحمۃ اللہ علیہما کے اعتراضات کے متعلق لکھتے ہیں:

سخن بطور علمائے ظاہر فرمودہ اند و کلام حضرت مجدد بطور علمائے باطن است آن از عالمے دیگر واین از مقامے دیگراست اعتراض کجااست [1] حضرت شیخ نے بطور علماء ظاہر اعتراض فرمایا ہے اور حضرت مجدد کا کلام بطور علماء باطن ہے ان کی دنیا اور ہے، ان کا مقام اور۔ اعتراض کیسا؟

مگر جب حضرت امام ربانی نے اپنے ہاتھ کے تحریر فرمودہ مسودات حضرت شیخ محدث کو بھیجے اور لکھا معاذ اللہ! مجھ سے ایسے کلمات صادر نہیں ہوئے میرا ایک مرید (حسن خان افغان) مردود طریقت ہوکر برگشتہ ہوا اس نے یہ فتنہ برپا کرکے مجھے ہر چھوٹے بڑے کا ہدفِ ملامت بنایا ہے بالآخر میری دعائے مضرت سے بخارا میں تہمتِ ارتداد سے قتل ہوا جب شیخ محدث پر یہ حقیقت عیاں ہوئی تو انہوں نے ایک مکتوب لکھا جس میں حضرت مجدد کے بیان کی تعریف اور اس سے اپنی لاعلمی کا عذر پیش کیا۔

ازانجا شیخ کابلی مسودات خود را کہ دستخطی بودہ بجنسہ نزد شیخ دہلوی فرستاد و نوشت کہ معاذاللہ کہ از من چنیں کلمات بہ صدور پیوستہ باشد یکے از مریدان من مردود بطریقت گشتہ ایں فتنہ برپا ساخت و مرا ہدفِ بناؤ پیر نمود ۔۔۔ بعد دریافت آں شیخ دہلوی در توصیفِ آں مقال و اعتذار عدم علم بدیں حال مکتوبے نوشت [2]

حضرت مولانا وکیل احمد سکندر پوری خزینۃ الاصفیاء کے حوالے سے ارقام پذیر ہیں:

---

[1] رسالہ ششم مکتوب: ۸۸ [2] ہدیہ مجددیہ: ۱۰۵

marfat.com
Marfat.com

شیخ عبدالخالق سرہندی فرماتے ہیں کہ دہلی کے سب سے بڑے عالم شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ مجدد (رحمۃ اللہ علیہم) سے نزاع رکھتے تھے ایک روز کسی تقریب میں میری ان سے ملاقات ہوگئی اور شیخ مجدد کا ذکرِ کرامت شروع ہوگیا جب شیخ عبدالحق نے انکار کیا تو میں نے کہا بابزرگانِ دین عداوت داشتن خوب نیست

بزرگانِ دین سے عداوت رکھنا اچھی بات نہیں آؤ! ہمارا اور تمہارا قرآن منصف ہے ہم تازہ وضوء کر کے مصحفِ مقدس کھولتے ہیں جو آیت پہلے صفحہ پر آئے وہ حالِ شیخ احمد کی فال ہوگی شیخ عبدالحق نے قبول کرلیا تجدید وضو کے بعد دوگانہ ادا کیا اور قرآن مجید کو ہاتھوں میں پکڑ کر نہایت تواضع وتکریم سے کھولا قرآن مجید کے سرِ ورق پر یہ آیت نکلی رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ یہ آیت پڑھنے کے بعد علامہ مذکور تائب ہوئے پھر نزاع وعداوت کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔[1]

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

اگرچہ حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ابتداء میں بغیر تحقیق اعتراضات کئے تھے مگر بالآخر اس سے باز آگئے تھے۔

در واقعہ رسالت پناہ را صلی اللہ علیہ وسلم دیدہ کہ می فرمایند کہ ہر کہ اخلاص بما دارد بایشاں نیز داشتہ باشد واشارت بحضرت مجدد نمودند پس شیخ از انکار استغفار نمودہ

انہوں نے واقعہ میں حضرت رسالت پناہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں جو شخص ہم سے اخلاص رکھتا ہے ان سے بھی اخلاص رکھے اور اشارہ حضرت مجدد کی طرف فرمایا۔ چنانچہ شیخ نے انکار سے توبہ واستغفار کیا اور حضرت خواجہ باقی باللہ کے خلیفہ خواجہ حسام الدین کی طرف یہ لکھا ان دنوں میاں شیخ احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق

---

[1] ہدیہ مجددیہ:۱۰۶

marfat.com
Marfat.com

فقیر کی صفائے باطن حد سے متجاوز ہے

''اصلا پردۂ بشریت و غشاوۂ جبلت درمیان نماندہ نمی داند کہ از کجاست''

بشریت اور جبلت کا حجاب درمیان میں بالکل نہیں رہا نہیں جانتا کہ یہ کہاں سے ہے حکم عقل اور طریقہ انصاف کی رعایت سے قطع نظر ''بایں چنیں عزیزان و بزرگان بدنباید بود'' اس قسم کے بزرگوں سے بداعتقاد نہیں ہونا چاہئے باطن میں بطریق ذوق و وجدان کسی چیز کا غلبہ ہوگیا ہے۔ جسے زبان بیان کرنے سے قاصر ہے اللہ تعالیٰ ہی مقلب القلوب اور مبدل الاحوال ہے شاید ظاہر بینوں کے نزدیک یہ بعید ہو۔[1]

حضرت شیخ محدث کے مذکورہ کلمہ ''اصلاً پردۂ بشریت و غشاوۂ جبلت درمیان نماندہ'' پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت شاہ غلام علی دہلوی لکھتے ہیں

قول شریف ایشاں غشاوہ بشریت درمیان نماندہ اشارت می نماید کہ تحریر اعتراضات از بشریت ونفسانیت بود نہ از راہِ حقیقت سبحان اللہ ایں است احوال علماء واولیاء رحمۃ اللہ علیہم وائے برحال جہال حساد و معاندنافہم معاذاللہ[2]

ان کا قول شریف ''غشاوۂ بشریت درمیاں نماندہ'' اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اعتراضات، بشریت ونفسانیت کی بناء پر تحریر ہوئے نہ از راہِ حقیقت سبحان اللہ! علماء اور اولیاء (رحمۃ اللہ علیہم) کا یہ حال ہے تو جاہلوں، حاسدوں اور ناسمجھ دشمنوں کی کیا کیفیت ہوگئی۔ معاذ اللہ

یہ امر مستحضر رہے کہ شیخ محدث کو حقائق سے عدم آگاہی کی بنا پر حضرت مجدد کے عارفانہ کلمات سے اختلاف عالمانہ تھا جسے معاندین مخالفت بنا کر پیش کرتے رہے ہیں

حضرت شیخ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے توبیخ وتغلیط کے باوجود حضرت امام ربانی قدس سرہٗ نے انہیں مخاطب کر کے کوئی تردیدی مکتوب یا رسالہ تحریر نہیں فرمایا

---

[1] رسالہ درسخنان ۔۔۔۔: ۱۱، ۱۲ [2] رسالہ ششم: ۲

marfat.com
Marfat.com

البتہ حضرت مرزا حسام الدین احمد کو حضرت شیخ دہلوی رحمۃ اللہ علیہما کا نام لئے بغیر آخری ایام میں بڑے سائز کے گیارہ صفحات پر مشتمل ایک مکتوب تحریر فرمایا ہے جس میں افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ''بہ مجردِ اشتباہ ۔۔۔ شہر بشہر باں منادی کردن کدام تدین باشد'' لکھ کر اسے ''ہمہ شوروغوغا'' قرار دیا ہے بہرحال آخری صفحہ کا ایک ایک جملہ محققین کے لئے بنظرِ عمیق مطالعہ کرنے کے قابل ہے۔ بلکہ آپ ایک مکتوب میں ان سے یوں مخاطب ہیں۔

وجود شریفِ ایشاں دریں غربت اسلام و اہل اسلام مغتنم است [1] اس غربت اسلام کے زمانے میں آپ کا وجود شریف اسلام اور اہل اسلام کے لئے غنیمت ہے۔

صفائے باطن کے بعد حضرت شیخ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اولاد کو طویل خط لکھا تھا

آنچہ مسودات اقتراحات کہ بر کلماتِ قدسی آیات حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نوشتہ ام در آب جمن بشویند ۔۔۔ نسبت ایں فقیر دریں ایام وصفائے باطن بہ خدمت ایشاں از حد متجاوز است واصلاً پردۂ بشریت و غشاوۂ جبلت درمیان نہ ماندہ ۔۔۔ ایں چنیں عزیزاں وبزرگان بدنباید بود ۔۔۔ شاید کہ ظاہر بینان دریں جا استبعاد کنند [2]

حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کے کلمات قدسی آیات پر جو میرے اقتراحاتی مسودات لکھے ہوئے ہیں انہیں دریائے جمنا کے پانی میں دھوڈالو۔۔۔

بنابریں دونوں خاندانوں (خانوادۂ مجددیہ اور خانوادہ حقیہ) میں باہمی تلمذ وارادت اور محبت واخوت کے مراسم وتعلقات قائم رہے۔

حضرت شیخ دہلوی کا حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہما کی بعض علمی وکشفی عارفانہ

---

[1] دفتر دوم مکتوب: ۲۹ [2] بشارات مظہر یہ در فضائل مجددیہ

marfat.com
Marfat.com

عبارات سے اختلاف کرنا اور بعد میں حقیقت مسئلہ واضح ہونے پر اختلاف سے رجوع کرنا خلوص وللّٰہیت کا بہترین نمونہ ہے لیکن اے کاش دوسرے مخالفین وناقدین بھی اس سے سبق حاصل کرتے ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء مگر انہوں نے تسلیم و توقف کے باوجود شیخ دہلوی کے معترضانہ مکتوب کو ہوادی گذشتہ صدی میں پروفیسر خلیق احمد نظامی صاحب نے اس مخالفانہ مکتوب کو صحیفہء سماوی سمجھ کر حیات شیخ عبدالحق میں شائع کر دیا جو ایک طرف تو اغیار کو اکابرین اسلام پر زبانِ طعن دراز کرنے کا موقعہ فراہم کرتا ہے اور دوسری طرف مجددی حضرات کی دل آزاری کا موجب ہوا ہے حالانکہ حضرت شیخ دہلوی نے اپنی کتاب ''المکاتیب والرسائل'' میں اس مکتوب کو درج نہیں فرمایا بلکہ اسے ضائع کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔

صد افسوس! ایسی تحقیق پر جو اہل اللہ کی اذیت اور ان سے بدگمانی کا سبب ہو نیز مسلمانوں کے لئے فکری انتشار اور قلبی اضطراب کا باعث بنے

ع خرد کی نامسلمانی سے فریاد

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے معاندین وحاسدین کی نذر شعر ہے

جن کا دیں پیروئ کذب و ریا ہے ان کو
ہمتِ کفر ملے ، جرأتِ تحقیق ملے

ظاہر ہے ایسی صورت میں اخیار کی تسکین اور اغیار کے منہ میں لگام دینے کے لئے اعتراضات کی تردید لکھنا ضروری ہو جاتا ہے دراصل یہ شیخ دہلوی کی تردید نہیں بلکہ معاندین کا رد اور یاوہ گو مخالفین کے سوءظن کا ازالہ ہے جو حضرت شیخ دہلوی کی تحریر کی آڑ میں اپنے خبثِ باطن کا اظہار اور مذموم جذبات کی تسکین کا ساماں کرتے ہیں۔

ان اعتراضات کے جواب میں مدلل رسائل وکتب لکھیں گئیں جن میں اولاد امجاد وخلفاء امام ربانی کے علاوہ حضرات میرزا جان جاناں مظہر، شاہ ولی اللہ، شاہ

marfat.com
Marfat.com

عبدالعزیز مخدوم ملا معین ٹھٹھوی، قاضی ثناء اللہ پانی پتی، شاہ غلام علی دہلوی، مولانا وکیل احمد سکندر پوری، شیخ ابوالحسن زید فاروقی، شارح مکتوبات امام ربانی مولانا محمد سعید احمد مجددی وغیرہم (رحمۃ اللہ علیہم) کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔

بندۂ بے دام

بشارت علی مجددی

یکے از غلامانِ حضرت ابوالبیان رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com
Marfat.com

مقدمہ

حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں شہید (ف ۱۱۹۵ھ/ ۱۷۸۱ء) سلسلۂ نقشبندیہ کے اکابر مشائخ میں سے تھے اور اپنے مرکز دہلی میں تاحیات مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی کا درس دیتے رہے۔ آپ کو مستند ذرائع سے اس امر کا علم تھا کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے حضرت مجدد الف ثانی پر جن شبہات کا اظہار کیا تھا ان سے رجوع کرلیا تھا اور اس سلسلہ میں ایک مکتوب خواجہ حسام الدین احمد (ف ۱۰۴۳ھ/ ۱۶۳۳ء) کو لکھا تھا[1]۔ گویا بعض محققین کا یہ خیال بے بنیاد ہے کہ رجوع کے سلسلہ کا یہ مکتوب پہلی بار اخبار الاخیار کے مطبع مجتبائی ۱۳۲۱ھ کے آخر میں شائع ہونے والا مکتوب دورِ آخر کے معتقدین کا خود ساختہ ہے۔

حضرت میرزا مظہر نے مخالفین کے اعتراضات کے مختصر جوابات دو مکاتیب (۵۔۶) میں دیئے ہیں۔ چھٹا مکتوب آپ کے خلیفہ نامدار قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے نام ہے جن کے اس موضوع پر تین رسائل اس مجموعہ حاضرہ میں شامل ہیں۔

حضرت مظہر کے مذکورہ دونوں مکاتیب مقامات مظہری کے مطبوعہ ایڈیشن ۱۳۰۹ھ سے ماخوذ ہیں۔

حضرت مظہر کے مفصل احوال ومناقب کے لئے دیکھئے:

۱..... بشارات مظہریہ مؤلفہ مولانا نعیم اللہ بہرائچی، قلمی

---

[1] نعیم اللہ بہرائچی: بشارات مظہریہ، قلمی نسخہ برٹش میوزیم، لندن،

marfat.com
Marfat.com

۲ ... معمولاتِ مظہریہ مؤلفہ مولانا ابہز ایجی، (مطبوعہ)

۳ مقاماتِ مظہری مؤلفہ شاہ غلام علی دہلوی، ترجمہ وتعلیقات محمد اقبال مجددی (مطبوعہ)

۴ ...کمالاتِ مظہریہ مولفہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی (قلمی)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (ف ۱۱۷۶ھ/ ۱۷۶۲ء) کی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے انکار سے گہری وابستگی کے آثار ملتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی کے فارسی رسالہ ''ردِ روافض'' کی علماء حرمین کی فرمائش پر آپ نے عربی میں شرح لکھی اور اس کا عربی میں ترجمہ بھی کیا، یہ شرح المقدمة السنية فی الانتصار للفرقة السُنية کے نام سے ہے اور حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی کی تصحیح سے دہلی سے طبع ہوگئی ہے۔

آپ نے اپنے ایک شاگرد خاص مولانا محمد امین کشمیری کی درخواست پر حضرت مجدد الف ثانی پر مخالفین کے شبہات کا جواب ایک مکتوب گرامی (نمبر ۸۴) میں دیا ہے یہاں اس کا متن شائع کیا جارہا ہے۔[1]

مکتوب الیہ مولانا خواجہ محمد امین کشمیری (ف ۱۱۷۸ھ/ ۱۷۷۳ء) آپ کے فرزند بزرگ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی کے استاد بھی تھے۔[2]

حضرت شاہ ولی اللہ کے رسائل کا ایک مجموعہ مولانا آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے ذخیرۂ حبیب گنج میں ہے جس میں ایک رسالہ خلت اور دوسرا رسالہ شواہد التجدید حضرت مجدد الف ثانی کے دفاع میں ہیں۔[3]

---

[1] مکاتیب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جامع شاہ عبدالرحمن بن شاہ محمد عاشق پھلتی مرتبہ مولانا نسیم احمد فریدی، مطبوعہ رضا لائبریری رام پور، ۲۰۰۴ء [2] ایضاً، تعلیقات مولانا فریدی ۵۵۲۔۵۵۴

[3] تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب حاضر میں عنوان ''حضرت مجدد الف ثانی کے دفاع میں لکھی جانے والی کتابیں

marfat.com
Marfat.com

رسالہ در دفع اعتراضات بر بعض عبارات

نوشتہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (ف ۱۲۳۹ھ/ ۱۸۲۴ء) بن شاہ ولی اللہ محدث آپ نے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ لکھا تھا جو آپ کے مجموعۂ فتاویٰ میں شامل ہے جس کا متن یہاں دیا جارہا ہے۔ آپ نے شیخ عبدالحق محدث دھلوی کے رسالہء اعتراضات کے ایک خطی نسخے پر حواشی بھی لکھے تھے، جنہیں حضرت شاہ غلام علی دہلوی نے اپنے رسالہ رد اعتراضات کی فصل چہارم کے طور پر نقل کر کے محفوظ کرلیا تھا۔ یہ پورا رسالہ بھی مجموعۂ حاضر میں شامل ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی کے ایک اور رسالہ رد اعتراضات کا قلمی نسخہ ''رضا لائبریری رام پور'' میں محفوظ ہے، ہمیں اس وقت تک معلوم نہیں ہے کہ یہ رسالہ وہی ہے جو فتاویٰ عزیزی سے نقل ہوا ہے یا کوئی دوسرا رسالہ ہے۔

رسالہ رد روافض شرح المقدمۃ السنیہ مؤلفہ شاہ ولی اللہ میں جہاں کہیں شارح نے حضرت مجدد سے اختلاف کیا ہے، شاہ عبدالعزیز نے ماتن یعنی حضرت مجدد کا دفاع کرتے ہوئے شارح یعنی اپنے والدگرامی سے اختلاف کیا ہے۔ [1]

رسائل قاضی ثناء اللہ پانی پتی

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی (۱۱۴۴-۱۲۲۵ھ/ ۱۷۳۱-۱۸۱۰ء) کثیر التصانیف عالم اور صوفی تھے، حضرت میرزا مظہر جان جاناں شہید کے سب سے نامور خلیفہ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے شاگرد خاص تھے۔ آپ تفسیر مظہری جیسی شہرۂ آفاق تفسیر کے مؤلف بھی تھے۔

شاہ عبدالعزیز محدث آپ کو ''بیہقی وقت'' کہا کرتے تھے۔

---

[1] Zubaid Ahmad: The Contibution of Indo Pakistan to Arabic literature, pp:115-16

marfat.com
Marfat.com

حضرت مظہر فرماتے تھے کہ قیامت کے روز اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ تم میری بارگاہ میں کیا تحفہ لائے ہو تو عرض کروں گا ثناء اللہ۔ (مقامات مظہری:۳۶۱)

مفصل حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

۱.....خودنوشت حالات قاضی ثناء اللہ مشمولہ بشارات مظہریہ قلمی ورق ۱۴۷

۲ مقامات مظہری مؤلفہ شاہ غلام علی دہلوی تعلیقات محمد اقبال مجددی ص:۴۰۰، ۴۰۳

۳ تذکرۂ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی مولفہ محمود الحسن عارف، مطبوعہ لاہور

4. Sajida, S. Alvi: Qazi Sana Allah Panipati, an Eighteenth-Century Indian Sufi, Article included in Islamic Studies (Essays presented to Charles J. Adams)ed.by W.Hallaq and D.Little, Leiden, 1991.

قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے حضرت مجدد الف ثانی کے دفاع میں تین رسائل تالیف کئے تھے، جن کی تفصیل یہ ہے:

۱.....احقاق حق (فارسی)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ف ۱۰۵۲ھ/ ۱۶۴۲ء) نے حضرت مجدد الف ثانی کے بعض ان معارف پر اعتراضات کئے تھے جو آپ کے ایک ناراض مرید حسن افغان نے چوری کر کے اس میں تحریف کی اور اس وقت کی مشہور خانقاہوں میں بھیجے جن میں حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ مخالفین کی توجہ کا مرکز رہی۔ یہ لوگ حضرت شیخ محدث کی خدمت میں بھی وہ محرف معارف لے گئے۔ آپ حضرت مجدد الف ثانی کے پیر بھائی یعنی حضرت خواجہ کے خلیفہ تھے، آپ نے بلا تحقیق مخالفین کی شورش سے متأثر ہو کر ایک مفصل رسالہ، اعتراضات لکھا۔ کئی نقشبندی مجددی

marfat.com
Marfat.com

حضرات نے اس رسالہ کے جوابات لکھے تھے جن میں ایک رسالہ قاضی ثناء اللہ کا رسالہء احقاق بھی ہے۔ جو آپ نے ۲۵ شوال ۱۱۶۰ھ کو تالیف کیا۔ (خاتمہ رسالہ) گویا یہ رسالہ اس موضوع پر لکھے جانے والے دیگر دو معاصرین یعنی شاہ عبدالعزیز محدث اور شاہ غلام علی دہلوی کے رسائل پر تقدم زمانی بھی رکھتا ہے، اس وقت قاضی صاحب کی عمر سولہ سترہ سال کی تھی۔ (۱۱۶۰ ـ ۱۱۴۴ = ۱۶)

اس نوعمری کے باوجود آپ کے تحریر کردہ جوابات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو حضرت مجدد الف ثانی کے معارف پر دسترس تھی۔ کہیں کہیں اسلوب تحریر میں شدت کا پہلو بھی آ گیا ہے لیکن شیخ محدث کے احترام و ادب کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا بلکہ آپ کا نام تک نہیں لیا، مخاطب کرتے ہوئے ''عزیز'' اور ''بعضی علماء ظاہر'' لکھا ہے۔ صرف ایک مقام پر حضرت مجدد الف ثانی کے ایک مکتوب بنام شیخ نورالحق بن حضرت شیخ محدث کو ''پسر معترض'' لکھا ہے۔

یہاں ہم احقاق حق کے جس خطی نسخہ کا عکس شائع کر رہے ہیں، وہ خود قاضی ثناء اللہ کے دست مبارک کا لکھا ہوا ہے۔ اس کے پہلے زاید ورق پر قاضی صاحب نے ''رسالہ احقاق حق رد اعتراضات عبدالحق از کلام مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ'' لکھ کر اپنی مہر ''محمد ثناء اللہ'' ثبت کی ہے۔ مہر کا سنہ صحیح نہیں پڑھا جاتا ہے۔ اس نسخہ میں مؤلف نے جا بجا حک و اصلاح اور قطع و برید سے کام لیا ہے، حواشی میں کئی مقامات پر اضافات بھی اس امر کے مؤید ہیں کہ یہ رسالہ مؤلف کا خود نوشت نسخہ ہے۔ دوسرے اس خطی نسخہ کے مالک معروف عالم و شیخ حضرت ابوالحسن زید فاروقی (۱۹۰۶ ـ ۱۹۹۳ء) رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین درگاہ مظہری دہلی نے بھی اس رسالہ کے بدست حضرت مولف ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ (حضرت مجدد اور ان کے ناقدین ص: ۱۳۷)

ہمیں رسالہ احقاق کے دو اور خطی نسخوں کا علم ہے اور ان تینوں کی بنیاد پر ہم ایک

marfat.com
Marfat.com

تقابلی متن تیار کر رہے ہیں جو عنقریب شائع ہوگا۔ ان شاء اللہ

۲۔ رسالہ در جواب شبہات کلام حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ (فارسی)

یہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا اس موضوع پر دوسرا رسالہ ہے۔ اس کا سال تالیف یا سال کتابت درج نہیں ہے۔ رسالہ احقاق کی طرح آپ نے اس کے پہلے زاید ورق پر مذکورہ بالا نام لکھ کر اپنی مہر لگائی ہے۔ لوائح خانقاہِ مظہریہ میں قاضی صاحب کے دو مکتوبات کا عکس دیا گیا ہے اس تحریر کا سواد خط اور ان دونوں رسائل کا اسلوب کتابت یکساں ہے اس لئے ان کے قاضی صاحب کی خودنوشت ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

قاضی صاحب نے یہ رسالہ حضرت مجدد کے کلام پر بعض شبہات کے ازالہ کے لئے لکھا ہے کسی ایک معترض کے خلاف نہیں ہے۔ اس رسالہ کے کسی دوسرے خطی نسخے کا ہمیں تا حال علم نہیں ہے۔ یہ رسالہ بھی حضرت ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کے کتب خانہ میں ہے جو انہیں رسالہ احقاق کے ساتھ پانی پت میں قاضی صاحب کے گھر سے دستیاب ہوا تھا۔ (مقامات مظہری ص: ۴۱۰۔ ۴۲ حاشیہ ۲۱)

۳۔ الرسالة الذب عن القطب الربانی والامام الصمدانی ...الشیخ احمد الفاروقی

یہ رسالہ قاضی صاحب نے عربی میں لکھا ہے پہلے دو رسائل کی طرح اس میں بھی آپ نے اپنا نام نہیں لکھا بلکہ اپنی ایک مشہور کتاب السیف المسلول کا اس طرح حوالہ دیا ہے:

ایں عاصی خاکسار بے مقدار خود را از جملہ خادمان حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم بمثابہ زال یوسف است چنانچہ در خطبہ رسالہ السیف المسلول علی من اعرض عن سنت الرسول

marfat.com
Marfat.com

صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم ایمائ برآں شدہ است (ورق الف)

قاضی صاحب نے السیف المسلول حضرت مظہر (ف ۱۱۹۵ھ) کے حین حیات تالیف کی تھی گویا یہ رسالہ رد اعتراضات ۱۱۹۵ھ کے بعد تالیف کیا گیا۔

قاضی صاحب نے اس رسالہ کی غرض وغایت یوں بیان کی ہے:

اعلم یا اخی ان معظم قصدی ومطمح نظری بتالیف تلك الرسالة الذب عن القطب الربانی والامام الصمدانی صاحب الکمال الرحمانی العارف الکامل و العالم الفاضل قطب سماء الحقیقة ومجمع اسرار دقائق الطریقة بلبل الافراح عمدة اسرار الملك الفتاح احد اعطی له علماء الظاهر والباطن وثبت له فی سائر الا ما کن الی یوم ینفخ فی الصور قطب الوجود والنور الممدود و شیخنا و قدوتنا الی الله سبحانه الشیخ احمد الفاروقی النقشبندی الکابلی ثم السهرندی مثلی قدرة ان یقوم بالذب عن مثل هذا الولی .....

گویا یہ رسالہ آپ نے حضرت مجدد الف ثانی سے ''خصومت'' رکھنے والے حضرات کے اعتراضات کے جواب میں لکھا ہے۔ بڑے سائز کے چار اوراق کا یہ رسالہ کتابخانہ اسلامیہ کالج، پشاور میں محفوظ مکتوبات حضرت مجدد کے ایک قلمی نسخہ نمبر ۹۳۹ کے آخر میں مجلد ہے اس کے کسی دوسرے نسخہ کا تا حال علم نہیں ہے۔

حضرت شاہ غلام علی دہلوی

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۵۶-۱۲۴۰ھ/ ۱۷۴۳-۱۸۲۴ء)

marfat.com
Marfat.com

حضرت میرزا مظہر جان جاناں شہید (ف ۱۱۹۵ھ/۱۷۸۱ء) کے جانشین، غایت درجہ پابند شرع، صوفی بلند پایہ، کتب تصوف کے مولف، عالم اسلام کے علماء و مشائخ کو فیوض باطنی سے منور کرنے والے تھے۔

آپ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (ف ۱۲۳۹ھ/ ۱۸۲۴ء) کے شاگرد تھے اور سند حدیث آپ ہی سے لی تھی۔ نہ صرف ہندوستان بلکہ عالم اسلام کے اکابر آپ کے حلقہء ارادت میں داخل تھے۔ آپ کے خلیفہء نامدار حضرت مولانا خالد کردی رومی کے مریدین کی تعداد ایک لاکھ سے بھی متجاوز تھی اور عالم اسلام کے متبحر علماء جوان سے فیض یاب ہوئے ان کی تعداد ایک ہزار تھی۔ حضرت شاہ غلام علی نے بھی ساری عمر حضرت مجدد الف ثانی کی تعلیمات اتباع شرع شریف اور آپ کے معارف کی اشاعت میں صرف کی اور آپ کے مکتوبات کا درس بڑے اہتمام سے دیا کرتے تھے۔[1]

حضرت شاہ غلام علی نے معترضین حضرت مجدد الف ثانی کے شبہات کے جواب میں دو رسائل لکھے تھے۔

ا۔ رسالہ در رد اعتراضات شیخ عبدالحق

حضرت شاہ غلام علی نے نہایت مثبت طریقہ سے حضرت شیخ محدث کے اشکال کا جواب لکھا ہے۔ آغاز رسالہ میں آپ نے اس سے پہلے حضرت مجدد الف ثانی کے دفاع میں لکھے جانے والے رسائل میں سے علامہ محمد فرخ مجددی، شیخ عبدالاحد وحدت، مرزا محمد بیگ بدخشی مکی، شاہ ولی اللہ محدث اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا ذکر کیا

---

[1] حضرت شاہ غلام علی کے مفصل حالات کے لئے ملاحظہ ہو: (۱) درالمعارف (ملفوظات شاہ غلام علی) مرتبہ شاہ رؤف احمد رافت مجددی (۲) ملفوظات ہفت روزہ از شاہ رافت مجددی (۳) ملفوظات شریفہ جامع خواجہ غلام محی الدین قصوری

marfat.com
Marfat.com

ہے۔آپ نے حضرت شیخ محدث کے اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے

حضرت شیخ عبدالحق کہ بتحریر اعتراضات صرفہ گویان رادر طعن دیر ساختہ سخن بطور علمای ظاہر فرمودہ اند.....

یہ رسالہ آپ کے مکاتیب شریفہ میں مکتوب نمبر ۸۸ میں شامل ہے اس کا متن یہاں شائع کیا جارہا ہے۔آپ کے مجموعہ رسائل سبعہ سیارہ میں بھی نقل ہوا ہے۔

۲۔رسالہ در بیان سخنانی کہ دربارۂ امام ربانی

حضرت شاہ غلام علی دہلوی کا حضرت مجدد الف ثانی پر اعتراضات کے جواب میں یہ دوسرا اہم رسالہ ہے۔ پہلا رسالہ صرف حضرت شیخ عبدالحق محدث کے اعتراضات کے جواب میں ہے لیکن یہ رسالہ اس سے زیادہ مفصل اورآپ پر عام شبہات کے ازالہ کے لئے لکھا گیا ہے۔اس رسالہ کی پانچ فصول ہیں، شیخ محدث کے رسالہءاعتراضات کا ایک خطی نسخہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے پاس تھا جس پرآپ نے کچھ حواشی لکھے تھے۔شاہ غلام علی نے اپنے اس رسالہ کی فصل چہارم میں وہ تمام حواشی نقل کر کے محفوظ کر دیئے تھے اب شاہ غلام علی کے اس رسالہ کی بدولت وہ حواشی آج ہم تک پہنچے ہیں۔

یہ رسالہ آپ کے مجموعہ رسائل سبعہ سیارہ میں شامل ہے اور اس سے مولانا محبوب الٰہی (۱۹۰۸۔۱۹۸۱ء) مصحح حضرات القدس جلد دوم اور رسائل حضرت مجدد الف ثانی نے بڑی صحت کے ساتھ ۱۳۸۴ء کو اس کی نقل تیار کر کے خانقاہ سراجیہ، کندیاں کے کتب خانہ میں جمع کروائی تھی۔پیش نظر رسالہ کی یہی نقل بطور عکس شائع کی جارہی ہے جو رسائل سبعہ سیارہ مطبوعہ سے بہتر ہے۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی

حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی (۱۹۰۶ ـ ۱۹۹۳ء) بن حضرت شاہ ابوالخیر مجددی دہلوی بن شاہ احمد سعید بن شاہ ابوسعید مجددی، سجادہ نشین درگاہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں، دہلی اس سلسلہء مبارکہ کے آخری بزرگ تھے جنہوں نے اپنے جد اعلیٰ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے دفاع میں کئی اہم اقدامات کئے اور دور جدید کے مغرب زدہ محققین کی غلط فہمیوں کا بھی ازالہ فرمایا اور حضرت مجدد اور ان کے ناقدین کے نام سے ایک نہایت وقیع کتاب تالیف کی جو آپ نے شاہ ابوالخیر اکاڈمی دہلی سے ۱۹۷۷ء کو شائع کی۔[1]

اس اہم کتاب کے چند صفحات کی نقل یہاں شامل مقدمہ کی جارہی ہے اس سے ان رسائل کا پس منظر سمجھنے میں بھی مدد ملے گی اور حضرت شیخ عبدالحق محدث کے رسالہ اعتراضات کی صحیح حقیقت بھی سامنے آجائے گی۔ حضرت مؤلف نے اس کا انگریزی ترجمہ اپنی نگرانی میں کروایا تھا جو لاہور سے چھپ چکا ہے۔

حضرت شاہ ابوالحسن زید علیہ الرحمہ سے پہلے مولانا وکیل احمد سکندر پوری نے حضرت مجدد الف ثانی کے دفاع میں تین نہایت بیش قیمت رسائل لکھے تھے جو مطبع مجتبائی دہلی سے مجموعہ کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں ان میں ہدیہء مجددیہ، انوار احمدیہ اور الکلام المنجی بر دو اعتراضات البرزنجی شامل ہیں۔ یہ مجموعہ لاہور سے ۲۰۱۱ء کو عکسی

---

[1] حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی نے اپنے والد گرامی حضرت شاہ ابوالخیر مجددی کے مبارک احوال پر مقامات خیر کے نام سے جو پیش بہا کتاب لکھی ہے آپ نے اس میں اپنے حالات بھی بیان فرمائے ہیں۔ (ص: ۳۵۷۔۷۸۶) اس کے علاوہ صوفی غلام سرور مرحوم نے مختصر سوانح حیات شیخ الاسلام ابوالحسن زید فاروقی کے نام سے ایک رسالہ لاہور سے ۲۰۰۲ء کو شائع کیا۔

marfat.com
Marfat.com

صورت میں دوبارہ طبع ہوگیا ہے۔

شارح مکتوبات علامہ محمد سعید احمد مجددی

ابوالبیان علامہ محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۴۳۔۲۰۰۲) عصر حاضر میں تعلیمات مجددیہ کے عظیم مبلغ ونقیب تھے۔آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے علوم و معارف پر گہری نظر رکھتے تھے۔آپ ربع صدی تک مکتوبات شریفہ کا درس ارشاد فرماتے رہے۔مکتوبات شریفہ کی پہلی اردو شرح ''البینات شرح مکتوبات'' آپ کا عظیم کارنامہ ہے جس کی چار ضخیم جلدیں شائع ہوچکی ہیں جبکہ بقیہ پر کام جاری ہے۔حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے خصوصی علوم ومعارف پر مشتمل آپ کی تصنیف لطیف ''مبدأ ومعاد'' احباب کو سبقاً پڑھائی جو کہ کتابی صورت میں ''سعادت العباد شرح مبدأ ومعاد'' کے نام سے چھپ چکی ہے نیز آپ نے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی شہرۂ آفاق کتاب مستطاب **کشف المحجوب** کا مسلسل ۸ برس (۱۹۸۹ تا ۱۹۹۶) تک ہفتہ وار درس بھی ارشاد فرمایا۔شرح **کشف المحجوب** کی ترتیب وتدوین کا کام بھی شروع کیا جارہا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سیرت وکردار اور تجدیدی افکار پر مشتمل ''سرمایہ ملت کا نگہبان'' آپ کی تصنیف ہے جس سے زیر نظر کتاب کے عنوان سے مطابقت رکھنے والے تین مضامین شامل کئے جارہے ہیں۔

۱۔ بقیہ طینتِ محمدی ﷺ کا مرقع
۲۔ حضرت امام ربانی کا منصب قیومیت
۳۔ مسئلہ نیت اور حضرت امام ربانی

دارالمؤرخین
۱۹۶۔بی سبزہ زار، لاہور

محمد اقبال مجددی
۱۴ نومبر ۲۰۱۱ء

marfat.com
Marfat.com

رسالہ در بیانِ سخنانی کہ دربارۂ امام ربانی

تالیف

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ماخوذ

رسائل سبعہ سیارۂ شاہ غلام علی دہلوی

مطبوعہ مطبع علوی، ۱۲۸۴ھ

بخط

مولانا محبوب الٰہی مرحوم

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

بعد حمد و صلوٰۃ فقیر عبداللہ معروف غلام علی عفی عنہ کمترین نگہبان خاندان عالی شان احمدیہ است می گوید کہ این رسالہ ایست مختصر در بیان سخنان کہ دربارۂ امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہرت یافتہ و مردم آن کلمات را سرمایۂ انکار ساختہ اند و آن کلمات محض افترا است ہرگز بایں ثبوت نمی رسد - و جواب سوالات کہ بر کلام ایشان بے تامل و تحقیق می نمایند کہ باندک تامل معقول و مشروح می گردد و ازالۂ سوء ظن از خدمت بزرگان می شود

این رسالہ مشتمل ست بر پنج فصل :- فصل اول در بیان مجملے از احوال حضرت ایشان رحمۃ اللہ علیہ - فصل دوم در دفع اعتراضات از کلام ایشان بطریق اجمال - فصل سوم در اجوبہ بعضے اعتراضات حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کہ رسالہ در انکار معارف ایشان نوشتہ اند فصل چہارم در بیان حواشی کہ استاد فقیر حضرت شاہ عبدالعزیز در ایام حواشی بر رسالۂ حضرت شیخ مذکور رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرمودہ اند - فصل پنجم در دفع شبہاتے کہ بر انتساب

marfat.com
Marfat.com

تذکورست - فصل اوّل در بیان احوال حضرت ایشان امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی نقشبندی سهرندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نسب حضرت ایشان بحضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ می رسد -

تولد ایشان در سنہ ہفتاد و یک و نہ صد ہجری ست - علم ظاہر از والد ماجد خود مخدوم شیخ عبد الاحد خلیفہ حضرت شیخ عبد القدوس رحمۃ اللہ علیہ کہ در علم ظاہر و باطن پیشوائے زمان بودند، و دیگر علمائے وقت تحصیل نمودند و طریقہ چشتیہ و قادریہ از والد خود گرفتہ اند و از ارواح طیبۂ ہر دو سلسلۂ علیہ مینہایا فتہ و طریقۂ نقشبندیہ از حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ اخذ کردہ توجہات حضرت در دو نیم ماہ بمرتبۂ کمال و تکمیل رسیدہ اند - آن حضرت تعریف علوّ استعداد و ترقی در حالات ایشان بسیار می نمودند - می فرمودند "ایشان از کمّل مراداں و محبوباں اند، مثل ایشان در اولیاء متقدم چند کس بنظر می آیند - ایشان چراغے شوند کہ عالم ازاں منور گردد" - می فرمودند "در واقعہ دیدیم کہ ما شعلے نورانی افروختہ ایم تا فلک سر کشیدہ و ساعت بساعت نور آں زیادہ می شود

marfat.com
Marfat.com

مردم از آن چیزها اظہار روشن می نمایند" این واقعہ اصالت بذات الٰہی ان راست
می فرمودند "در ایام عزیمت ہندوستان در استخارہ دیدم کہ طوطی گلقا آمدہ بردست
خود نشست - طوطی ہندوستان از راست آمد معاد الٰہی ان ست" - می فرمودند "در وقت
رسیدن در سہرند از سہرند آواز غریب شنیدیم کہ تو در جوار قطب فرود آمدہ
قطب مراد از زیارت الٰہی ان ست" - می فرمودند "شیخ احمد آفتابی ست کہ
شش ہزاران ستارگان در سایہ او گم اند" می فرمودند "بواسطہ شیخ احمد
معلوم شد کہ توحید کوچہ تنگ ست و راہ دیگر ست" در مکتوبی بالیانی
نوشتہ اند "وَلَا رَطْبٍ مِنْ كَأْسِ الْكِرَامِ نَصِيبُ" -

قول عبد اللہ انصاری در بارہ پیر خود

عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ اند "اگرچہ من مریدِ
خرقانی ام اگر خرقانی درین وقت می بود با وصف پیری
مریدی من می کرد" دیگاہ احوال آن بے صفتان چنین باشد اگر فتاران آثار
صفات چہ جان فدائے لوازم طلب گاری نکنند - توقف و اہمال نہ از استغنا
بے نیازی ست؟ و موقوف بر اصالت ست انتہی احوال یارانِ خود از شش

marfat.com
Marfat.com

تحقیق می نمودند۔ می فرمودند علوم (و) کشوف ایشان بسیار صحیح و مرضی الذات واصحاب و اولاد و منتسبان آن حضرت بامر شریف ازایشان استفاده می کردند۔ یکے از جماعت توقف نمود در منامے دید کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدح ایشان می نمایند و می فرمایند کہ ہر کہ مقبول شیخ احمد است مقبول ما است و ہر کہ مردود شیخ احمد است مردود ما است پس بخدمت ایشان رفتہ استفادہ نمودہ۔

طریقۂ مجددیہ | اللہ تعالیٰ بسمین تربیت حضرت ایشان را طریقۂ جدیدہ کرامت نمودہ و مقامات دیگر عطا فرمود و علوم (و) معارف و اذواق و مواجید ہر مقام جدا جدا عنایت کرد۔ الوف الوف علماء و عقلاء در طریقۂ ایشان بآن مقامات رسیدہ آن علوم و معارف اقرار نمودند و در آن مقامات ہیچ اشتباہ نمی ماند۔ و طریقۂ ایشان کہ دوام حضور و اتباع سنت سنیہ است در اطراف عالم شہرت یافت و باقامات ایشان و افاضات خلفاء ایشان طالبان بے شمار تہذیب یافتند و می یابند۔

marfat.com
Marfat.com

مکتوباتِ مجددیہ | مکتوبات و رسائل ان کے، از دفاتر و مخازن مختلف کتاب و سنت و تحقیقات لائقہ و تدقیقات رائقہ کہ این چنین از ہیچ یکے از علماء صوفیہ منقول نیست، مشحون راست۔

کتب دربارۂ حضرت مجددؒ | در احوال ان کے متعدد کتابے مسمی بہ برکات احمدیہ و ملا بدر الدین کتابے مسمی بہ خضرات القدس تحریر نمودہ و نعمات عالیہ و درجات سامیۂ ان کے و ریاضات و مجاہدات و ملفوظات و خوارق عادات و تصرفات کہ از ان کے صادر شدہ بتفصیل بیان فرمودہ۔

وفات | وفات ان کے در سنہ ہزار و سی و چہار ہجری، لست و ہشتم صفر وقت صبح راست۔ تاریخ ولادت ان کے محمد حامد الفیض و سنین عمر احمدی راست۔ تواریخ وفات ان کے بسیار گفتہ اند از آنجملہ چند تواریخ گفتہ می شود وارث الرسول ۔ نقشبند تقوی بود ۔ نقشبند تقوی بود معرفت مرد ۔ ظل محمد بود ۔ منور آداب خواجہ بہاء الدین بود ۔

---

marfat.com

Marfat.com

رائے خواجہ علاء الدین بود ۱۰۳۴ھ - آن خواجہ محمد پارسا بود ۱۰۳۴ھ - بزرگی کہ خواجہ عبید اللہ بود ۱۰۳۴ھ ادراک خواجہ باقی باللہ بود ۱۰۳۴ھ رحمۃ اللہ علیہ وعلیہم رحمۃً ورکعۃً مبارکۃً طیبۃً زاکیۃً - حضرت آدم بنوری یکے از اجلہ خلفای ایشان اند ہزار خلیفہ کامل داشتہ اند وصد کس کامل مکمل ہمچنین خلفائے ایشان مثل حضرت محمد میر نعمان وخواجہ محمد ہاشم کشمی و ملا محمد طاہر لاہوری و ملا بدیع الدین سہارنپوری وغیرہم در مرجعیت خلق خدا و ہدایت طالبان مولا سرآمد مقبولان بارگاہ الٰہی بودند و انوار شریعت وطریقت را رواجہا دادند رحمۃ اللہ علیہم

بشارت وجود ایشان (۱) از حضرت شیخ احمد جام قدس سرہ منقول است کہ می فرمودند بعد از چہار صد سال احمد نام شخصے پدید آید کہ آثار عنایت حق سبحانہ در بارۂ او ہویدا باشند و تمام خلق بہ بینند "این بشارت اشارت بوجود حضرت مجدد الف ثانی است کہ وفات حضرت جام در ۵۳۶ھ ششصد و سی و شش است و ولادت حضرت ایشان در سنہ نہ صد و ہفتاد و یک ۹۷۱ھ -

(۲) واز حضرت شیخ خلیل اللہ بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ منقول است کہ "در

marfat.com
Marfat.com

در سلسلۂ حضرت خواجہا رحمۃ اللہ علیہم از ہندوستان شیخے پیدا شود کہ بے نظیر عصر خود خواہد بود افسوس کہ حیاتِ ما تا آن زمان کفایت نخواہد کرد والا سعادت زیارتش می یافتم "

(۳۵) شاہ کمال الکیتھلی رحمۃ اللہ علیہ بعد واقعہ خود در روز تنہائے مکرر، شبیرا ہن مبارک خود بطریق تبرک بدست حضرت اسکندر شبیرۂ خود برائے آنحضرت مجدد فرستادہ اند - گویند آن شبیر از حضرت غوث الثقلین بود رضی اللہ عنہ بتوارث و توصیہ بحضرت شاہ کمال بجہت حضرت ایشان رسیدہ -

مطالب مرقومہ از حضرات القدس شیخ بدر الدین نقل یافتہ و در رسالہ حضرت مجدد خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہما موجود است واللہ اعلم

حضرت شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ بعد تحریر مناقب حضرت مجدد نوشتہ اند "لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَلَا یُبْغِضُہٗ اِلَّا مُنَافِقٌ شَقِیٌّ رَحِمَ اللّٰہُ مَنْ اَنْصَفَ وَلَمْ یَتَعَسَّفْ -

فصل دوم ۲ در رفع اعتراضات از کلام ایشان بطریق اجمال

marfat.com
Marfat.com

بر ارباب علم ظاہر ست کہ در ادراک بعضی آیات قرآنی مثل یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ و اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی و بعض کلمات حدیث مثل رِجْل، وضحک، و حقوی کہ بجناب قدسی الٰہی نسبت یافتہ فہم و عقل را راہ نیست پس تفویض علم آنہا یا مانند آن ضروری ست ہمچنین از اولیائے کرام کلماتے صدور یافتہ کہ عقل در درک آن عاجز ست چنانچہ یکے فرمودہ است "در درجات قرب از دریائے گذشتام کہ انبیاء علیہم السلام این طرف آن درماندہ اند" و دیگرے گفتہ:- لِوَائِیْ اَرْفَعُ مِنْ لِوَاءِ مُحَمَّدٍ - پس در چنین کلمات نیز تاویل باید نمود تا حسنِ ظن کہ مامور بہ است بجماعت بزرگان حاصل شود -

علوم و معارف حضرت مجدد موافق کتاب و سنت است بعضے جاہلان بے خود و بے خبر گرفت می نمایند اگر مطالعہ مکتوبات او کنند ہیچ جائے اعتراض نماند - او ایشان خود دفع اعتراضات کما ینبغی فرمودہ اند، بجہت رفع شبہات کافی ست و اللہ ہر تاویلے کہ در کلام بزرگان

marfat.com
Marfat.com

از غلبۂ احوال یا تربیت طبیعت یا امرِ الٰہی یا کثرتِ نعمت یا عدمِ مساعدت
الفاظ بمعنی مقصود می نمایند نزد انصاف دور از حسد و اعتساف
در کلام ایشان نیز جاری ہست، چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث رحمۃ
اللہ علیہ در ترجمۂ فتوح الغیب از تصنیفات حضرت غوث الثقلین رضی اللہ
عنہ نوشتہ کہ لب ہا شد تحقیق کامل بعلت قصور لفظ و عبارت از ادائے
معنی مقصود و کشف حقیقت بجہ سلیم از زشتیاہ و ریبام در ورطۂ خلاف افتد
نزد ہر بینا و عبارت پرستان منسوب بزندقہ گردد و نعوذ باللہ
من ذلک - مع ہذا حضرت شاہ محمد یحییٰ فرزند ایشان رسالۂ
منیہ در دفع انکار منکرین نوشتہ - و حضرت شیخ محمد فرخ نبیرۂ ایشان
رسالۂ مسمی بہ کشف الغطا عن وجہ الخطا تحریر نمودہ اند - و
مولانا محمد بیگ رسالہ موسوم بہ عطیۃ الوہاب الفاصل بین
الخطا و الصواب - در رد اعتراضات در مکاشفہ نوشتہ بہر
منصفان ہر چہار مذہب رسانیدہ - دیگر خلصان نیز توفیق بر دریافتن

marfat.com
Marfat.com

(مرتب) از راه خدا یافته هیچ جائے اعتراض نگذاشته اند مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی
کہ از اجلۂ فضلائے ہندوستان وارادتمندان ایشان اند در جواب بعضے سوالات
مجملاً ارقام نموده کہ قدح کردن در سخن بزرگان از بے علمی برادران ایشان است
رد کردن نتیجہ ندارد در غیبت عوام گناہ است چہ جائے غیبت خواص
پس رد کلام مشیخت پناہ عرفان دستگاہ شیخ احمد از جہل و نافہمیدگی ایشان است
دستاویز منکران در رسالۂ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
کہ اعتراضات بطریق علمائے ظاہر بر بعض معارف ایشان نموده - اگرچہ حضرت یعنی
شیخ در اوائل حال بے تحقیق اعتراضہا نمودے اما در اواخر زمان باز آمده در دورۂ
رسالت پناہ را صلی اللہ علیہ وسلم دیدہ کرامی فرمایند کہ ہر کہ اخلاص بما دارد
بایشان نیز داشتہ باشد و اشارت بحضرت مجدد نمودند پس شیخ از انکار
استغفار نموده بخدمت خواجہ حسام الدین احمد خلیفہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ
اللہ علیہ این عبارت نوشتہ کہ در ایام صفائے باطن فقیر بخدمت میان
شیخ احمد سلمہ اللہ تعالیٰ از حد متجاوز است اصلا بردہ بشریت و عادۂ جبلت

marfat.com
Marfat.com

درمیان نمانده نمی دانند که از کجاست، قطع نظر از رعایت طریقۂ انصاف
و حکم عقل که با پیچینیم عزیزان و بزرگان بد نباید بود و در باطن بطریق ذوق
و وجدان و غلبه چیزے افتاده است که زبان از تقریر آن لال است "المقلب
القلوب و مبدل الاحوال" - شاهد ما هر زمان راست بجا درست منع نمی دانم
که حال چیست ذکر بسیار راست انتهیٰ - و در مکتوب بے مولانی با والد خود بدین
مضمون نوشته آنچه مسودات اعتراضات بر کلام ایشان شیخ احمد سرهندی
نوشته ام همه را در آب بشوئید عبارتے که نسبت ایشان بخاطر رسیده بود
بصفا انجامید - و حضرت شیخ در همان رساله که بعضے کلمات بحضرت مجدد رح
چنین نوشته "ظن فقیر بخدمت شیخ همیشه این است آمن مقدار که مرا لازم
محبت و اتحاد است کم کسے را خواهد بود، شما عزیزید و طریقۂ شما عزیز
است - حضرت خواجه صفت شما بسیار می کردند - برین معنی گمان دارند
اند و فقیر از همه واقف تر" و باز شیخ بجهت استفسار و روشناس حال
(در ضمن قلم خود و تسکین حضرت صدر خود نوشته اند -

marfat.com
Marfat.com

و نیز در آن رساله تحریر نموده که یک بار درباره شما این آیت شریفه
وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ از عالم غیب شنیده شد اقتضا پرسیده
نسبت و این آیت در دفع شبهه فرعون و اتباع او در اثبات حقیت موسی علیہ السلام
دارد درست - پس رجوع حضرت شیخ از انکار و رد دو این آیت شریفه دلیل
واضح است بر بطلان اعتراضات و بطلان رساله مذکوره - و این رجوع حضرت شیخ از
انکار را فقیر شنیده ام از زبان سید خود و استاد خود که اینها همه ثبت و نقله
و عدول اند - و رسیدن آزار از دست بادشاه بحضرت ایشان نیز دلیل
است بر کمال اتباع ایشان با انبیاء علیہم السلام - مخالفان انبیارا گاه
دراسته انواع ایذا آنان را کابر رسانیدند - یوسف علیہ السلام در زندان
افگنده نمودند و سید الرسلین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ در شعب ابی طالب
فرمودند - آخر صدق و راستی انبیاء علیہم السلام ظاهر نموده دین خدا
را اعتلا بخشید - همچنین طریقه حمیده ایشان شیوع یافته دین مصطفی را
صلی اللہ علیہ وسلم تقویت نمودند - هزاران علماء و عقلاء بآن طریقه مرضیه

marfat.com
Marfat.com

سلوک نمودہ اند دوستانِ خدا گردیدہ اند۔ کما لا یخفیٰ

فصل سیوم :- در اجوبۂ بعض اعتراضات حضرت شیخ عبد الحق محدث رحمۃ اللہ علیہ - بدانکہ بنائے رسالہ بر استماع اخبار بے ہرہ گویان رست کاشی حضرت شیخ مکتوبات شریفہ را مطالعہ می فرمودند۔ از سیر تامل و تحقیق سخن می نمودند تا مردم نافہم زبان لطیف اکابر نمی کشودند پس حاجت رد ہمہ اعتراضات حضرت شیخ نیست مگر بعضے اقوال باجواب آن ذکر کردہ می شود، و ایں بیان اجوبۂ اعتراضات بجہت ازالہ سوء ظن زیادہ گویان رست کار بر سبیل عموم حضرت شیخ عیب بلکہ بزرگان می نمایند و آیت شریفہ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ و حدیث مَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيْدُ شَيْنَهٗ بِهٖ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ (رواہ ابو داؤد) اغماض عیب او دارند و لطف و قدح را کل شیخ در دہم نسبت کہ شیخ از اجلۂ علما و ارباب ولایت است رحمۃ اللہ علیہ - اگرچہ قول حضرت شیخ در نظرہا اعتبار تمام ہست اما

marfat.com
Marfat.com

سخن معقول موافق شرع را در نفس الامر وقعتے بالاکلام است۔

آغاز جوابات | قولہ ازاں نسبت بحضرت خواجہ کبیر و مرتبی ایشاں بودن تقصیرے در رعایت ادب مربی و حق نعمت شناسی سر برزد (جواب) ایں خلاف واقعہ است کہ ازاں نیز بنیاز ادب و شکر نعمت بجناب حضرت خواجہ قدس سرہ ظہور نیافتہ مگر ایں لفظ "پیر من اگرچہ (حضرت خواجہ) عبدالباقی است" تا مشکل تربیت من از ایشاں است" ایں چنیں کلمات از قدما نیز سرزدہ است چنانچہ لعینے فرمودہ اند "تا ربانی نی الا اللہ و تا مسوکہ" و در اینجا نیز انکار از پیرایں لازم آید و جواب ایں آیت شریفہ است قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَمَالِ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا و سبب جز مرائے نمود فعل الٰہی نیست و مؤثر حقیقی او است سبحانہ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ نص قاطع است در ایں باب کہ ہدایت موصلہ از جناب الٰہی است و از مرشدان ارادہ طریق

marfat.com
Marfat.com

رہنمائی الیٰ ن - در رسالۂ مبدء و معاد از عقیدۂ خود بجناب حضرت خواجہ
چنین می فرمایند " فقیر یقین می داند کہ شمار این صحبت و اجتماع و
مانند آن تربیت و ارشاد بعد از زمان آن سرور علیہ و علیٰ آلہ الصلوات
والتسلیمات ہرگز بوجود نیامده و شکر این نعمت بجای آورد کہ اگر شرف
صحبت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم مشرف نشدہ باری از سعادت این صحبت
محروم نماند " و در مکتوب چہل و دوم از جلد ثانی در مکتوبات شریفہ می فرمایند
" بیران من و مخدومان من کہ توسل الیٰ ن در بین راہ جسیم گشتہ و اگردہ ام
و بتوسط شان از بین مقولہ لبیک دہ ام - در طریقہ کسیق الف و با از
الیٰ ن گرفتہ ام و مکتوبہ سویت بتوجہ شان مرسل گردیدہ ہم اگر علم دارم
تلقین نسبتہای اربعہ از ایشان است و اگر معرفت دست ہم اشراقات سمان طریق
اندراج النہایۃ فی البدایۃ را از بین بزرگان آموختہ ام و نسبۃ انجذاب
بجہۃ قیومیت از الیٰ ن اخذ نمودہ - بیک نظر الیٰ ن آن دیدہ ام
کہ مردم در اربعین نہ بینند و بہ یک کلمہ شان آن یافتہ ام کہ دیگران
در

marfat.com
Marfat.com

درسنین نیابند ؎

آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر شمس دین

طعنہ زند بر دبہ سخرہ کند بر چلہ

؎ نقشبند بہ عجب قافلہ سالار رسند + کہ برند از رہ پنہاں بحرم قافلہ را"

اعتراض | قولہ شما در باب غوث الثقلین قدس سرہ (ورد) از مقام از آنجا نوشتید کہ نزد ایشان ناقص ست"

جواب | ایشان نیز حذف در قطع رحمت ہیچ جا ایں سخن نفرمودہ اند بلکہ در بارۂ غوث اعظم در مکتوب آخر جلد ثالث مکتوبات خود نوشتہ اند کہ "وصول فیض در برکات در راہ ولایت بہر کہ باشد از اقطاب و غیرہ بتوسط شریف ایشان مفہوم می شود و سلسلۂ اولیں بوجود حضرت شیخ تعلق دارد۔ ایشان در سلسلۂ رشد و ہدایت زند"۔ و در ہمان مکتوب جلد را نائب و ایشان را منسوب خود نوشتہ اند کہ استفادہ از طریقۂ علیہ قادریہ نیز دارند۔ و در رسالۂ مکاشفات غیبیہ می فرمایند کہ "اصل

ذرات کہ بہ افراد ملقب اند اقل قلیل اند از اکابر صحابہ و ائمہ اثنا عشر از اہل بیت رضی اللہ عنہم باین دولت فائز اند و از اکابر اولیاء غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی باین دولت ممتاز اند و درین مقام شان خاص دارند کہ اولیاء دیگر ازین خصوصیت قلیل النصیب اند و قرب شان آن خصوصیت از ہمہ زیادہ درین باب متبرک اند ۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ در رسالۂ مبدء و معاد می فرمایند کہ ایشان را درین عروج اخیر کہ عروج در مقامات وصلی ست مدد از روحانیت غوث الثقلین محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی بودہ لیکن تعرف از آن مقامات گذرانیدہ باصل الاصل واصل گردانیدند انتہی ازین عبارات کہ حضرت ایشان نوشتہ اند ملوکی لات حضرت غوث الثقلین و حسن عقیدۂ و ادب آن قطب معظم رضی اللہ تعالیٰ عنہا دریاب ۔

اما تحریر این معنی کہ نزول ایشان تا مقام روح واقع شدہ

marfat.com
Marfat.com

هیچ دور از ادب نیست۔ ظہور کثرت خوارق کرامت حضرت غوث اعظم ظاہر گشت
از ہیچ کدام از اولیاء آنقدر ظہور نیافتہ۔ بیان نمودہ اند کہ عرج حضرت
غوث اعظم از اکثر اولیاء بلند واقع شدہ و در جانب نزول تا مقام
روح فرود آمدہ اند کہ از عالم اسباب بلند ترست" از ینجا ہیچ منفعتے
بحضرت شیخ قدس سرہ عاید نمی شود کما لا یخفیٰ۔

ہم چنین آن متأدب بآداب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رعایت
آداب جمیع اولیاء تا قصوی مرتبہ می نمودند در مکتوب چہل و دوم جلد دوم می
فرماید "منعم کہ خوشہ چین خرمن انعام اوست و ریزہ خوار خوان احسان
اوست۔ این بندہ را بانواع تربیت مربی گشتہ اند در اصناف
کرم و احسان متمتع گردانیدہ۔ ازین بزرگواران در محبت حق عزوجل
خود را و غیر خود را باخته اند و از خود و غیر خود نام و نشان نگذاشتہ۔
باطل از سایۂ این بزرگواران رست۔ اینجا ہمہ حق است و برائے حق
علمائے کہ ہر بین از حقیقت اینہا چہ دریابند و لذا کلمات این چہ

marfat.com
Marfat.com

فرگیرند" انتہٰی - و در بارہ شیخ محی الدین ابن عربی نوشتہ اند کہ "شیخ از مقبولان
نظر می آید" و منکر او در خطر است پس، بندگان از برکات آن بزرگوار کہ
خود ایم و از علوم و معارف او خطبا گرفتہ جزاہ اللہ سبحانہ عنا خیر الجزاء۔
و در رسالۂ مبدء و معاد نوشتہ اند کہ "از روحانیت حضرت خواجہ مطلب
قدس سرہ مراد در بین کار مدد ہا رسید" پس منزع مشد آنچہ می گویند کہ ایشان
تنقیص اولیا نمودہ اند، این ہمہ از عدم تتبع کلام ایشان است۔

اعتراض ا قول۔ شما در بعضے کتوبات خود نوشتہ اید کہ
"انگارم حکمت در پیدا کردن منِ آن ست کہ کمال ابراہیمی و محمدی در
یکجا جمع شود" رشد و عظم ست از ہمہ

جواب ا در حقیقت در کلام ایشان این عبارت مرجوح است
"انگارم مقصود از آفرینش منِ این ست کہ ولایت محمدی بوصف ابراہیمی
علیہم التحیات والصلوات متصبغ گردد و حسن ملاحت این ولایت
باجمالِ صباحت آن ولایت ممزوج شود"

marfat.com
Marfat.com

بدانکہ ہمین عبارت سمت کہ موجب افترائے بسیار بر ایشان گردید
در مردم گمان خود سخنہائے یافتہ اند چنانچہ حضرت شیخ در ہمین رسالہ نوشتہ
کہ سگانی گویند "در خلوتے کہ منم محمد بر در بہت" در مردم مشہور ساختہ
اند کہ ایشان در رسالہ معراجیہ نوشتہ اند در معراج خود بلند تر اند سر در گاہ نبوت
صلی اللہ علیہ وسلم تحریر کردہ و نیز می گویند کہ ایشان گفتہ اند منم رسول
خدا رسیدہ در میدان قرب تا حتیم رسیدہ من سبقت کردہ مَعَاذَ اللّٰہ
کَبُرَتْ کَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا۔ امثال ہر
سہ مقدمہ محض افترا است و در ہیچ جا و ہیچ وقت ایشان کلمات را نگفتہ اند
تَابَ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَفْتَرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

بدانکہ بر منکرم کہ ولایت محمدی بودن ابراہیمی منصبع گردد
دو شبہ وارد می شود۔ یکے آنکہ مقام خلت سرور انبیا را صلی اللہ
علیہ وسلم حاصل نہ باشد و آن منافی حدیثے ست کہ بروایت مسلم از
ابن مسعود رضی اللہ عنہ ثابت ست قَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا

marfat.com
Marfat.com

واز صاحب مراد ذات پاک آنحضرت است صلی اللہ علیہ وسلم (سبہ اوّم) -
بر تقدیر تسلیم لازم می آید استمداد افضل از مفضول و آن بعید می نماید -

جواب شبہ اوّل | آن کہ از کلام ایشان چنان معلوم می شود کہ دائرہ کملت
کہ اجمالِ تفصیل دامنہ آن مقام است و بحضرت ذات تعالیٰ اقرب و اسبق
سرور عالم کمال را صلی اللہ علیہ وسلم حاصل است و تفصیل آن مقام کہ
مانند ظل آن مقام است حضرت ابراہیم را علیہ السلام ثابت - پس نفی مقام
خلّت و عدم حصول آن لازم نیاید و مقامے فوق مقام خلّت کہ عبارت از امتزاج
محبّیتہ ذاتیہ با محبوبیتہ ذاتیہ و مسمّی است بحقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
و مقامے فوق ایں مرتبہ کہ معتبر نہ محبوبیتہ صرفہ ذاتیہ و حقیقت احمدی است
نزد حضرت ایشان سرور انبیا را علیہ و علیہم الصلوٰۃ ثابت است
و جمیع مقامات انبیا و اولیا خلال مراتب کمالات سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم اند در مکتوبات خود نوشتہ -

جواب شبہ دوم | آن کہ ایشان خود نوشتہ اند کہ خدمت خاندان

marfat.com
Marfat.com

ہر گونہ نسبت بمخدومان ثابت است صحیح نقصان بجناب مخدومان عائد نمی گردد و
خادم از خزانہ مخدوم خرچ کردہ لباسہائے مرتب و فرشہائے مزین تیار کردہ
می آرد اینجا کدام مزیت خادم ست و کدام نقصے مخدوم - بادشاہان باوجود حشم
و خدم ملکہا می گیرند از ینے امداد غیر از آنکہ خود عظمت بادشاہان ہیچ میدہم
نمی شود - بدان کہ استفادہ فاضل از مفضول بنص قرآن مجید ثابت
است وَعَلَّمَہٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی - حضرت موسیٰ کہ افضل اند از خضر
علیہما السلام خضر را گفت عَلِّمْنِیْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا - پس از تعلم افضل
انبیا از جبرئیل کہ مفضول ہست در کمالات و از تعلم موسیٰ از خضر علیہما السلام
ہیچ نقصے بجناب دو پیغمبر اولی العزم لازم نیامد

تخفی نیست کہ آنچہ در حوصلہ امکان باشد از کمالات، ذات
مبارک حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم را عنایت شد تا از ملوث فطرت
بر حسب آیت شریفہ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ہمت بر ترقی در شتند کہ
کمالات الٰہیہ را نہایتے نیست کما ورد وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِہٖ عِلْمًا

marfat.com
Marfat.com

دحشمت است کہ دوام فکر و حزن بمقتضائے حدیث شریف کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم الفکر متواصل الحزن از غلبہ اشتیاق
بعضے کمالات باشد کہ حدیث من سادی یوما فھو مغبون
تاکید بر طلب مزید می فرماید بلکہ ہر جا کہ درد طلب و سوز و انجذاب
بطریق حقیقی است پرتوے ست از شوق و طلب آن پیشوائے ارباب
معرفت صلی اللہ علیہ وسلم و ترقی بعد از توجہ بعالم آخرت مسلم است و
با نبیا علیہم السلام بواسطۂ اُستان نیز فیوض و فتوحات می رسد۔
الدال علی الخیر کفاعلہ، و من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا
اجر من عمل بھا پس ممکن ست کہ بمقتضائے آیہ شریفہ اتبع ملۃ
ابراھیم حنیفا و در خواست صلوۃ بر ابراہیم اللھم صل علی محمد
و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید
مجید ۵ آن بعضے کمالات را بر حسب تفصیلی مقام خلت فرود
آوردہ شود اگرچہ در حصول صلوۃ بر ابراہیمی تمام امت را دخل ست

marfat.com
Marfat.com

چنانچہ فرمود شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نَالَ مُحَمَّدٌ النُّخْلَۃَ وَالْوَسِیْلَۃَ فَذَہَبَا
اُمَّتَہٗ وَدَرَدِ خلل نیست پس امر بلعکس آن چرا شد۔ آنا ظاہر ست کہ در
برآمد کارے افراد او را دخلے بیشتری باشد پس محتمل ست کہ حصول آن
کمالات موقوف بر وجود ایشان باشد چنانچہ تا ولادت متنوعہ علم تفسیر
وجزئیات متکثرہ وعلم فقہ ورموز ودقائق متوافرہ علم سلوک در قرون متاخرہ
متاخرہ تفصیلہا یافت و ہر چیزے بجائے گشت و اظہار وتفصیل این ہمہ اقسام
علوم موقوف بر وجود علماء دین بود کہ مختص نائبان جناب رسالت اند و
آنہ ہر توجیہے کہ شارحان فصوص در عبارت کہ "خاتم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
از خاتم ولایت" ذکر مراد ازان ذات خود شیخ (ابن عربی ست) علوم و
اسرار استفادہ می کند" می فرمایند در عبارت حضرت مجدد ہم جاری
رحمۃ اللہ علیہما۔ درچنین مقامات سخن کردن بے ادبی ست وریان می رود
آنا چون زیادہ گوئی این مراد کلام نافہمیدہ تفسیق وتکفیر بزرگان وحقوق ایشان
بر مخلصان ثابت ست باین کلمات جرأت نمود۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ

marfat.com
Marfat.com

نَسِيْنَا اَوْ اَخْطَأْنَا - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ حُسْنِهٖ وَكَمَالِهٖ

اعتراض! قولہ شما می گوئید کہ خمیرایۂ وجود من از بقیہ طینت رسول خدا است صلی اللہ علیہ وسلم"۔

جواب! برین سخن ہیچ خدشہ شرعی نیست چند میز اصفیا را این سعادت حاصل شدہ چنانچہ حضرت شیخ محدث رح در رسالۂ خود (اسماء) بشران یافتہ بیان نمودہ اند و حدیثے در شان اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم از رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ اَنَّهُمْ خُلِقُوْا مِنْ طِيْنَتِيْ - و خطیب از ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کردہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اِنِّيْ وَاَبَا بَكْرٍ خُلِقْنَا مِنْ تُرْبَةٍ وَاحِدَةٍ - گفتہ مرزا محمد بیگ کہ این حدیث را شواہد نیست از ابن عمر و ابن عباس و ابی سعید و ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم و بعضے را بعضے قوت می دہد - در شرح بخاری در کتاب الجنائز قول ابن سیرین آوردہ کہ گفت اگر قسم یاد کنم صادقم و شک ندارم در آنکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و ابو بکر و عمر از یک طینت پیدا شدہ اند

marfat.com
Marfat.com

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ ابن جعفر را فرمودہ "تو از طینت من پیدا شدی" و شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ در فتوحات نوشتہ کہ وجود مبارک سیدنا علی مرتضیٰ از بقیہ طینت آن حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم۔

پس از روئے حدیث شریف آفرینش یعنی اکابر از طینت مصطفوی ثابت رسالت و مخلوق شدن نخست نیز از طینت حضرت آدم علیہ السلام گذشت ثابت رسالت اگر حضرت مجدد نیز باین دولت ممتاز باشند دور از فضل عمیم آلہی نیست۔

اعتراض | قول شما خود را مجدد الف ثانی گفتید"

جواب | در بین قباحتے نیست چنانچہ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ در روایت ابی داؤد

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِأَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔ و جلال الدین سیوطی در حاشیہ سنن ابی داؤد مجددین دین را بیان فرمودہ و خود را در ان جماعت شمار فرمودہ۔ مجددان نمودہ

و شک نیست کہ امام غزالی در وقت خود و غوث الاعظم در عصر خود مجدد

marfat.com
Marfat.com

دینِ خدا بودند و علوم و فیوض و برکات این اکابر دلہا ست بریں مدعا اگر
حضرت مجدد مجدد مأتہ حادی عشر[1] باشند ہیچ محذور نیست و از شواہد
تجدید و نشر علوم دینیہ و احکام یقینیہ و نشر لآلی اسرار ست کہ تا ایدا

---

[1] بلکہ خود حضرت شیخ محدث در رسالہ ثانیہ و عشرون مسمی بہ اتحاف الاجنہ
ببیان حدیث المجتہ بر حاشیہ اخبار الاخیار صفحہ ۱۷۲ در بارہ مجدد مأتہ حادی عشر
کلامے فرمودہ اگر متعلق بر حضرت مجدد می باشد لا غیر۔ می فرماید:۔

" درین زمان کہ مأتہ حادی عشرست نورے جدید از مشرق ولایت و ہدایت
می تابد بتیک در بنجا سستی از اسرار الٰہی مضمر ست کہ توقف و انکار را
در انجا مجال تنگ ست و دلائل حقانیت و ظہور نورانیت لائح و باہر ست و
جمعے از طالبان کہ در ظل تربیت حوزۂ تصرف و عنایت این مظہر حق مشغول
اند و کشف حقیقت حال و استغراق و استہتار آنہا در ذکر الٰہی و ظہور انوار
و اسرار مشغوف از حیطۂ تعبیر و تقریر بیرون ست امروز منال این حلقہ و اجتماع
اہل ذکر در زیر طاس فلک نہ باشد و گر باشد کمتر باشد آنہا کہ داخل
این کار و محرم خلوت اسرارند بقدر استعداد و معرفت خود چیزے دریافتہ
باشند اما بیرونیان در حیرت و تعجب اند کہ این چیست و از کجاست۔
تعجب و تحیر چیست چرا درون در نیابند و ننگرند۔ عبارت و اشارات
قوم از مقصود تنہا سید او راز مقربان درگاہ و مرادان راہ خبرہا می شنیدند
ہمہ را بر ای العین دیدند و زیادے از ان دیدند کہ می شنیدند " ۱۲ منہ عفی عنہ

marfat.com
Marfat.com

آلہی بآن امتیاز یافتہ اند و ظہور کرامت خوارق عادت و کرامات ازایشان زیادت و کثرت رجوع فضلا و علما و عامۂ اناس بایشان و بیان مقامات طریقہ کہ باین تفصیل از کسی مروی نیست و بیان درجات ولایت و کمالات نبوت و مقامات خلّت و محبت و محبوبیت و مقامے کہ خاصہ سرور کائنات امت صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ کتب و رسائل ایشان بآن مملو است، پس علوم و فیوض ایشان نیز دلیل راست و اضح بر مدعا فَلَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ

اعتراض | قول "شما درجات متابعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پنج درجہ نوشتید و دعوی حصول بخود کردید و آن نہایت بعید می نماید"

جواب | بعد ازیں درجات پنجگانہ را بہفت درجہ ثابت کردہ اند، درجہ اولی ازیشان احکام شرعیہ است بعد تصدیق قلب (قبل) از اطمینان نفس۔ درجہ دوم تہذیب اخلاق ست و رفع رذائل صفات و ازالۂ امراض باطنیہ۔ درجہ سیوم اتباع احوال و اذواق و مواجید ست۔ درجہ

marfat.com
Marfat.com

چہارم حصولِ اطمینانِ قلب (نفس) رست کہ اتباع ہوئی بما جاء بہ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم گردد و بحصول مقام رضا چون وجرا بر مجاری تقدیر نماند

درجہ پنجم اتباع کمالات آن سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم کہ حصول آن مربوط بمحض فضل و احسان خداوندی ست وعلم وعمل را در آن مدخلے نیست

درجہ ششم اتباع کمالات مخصوص بمقام محبوبیت آن سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم درجہ ہفتم متابعت آن ست کہ تعلق بہ نزول و ہبوط و دعوت خلق دارد

شروع در جواب | حضرت شیخ رح متابعت را محمول بر اعمال ظاہر دانستہ استبعاد و استعجاب حصول این دولت می نمایند۔ الحق اتباع جمیع اعمال ظاہری حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم بغایت متعسر است بلکہ تواں گفت کہ طاقت بشری آن را بر نتابد۔ اما بعد ادائے شکر وظائف طاعات بقدر میسور موافق حدیث شریف خُذُوا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِیْقُوْنَ و آیت کریمہ فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ اگر بموہبت الٰہی بجذبات محبت

marfat.com
Marfat.com

به تبعیت و وراثت درجات قرب حاصل شود نزد مقلد سلیم و شرع قویم
ست بعد نسبت المرء مع من احب حدیثی ست صحیح در این باب، کمل
اولیا را آن درجات حاصل است و تجلیات صفات و تجلیات ذاتیه برقی
بمحبت آنهی سرافراز زانند اگر حضرت مجدد باین درجات برسند و نفضل
آنهی مستفیدان خود را برسانند جائے تعجب چرا باشد آرے الحاضر اعمی

اعتراض | قول شما گوئید کہ جمیع کمالات محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم در درجات
من حاصل است "

جواب | این خلاف واقع است این دعوی نہ کردہ اند و ما نیز نمی
گاہے نہ گفتہ ایم کہ ہر چہ از کمالات مراتب شرع متابعت و
تفیض آنحضرت است صلی اللہ علیہ وسلم در کلام ایشان بسیار است

اعتراض | شما گوئید من مقام خود را فوق مقام انبیا می بینم ۔

جواب | این نیز خلاف واقع است در مکتوبات خود در مکتوب
صد و بست و دوم از جلد سوم می فرمایند اخص خواص این امت اگر بیابد

marfat.com
Marfat.com

ترقی نماید سیر او تا پائے پیغمبرے کہ دون پیغمبران ست علیہم السلام نرسد مسادات
و مزیت چہ گنجائش دارد

اعتراض | تو کہ شما می گوئید در قرب و وصول بمنتہائے رسیدہ ام کہ ہیچ
واسطہ نیست و ہیچ کسے را دخلے نیست نہ رسول نہ غیر وے را اگر واسطہ بودے
در وقت سلوک بودند حالا کہ سلوک تمام شد و قرب درگاہ حاصل گشت
و وصول بحصول پیوست ہیچ کس واسطہ نیست و ہمہ منقطع شدند"

جواب | العیاذ باللہ این چہ خلاف نویسی ست و این چہ بے تحقیق گوئی
است در ہیچ مکتوب ما این چنین عبارت نیست یا شیخ عفا اللہ
عنک از کلام ما این چنین مفہوم می شود کہ دو راہ قرب الٰہی ست یکے
طریق ولایت کہ بمکسب و سلوک از توبہ و انابت بمقام رضا رسند و از تجلی
صفاتی بتجلی ذاتی برقی ترقی نمایند - دوم طریق کمالات نبوت و اجتباء کہ
موصل اصل الاصل ست و بہ تجلیات ذاتیہ دائمی و استمراری می رسد و حصول
ہر دو طریق بے متابعت و تبعیت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ممکن نیست

marfat.com
Marfat.com

در طریق ولایت در مشهود سالک ذات پاک رسول خدا حائل ست و در
طریق کمالات نبوت در مشهود سالک ذات مقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم حائل نیست انتہی تحریرہ رفیع توسط و وسائط بسبب حصول این
طریق کمالات نبوت و اصطفاست کہ بفضل و موہبت الٰہی از کمال متابعت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بآن امتیاز یافتند۔ در مکتوب صد و بیست
و یکم از جلد سوم می فرمایند کہ سادہ لوحے از بی علمی توسط کہ در طریق جذبہ
و سلوک گفتہ شدہ استغناء از متابعت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم گرچہ نسبت بہ بعضی
بود، توہم نکند و عدم احتیاجے بمتابعت و تبعیت او گمان نبرد کہ آن کفر و الحاد
و زندقہ است و از کمال است از شریعت حقہ او صلی اللہ علیہ وسلم (کہ ہمہ پیغمبران
او شدند و بے توسط او کمال اخذ نمی نمایند چہ ہرگاہ وجودشان بے توسط وجود او
صورت نہ بندد کمالات دیگر خود تابع وجود اند بے توسط او چہ صورت دارند
بے محبوب رب العلمین چنین می باید صلی اللہ علیہ وسلم) بالجملہ بکشف صحیح و الہام
صریح متقین پیوستہ کہ ہیچ دقیقہ از دقائق راہ مرہیچ معرفت از معارف دین قویم

marfat.com
Marfat.com

بے توسط او و بے تبعیت او صلی اللہ علیہ وسلم میسر نیست و منتہی را در رنگ مبتدی و متوسط فیوض و برکات این راہ بے تبعیت و طفیل او حاصل نیست۔

بیت محال ست سعدی کہ راہ صفا + توان رفت جز در پئے مصطفیٰ *

انتہیٰ۔ پس معلوم شد کہ از کمال متابعت بمرتبۂ قرب رسیدند کہ آنجا در شہود ذات پاک آن سرور جائی نیست و عدم توسط در متابعت موجب نقصان نیست چنانچہ عدم توسط از این آیت شریفہ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ مفہوم می شود و این آیت در شان مخلصان و صحابیان مہاجرین صحابہ وارد در حق ایشان رضی اللہ عنہم و وصول خدا صلی اللہ علیہ وسلم از بس علو شان طلب نصرت از جناب الٰہی بواسطہ آنہا نمود چنانچہ بروایت محی السنۃ در حدیث آمدہ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ و آن جماعہ این مرتبہ از متابعت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم یافتہ اند۔ و در حدیث است کہ چون بندہ نماز می خواند جائیکہ در میان بندہ و خدا بود رفع می شود۔ و لفت

marfat.com
Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا در وقت نزول آیت برآۃ دیگر از زنک نخمد

اللہ ولا نحمد احدا -

تائیدات از اقوال بزرگان | وملا جامی در خطبہ شرح فصوص می نویسد "اعلم ان الحکمۃ الفائضۃ من الحق سبحانہ علی کل قلب کل عبادہ خلقی عبیدہ انواعا منہا ما لعیض علیہم بواسطۃ الملئکۃ المقربین بالفاظ وعبارات محفوظۃ عن التغییر والتبدیل وھو القرآن ومنہا ما یفیض علیہم بواسطۃ او بغیر واسطۃ ومن ھذا القبیل الحدیث القدسی وھذا النوع لیس مخصوصا بالانبیاء علیہم السلام بل یعم الاولیاء وصالح المؤمنین -

وفی منبع الکمالات یحکی الامام الشعرانی عن بعض العارفین انہ کان یقول الرجل لا یکمل عندی فی مقام الحلم حتی یروں ملک عن اللہ تعالی عز وجل بلا واسطۃ - الی ان قال - کما اخذہ الخضر علیہ السلام - وفیہ ایضا - عن بعضہم انہ کان یغسل اذا کمل

marfat.com
Marfat.com

اَلْعَارِفُ فِیْ مَقَامِ الْعِرْفَانِ اَوْرَثَہُ اللّٰہُ عِلْمًا بِلَا وَاسِطَۃٍ -

وَقَالَ الشَّیْخُ فِی الْفُتُوحَاتِ الْمَکِّیَۃِ فِی بَیَانِ الْاَحْوَالِ:- اَلْاَقْطَابُ اِثْنَا عَشَرَ ... اَمَّا الْقُطْبُ الثَّانِیْ عَشَرَ فَھُوَ عَلٰی قَدَمِ شُعَیْبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ -

اِلٰی اَنْ قَالَ - وَکُلُّ اَصْنَافِ ھٰذِہِ الْعُلُوْمِ عِنْدَہٗ عُلُوْمُ الْھِمَّۃِ مَا وَجَدَ اِلَّا مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی سُبْحَانَہٗ وَبِرِضَا الْعِبَادِ فِی تَوْلِیْدِ اِتِّحَادِ عَلٰی مُتَمَرِّسِ حَقَائِقِ عُلُوْمِ اَسْتَ بِلَا وَاسِطَۃٍ

بدانکہ مخلص اعتراضات شیخ رفع توسط است و درین باب اوّلاً کلام بسیار فرموده آنچه حضرت مجددؒ از رفع حجاب صفات در تجلی ذاتی و رفع حجاب در رویت اُخروی و در حالت صعوۃ کہ معراج مومن است و عدم حصولِ امرے در طریق جذبہ و معیت بیان نموده اند ہر ہمہ در کشف و مشاہدہ تقضیہا دارد ساختہ - ہرگاہ از کلام سابق رفع توسط ثابت شدہ و بزرگان اخذ فیض بے واسطہ تجویز فرموده اند کہ کمال متابعت سرور انبیاء است صلی اللہ علیہ وسلم جواب بر مقدمۂ کلام حضرت شیخ ہمزہ نیست و اوّلاً سخن تضیع اوقات است

marfat.com
Marfat.com

اعتراض | قولہ مسلم در شیم کہ شائخ طریقہ در توسط آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم اختلاف دارند اما آن گروہ کہ قائل اند بعدم توسط دعوائے ہمسری و شرکت نمی کنند۔

جواب | از کلام ایشان مساوات و ہمسری فہمیدن از راہ تعصب است ایشان مساوات و ہمسری را الغرض نمی فرمایند در مکتوب ہشتاد و ہشتم از جلد اول مکتوبات گفتہ اند "شرک پیدا نمی شود تا کسے را از ان دعوی ہمسری خیزد آن کفر است بلکہ شرکت خادم با مخدوم" مراد از دولت فیض است کہ از طریق اصطفاء و اجتباء حاصل شود۔ محصل نیست کہ عامۂ امت شریک دولت فیوض رسول خدا رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کما وعد اللہ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ علیہ ممنون طلبیں در ولایت و قرب الٰہی و نصرت و رجوع غفران همہ انسان و انبیا علیہم السلام برحسب مراتب خود شریک اند و شریک دولت گفتن در شرع قباحتے نیست و ہیچ بے ادبی نہ۔

marfat.com
Marfat.com

اعتراض | قولہ "شما خود را مرید خدا می گوئید و ترک ادب است"

جواب | بر ارباب عقل و هر دانست کہ از کلام قائلان رفع تو سط مریدی و عبد و بیغمبری رسول خدا لازم می آید و اللہ تعالیٰ در آیۂ شریفہ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَمَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ جماعت صحابہ کرام را رضی اللہ عنہم مرید ذات خود فرمودہ و ارادت بیعت با دست رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم می نمودند در ہیچ آیت منسوب بذات خود نمودہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ کسے کہ در وقت ادائے این دو ارادت فرقے دارد اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ عداوت نکردہ است پس ارادت مستلزم بندگی نکال خدا گردید - آنچہ از کلام آلہی و از کلام بزرگان مستفاد گردد اگر در کلام کسے یافتہ شود جا جائے اعتراض و این ہمہ امور عادیہ است خدا دیدۂ انصاف بے پردہ اعتساف کرامت فرماید -

مردم بعد پانصد سال خود را مرید غوث الثقلین قدس سرہ می گیرند و از

marfat.com
Marfat.com

ہمہ ی مشائخ کہ در ین مدت تا بآن خباب دست ارادت بگرشتہ اند ہیچ مجاز نذار مذکہ
در حقیقت سلسلۂ ارادت بحضرت خواجگی آخر می شود و مریدی پیر مریدی پیران پیر
است پیچ مرد آخرین مبارک بندہ ایست ۔

اعتراض | قولہ "شما می گوئید" منی بعضل تربیت یافتہ ام و فضل دیگر را در
حق من دخلے نیست" آن دیگر کدام است"

جواب | حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند کہ "ما فضلیانیم و مرادیم"
اگر ایشان نیز بفضل و مرادیت بہ بیعت پیران کبار تربیت یابند ہیچ مستبعد نیست
ز نقد دیگر حاشا و کلا کہ ذات پاک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مراد ما باشد چنانچہ
عبارت مکتوب صد و بست و یکم از جلد اول مکتوبات نقل کردہ شد "ہر گاہ وجود
ایشان بے توسط وجود او صلی اللہ علیہ وسلم صورت نہ بندد کمالات دیگر خود تابع وجود
او بے توسط وجود او چہ صورت دارند" انتہی بلکہ مراد آن ست کہ بعضی تربیت
پیر بزرگوار خود حالا ما جبت بیعت پیران نمودہ چنانچہ حضرت خواجہ آفاق قدس سرہ
الحنیف بعد استماع حالت ایشان فرمودہ کہ نسبت کسی تا اینجا است پیش از ین

marfat.com
Marfat.com

آنچه در نهاد و استعداد هر کس نهاده اند ظاهر می شود انتهی

شواهد دعوی (۱) حضرت خود التصریح در فتوح الغیب می فرمایند اِذَا بَلَغَ الْمُرِیْدُ حَالَةَ شَیْخِهٖ اِفْتَرَقَ عَنِ الشَّیْخِ وَقَطَعَ مِنْهُ فَتَوَلَّاهُ الْحَقُّ سُبْحَانَهٗ لہٰذا آنحضرت از احوال خود چنین فرموده اند لَیْسَ عَلَیَّ مِنَّةٌ اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ و نیز فرموده اند کہ اول از شیخ خود استفاده در ششم اکنون از دو بحر بحر قوت و بحر خوف استفاده دارم

(۲) و گفت شیخ ابوالحسن شاذلی کہ اول از استفاده من ازین بخش برد و اکنون از ده بحر پنج از آن سماوی و پنج از آن ارضی است استفاده می کنم

(۳) و در نفحات از ابوعبدالله نزد هیبدی کہ از مشائخ طبقات است آورده هُوَ لِیْ لِمَنْ لَمْ یَکُنْ وَسِیْلَةٌ غَیْرُ اللّٰهِ - و علامه المناوی در شرح آن گفته کہ این در آخر کار صورت بندد

(۴) و مراد رومی و شیخ عراقی از شیخ تاج الدین عطاء الله نقل کرده اند کہ می گفت قَدْ یَجْذِبُ اللّٰهُ لِمَحَبَّتِهِ الْعَبْدَ فَلَا یَجْعَلُ عَلَیْهِ مِنَّةَ الْاَسْتَاذِ

marfat.com
Marfat.com

پس از کلام بزرگان ثابت شد کہ در آخر صاحب سیر ظاہر نمی ماند چنانچہ شاگرد را بعد حصول ہمہ علمے احتیاج باستاد نیست و ہمین مراد کلام حضرت مجدد است قدس سرہ

اعتراض قولہ ولیکن شکستگی و خواری ست الخ

جواب ظاہر است کہ بعد حصول مرتبہ فنا و بقا احوال بزرگان مختلف می شود - در وقت ظہور نسبت فنائیہ نیستی ظاہر می شود چنانچہ حضرت مجدد در مکتوبے فرمودہ اند کہ کاتب حروف نامہ یمین خود را بیکاری یابم و از قرائنہ إِيَّاكَ نَعْبُدُ در افعال می شنوم و در وقت ظہور نسبت بقائیہ آنچہ نوشتہ ام جائے اعتراض نیست کما لا یخفی

نفی نیست کہ بر حسب آیت شریفہ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا فرحت و ابتہاج از ذکر نعمت الٰہی کہ مستلزم مباہات می گردد خالی از تحدیث نعمت الٰہی نیست و فخر و مباہات از کبر ائے دین مروی است

(۱) روایت کرد دیلمی در مسند الفردوس و ابو نعیم در حلیہ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

marfat.com
Marfat.com

الَّذِی سَخَّرَنِی لَیْسَ فَوْقِی اَحَدٌ" قِیْلَ لَہٗ فِی ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّمَا
فَعَلْتُ ذٰلِکَ اِظْھَارًا لِلشُّکْرِ"

(۴) وگفت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ "اَنَا الْقُرْاٰنُ النَّاطِقُ"

(۳) وگفت شیخ ابوالحسن شاذلی اُمِرْتُ اَنْ اَقُوْلَ بِحَضْرَۃِ اَکَابِرِھِمْ

قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ

(۵) وگفت ابن فارض در مدح خود "لَمْ اَخُضْ بَحْرًا اِلَّا وَقَفَ الْوَرٰی
بِسَاحِلِہٖ صَوْمًا لِیَحْیٰی مَیِّتِیْ - وَرَجْعِیْ وَلَا اَرْوَاحَ - وَکُلَّمَا تَرٰی حُسْنًا
فِی الْکَوْنِ مِنْ فَضْلِ طِیْنَتِیْ

(۵) وگفت شیخ بایزید بسطامی "لَمْ اَخُضْ بَحْرًا اِلَّا وَقَفَ الْاَنْبِیَاءُ عَلٰی
سَاحِلِہٖ

(۶) وگفت سید ابراہیم سوقی کہ از اعاظم اولیاست "اَنَا مُوْسٰی عَلَیْہِ
السَّلَامُ فِی مُنَاجَاتِہٖ وَعِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ کَلَامِہٖ وَاَنَا اَحْمَدُ
عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنِیْ مِنْ نُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَرَاءَ
رَسُوْلٍ وَالْاَوْلِیَاءُ خَلْفِیْ - ایں مطالب منقول ست از کشف المحجوب تصنیف

marfat.com
Marfat.com

حضرت شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ ۔ ہمچنین کلمات فخریہ از اولیاء بسیار ۔
ہر توجیہے کہ در آن سخنان می کنند در کلام حضرت مجدد نیز کردہ می شود ۔
ایں بست رجوبہ بعضے اقوال حضرت شیخ کہ تحریر نمودہ شد ۔

فصل چہارم ۔ در بیان حواشی ۔ بدانکہ استاد منم حضرت
شاہ عبد العزیز سلمہ اللہ تعالیٰ کہ درین وقت ہمتا ندارند در علوم دینی و علوم
صوفیہ در صغر سن بر رسالۂ حضرت شیخ معترض رحمۃ اللہ علیہ تعلیقات
حواشی نمودہ بودند تبرکاً نوشتہ می شود ۔

قولہ (ای الشیخ) دیگر شرکت کدام است کہ ازاں دعوی بیشتر نخیزد
(الشاہ) یعنی شرکت و ہمسری یکے است غیر مسلم است زیرا کہ در خانہ
و سکونت دراں تابع و متبوع شریک اند و ہمسری نیست و نیز شیخ (مجددؒ)
خود تصریح می فرماید کہ آں شرکت خادم با مخدوم است باز استفسار چہ حاجت دارد
قولہ (ای الشیخ) لیکن ہر چہ مخدوم در شرکت بخادم داد (ح ش) عموم
و کلیت از کجا مستفاد می شود ۔ مدعا آنست کہ طریق جذب از وجہ خاص

marfat.com
Marfat.com

بمن ہم عنایت شد۔

قولہ (الشیخ) مخدوم بخادمان کدام بخشش دے می دہد (ح ش) یعنی خادمان ہم شفاعت می باشند قولہ (ش) لازم نمی آید کہ ہر چہ در حق بخادم داد (حش) کسیت دعوی آن می کند

قولہ (ش) مساوات با انبیا علیہم السلام باطل است (حش) کسیت دریں کلام حضرت شیخ (مجددؒ) دعوی مساوات واقع نشدہ بلکہ مساوات دیگری بہ تصریح نفی فرمودہ اند وآں بفرض شرکت ہا خود می شود بدیہی است کہ ممنوع است شرکت در اصل نعمت بدون مساوات ہم می باشد

قولہ (شیخ) تفرقہ وتفصیل باعتبار خادمی ومخدومی واصالت وفرعیت باطل (حش) اگر ایں تفرقہ باطل است پس لازم می آید کہ فیض انبیاء علیہم السلام عقیم باشد وبدیگرے نرسد وھو باطل عند جمیع اھل اللہ۔

قولہ (شیخ) محل ضلالت مہدویہ آنست کہ می گفتند ہر کمالے کہ محمد رسول اللہ داشت بمن رسید (حش) منشأ ضلالت ایں عموم است

marfat.com
Marfat.com

در کلام شیخ (مجددؒ) اصلاً علم نیست

قولہ (شیخؒ) نزد مخدوم جز بہ بندگی دم نباید زد و دعوی مساوات نیز۔

نباید کرد (حشؔ) الحمد للہ کہ شیخ (مجددؒ) در ادائے حق این نعمت کہ

مطالبت است بیشتر است از جمیع معاصرین و دعوی مساوات اصلاً

از وے بوجود نیامدہ ۔

قولہ۔ (شیخؒ) مثل بنی آدم کہ دم از برائے امیر یا مخدوم می زنند۔ (حشؔ)

این ہم خود راست ہیچ خادم باین صفت موجود نیست ۔

قولہ۔ (شیخؒ) الآن کہ قرب مدار شد نیز وسطہ است (حشؔ)

اما کلام در نفیض است کہ در آنجا ہیچ کس وسطہ نیست ۔

قولہ۔ (شیخؒ) در آن کلام خود تامل کنید کہ تا کمال ابراہیمی و محمدی جمع

شود (حشؔ) نزد شیخ (مجددؒ) کمال ابراہیمی و کمال محمدی دو شعبہ اند

از کمال احمدی و ولایت احمدی فوق ولایت محمدی است پس اگر تفضیل

لازم می آید تفضیل بعض مراتب پیغمبر است بر بعضے مراتب او و ازین معنی

marfat.com
Marfat.com

، ہیچ کدورتے نہ ماند۔ چہ رسالت آنحضرت فوق نبوت آن حضرت است
صلی اللہ علیہ وسلم ترقی ہمیں است۔

قولہ (شیخ) تفضیلی خود ہمان راہی گویند کہ ناخواندہ بیاید (حسن) چنانچہ تفضیلی آن کس راہی گویند آن کس را نیز می گویند کہ او را ہمراہ کسے در بیعت بخوانند ناخواندہ بودن ضرور نیست در معنی تفضیلی۔

قولہ (شیخ) اگر گویند بوجہے تا بعم و بوجہے اصحاب این سخن محتمل ندارد (حسن) چرا ہر کہ را کہ تفضیل کسے خواہند در خواہند، در خواہ ن اصالت دارد و در آمدن تبعیت

قولہ (شیخ) ہمہ وسائل و وسائط ساقط شدند و از میان بر رفتند (حسن) این معنی ہرگز مراد شیخ (مجددؒ) نیست و زیادہ بر کلام شیخ (مجدد) رحمت خدا بر کہ بارہا گذشت

قولہ (شیخ) پس من ہم مرید رسول اللہ ام باعتبار سبق یعنی در ابتدائے سلوک و ہم بسر رویم بحکم حال یعنی در آخر توسط نماند (حسن) این معنی

marfat.com
Marfat.com

نہ مرادِ شیخ (مجددؒ) رسد و نہ از کلام او بر می آید

قولہ (شیخؒ) ہمو شید کہ ہمہ مریدان رسول اللہ اند صلی اللہ علیہ وسلم و رسول اصول خود را یعنی ہمین
مرید خدا است (حسنؒ) ایں معنی را شیخ (مجددؒ) خود تصریح فرمودہ کہ ہم [1] الفقرہ ۸۲
مرید رسول اللہ اند و ہم مرید اللہ -

قولہ (شیخ) رسول مرید خدا است (حسنؒ) در نص قرآنی جامہ را مرید خدا فرمودہ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

قولہ (شیخؒ) ہیچ کس را بے وساطت وی صلی اللہ علیہ وسلم راہ نیست (حسنؒ) ایں معنی نزد شیخ (مجددؒ) مسلم است کلام در آن است کہ بعد طی راہ بوساطت او صلی اللہ علیہ وسلم وصول میسر از جناب خدا بے وساطت کسے را می تواند شد -؟

قولہ (شیخؒ) در وقت سلوک تا بعد از وصول بے وساطت او راہ نیست (حسنؒ) بعد از وصول کہ عبارت از قطع راہ و انتہائے حرکت است چون [2]

marfat.com
Marfat.com

راہ باقی نماند ارادۃ طریق بوصل المطلوب کرمان پیغمبری ست چہ قسم
متصور شود صلی اللہ علیہ وسلم۔

قولہ (سبحٰن) قال بعض العرفاء حقیقۃ الطریق ان یکون مثل ابدا۔
(حسن) این حالت بعض عرفاء است و بعضے دیگر خلاف آن فرمودہ قال
العوث الاعظم انا بلبل الافراح۔

قولہ (شیخ نقلا عن المجدد) یعنی نائب یداللہ وست (حسن) در
جہ شناعت رست قال اللہ تعالیٰ ان الذین یبایعونک الآیۃ۔

قولہ (شیخ) خود را مجدد الف ثانی گفتید (حسن) درین چہ قباحت
کما ورد فی الحدیث الصحیح الخ

قولہ (شیخ مفلا عن المجدد) ترکیب وجود من از بقیۂ طینت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم (حسن) شیخ اکبر در فتوحات نوشتہ کہ وجود مبارک سیدنا
علی مرتضیٰ از بقیۂ طینت آن حضرت ست صلی اللہ علیہ وسلم فما تخصیص الاعتراض
انتہی الحواشی ازین عبارت مجوبہ کہ درین اوراق مزبور ظاہر می شود کہ ردو اعتراض بادنیٰ تفکر
الصاف می گردد و چشم فہم باطن بردین دست می دہد۔

marfat.com
Marfat.com

فصل پنجم در رفع شبهاتی که بر السنه عوام مذکور است :-

(۱) آنکه می گویند که ایشان حقیقت کعبه را افضل از حقیقت محمدی نوشته اند، خلاف واقع است - ایشان حقیقت کعبه را فوق حقیقت محمدی نوشته اند واز فوقیت آن فضل بر حقیقت محمدی لازم نمی آید چنانچه گوئی کتابت را از فوقیت صیغ فضلے بر آفتاب عالمتاب نیست وگر فضل حقیقت کعبه بر حقیقت محمدی لازم می آید در ان قباحتے نیست زیرا که حقیقت کعبه الوہیت است وحقیقت محمدی تعین عبودیت - خدا لذ بنده بالاتفاق افضل است -

(۲) آنکه گویند ایشان قائل اند بفنائے جسد مبارک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم افترائے محض است - ملخص کلام ایشان آنکه بعد انتقال آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم از بین عالم صفات، بشریت آن حضرت را زیاده از آنچه بود فنا حاصل شد وجهت روحانیت وبقا باخلاق الٰہی غالب آمد چنانچه در مکتوبے از جلد سوم مکتوبات این معنی بتفصیل مذکور است -

(۳) وآنکه می گویند ایشان خود را افضل از صدیق اکبر می دانند کذب

marfat.com
Marfat.com

بحث در خبر احاد محض ربط - ایمان اولیٰ صحابی را البشر صحبت خیر

مدعی البشر صلی اللہ علیہ وسلم افضل از اولیا می دانند اما آنچہ ظاہر شد از روئے
کشف کہ موجب حصول علم ظنی است بجہت تنقید و تصحیح نبود بلکہ بجہت سیر خود نبود
کہ محاذی مقام حضرت صدیق اکبر مقامے مرتفع بمقدار صفہ یا خیمہ گاہ بود کہ
انوار آن منقش و ملون است و نمی دانم کہ آن مقامے است "پس از ہجوم غرض
بر ایں کشف ہیچ محذور لازم نمی آید

(۲) و آنکہ گویند کہ خلفاء ایشان، ایشان را افضل از پیغمبر خدایا
پیغمبر وقت می دانند محض افترا است، ایشان اعتقاد کنند مگر کسے کہ کافر
است و اصحاب ایشان مسلمانند و معتقد ختم نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
معتقد شان عقائد اہل سنت و جماعت و اعمال ایشان موافق فقہ
و حدیث و اصحاب ایشان دوام حضور و آگاہی بذات الٰہی سبحانہ و
در قیامت شود قیامت را ببین + و دین ہر چیز را شرط دین
ایشان را نمی دانند مگر دوست خدا و پیرو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صادق

marfat.com
Marfat.com

دمصدق در ہر علوم و کیفیات مقامات عدیدہ کہ بآن امتیاز دارند

(۵) آنکہ می گویند وایشان ازنکار توحید وجودی می نمایند۔ انکار ایشان

مثل انکار علماء ظاہر نیست بلکہ می فرمایند کہ "واردات این معرفت از غلبۂ

محبت و سکر طریقت ناشی و چنین حالت در وسط سلوک پیش می آید و بعد

ازین" علوم و معارف دیگر وارد می شوند کہ بے تاویل مطابق کتاب و سنت

است و از بزرگانے کہ این معارف سرزدہ است یقین است کہ از آشامیدنی

فربودہ باشند چنانچہ این فقیر از خدمت والد این معرفت علما حاصل نمودہ بود

و بتوجہات حضرت خواجہ قدس سرہ کشفاً و ذوقاً ابواب این معرفت گشادہ شد

بعد ازان بعض فضل الٰہی بعلوم دیگر امتیاز یافت کہ سابق مذاق انبیاء است

علیہم السلام و حضرت شیخ عبد الحق (محدث دہلوی) از حضرت خواجہ قدس سرہ

نقل کردہ اند کہ می فرمودند در آخر کار معلوم شد کہ توحید کوچہ تنگ است و شاہ

راہ دیگر" انتہی بر ارباب انصاف پوشیدہ نیست کہ توحیدی کہ بسیار است

رسائل و کتب توحید، حاصل نمایند یا بسیر رقیہ ہمہ اوست و بذکر لا الٰہ الا اللہ

marfat.com
Marfat.com

و انا اللہ، معنی توحید را در متخیلہ دیگر جا دہند و خود را موحّد دانند از حیز
اعتبار ساقط است و دوریست از عقل و نزدیک بہ کفر بخلاف شرع تاب
اللہ علیہم - اللہ تعالیٰ ایشان را بجذبات محبت در اتباع سنت و نوافل
عبادت توحید کامل استفاضہ فرماید و مرز کوشر شہود وحدت در کثرت شرب
کافی وافی عطا نماید -

(۶) آنکہ می گویند ایشان مقامات عالیہ در طریقۂ خود بیان کردہ و سیر
و سلوک اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم را فضول اسماء و صفات بیان کردہ و
این نقصان ست بجناب آن اکابر - بیدار ست کہ انبیاء عظام و اصحاب
کرام علیہم السلام بمقامات عالیہ قرب رسیدہ اند و آن مراتب اصول ست کہ
ہیچ ولی بمرتبہ نبی نمی رسد پس قرب آن کبرا علیہم السلام اصل باشد در جمیع
ولایات اولیا مانند ظل پس منقصتے بکرامات اولیا عائد نشد

بعد از مکالمات و مقامات آنجا غیر تنہایی ست ہر کرا در ملک صوفیہ و معرفت
حق سبحانہ مراد و ما ترقی نیست عمر را در فضائل ہمت کار فضل اللہ حاصل نمودن

marfat.com
Marfat.com

وازآنجا بمعرفت تجلیات صفات دیدے پیدا کردن وازانجا بشہود تجلیات ذاتیہ
مشرف شدن و دیگر مراتب ترقی نمودن و ازاجمال مرتبہ معرفت بتفصیل پرداختن
رفتن کار بکمال عارفان رسیدہ ست ؎

ہر لحظہ بروئے جانان راہ دیگر ست ۔ ہر جا رائے کردی جاے دیگر ست

رفیع الدرجات درجاتہ مرفوعہ یکے ۔ پس علم و معرفت و شہود کہ در درجات
سافلہ دست دہد بنظر بشہود ذات در مقامات عالیہ تا بار ترک بار شود والمنۃ
لفظ وجود و ہستی مطلق بر ذات پاک سبحانہ از محدثات نیاموختہ اند سنت حضرت
مجددؒ ازاں تحاشی دارند برائے مقابلت سابقان علیہم الرحمہ سیار فضل
در کمال اتباع حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر کرا در متابعت قدمے
بیشتر ست بدرگاہ حق قرب بیشتر ست ۔ طریقے کہ حضرت مجددؒ را الہام
شد و تعلیم آنہی مقامات و علوم و حالات ہر مقام جدا جدا بیان نمودہ اند ۔
ہزاراں علماء و عقلاء و صلحاء باں طریقہ ارادت صدق درگاہ دارند
گردیدند بعضے علوم و معارف ہر مقام کشفاً و ذوقاً دریافتند و بعضے کیفیات

marfat.com
Marfat.com

وہ وارد ذات ہر مقام را جدا جدا بوجدان خود معلوم نمودند پس علوم رسمی و خطوط
وہ وارد ذات کیفیات طریقۂ آنہا نہ تنہا نشنیدہ بلکہ بسیار رسیدہ و ما قرار علمی و عقلاً از آنہا
ہم زیادہ اند چنین واضح گردید کہ ہیچ جائے شبہ نماند مگر کسی کہ تا نہایات
مقامات طریقہ نرسیدہ رست آن مقامات را ندانند کہ چیست پس از جہل خود
معذور رست عفا اللہ عنہ و

خرق عادت و تصرفات لازم مجاہدات شاقہ و تفصیل مقامات سلوک
راست و در ہیچ امر محقق و مبطل شریک نیست۔ در ہیچ طریقہ اقتصار بر تنبیہ
فرائض و سنن مؤکدہ و توجہ بقلب و مبدء و فیاض و احضار مقامات سلوک و
تصرفات ایشان عزیزان از القائے سکینہ و ذکر در قلوب و ترقی از جائے بجائے
و ارتقاء در مدارج جذب و قرب و حل مشکلات بصرف ہمت شہرت تمام
دارد۔ ہزار ارباب بصیرت و معرفت مخفی نیست کہ کمالات آنہا را بمقتضائے
آیت شریفہ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا نہایتے نیست و تفاضل ارباب قرب
نص قرآنی ثابت رست فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ۔ فضل عمیم و

marfat.com
Marfat.com

وحکمت بانعه آنچنان متاخران را کما لائق تکریمت کرده کار متقدمان اینهمه کمالات
مروی نیست چنانچه نبی آخرالزمان را بر سائر انبیا و اصحاب وی را بر سائر
اصحاب علیه وعلیهم الصلوٰة فضلی و رجحان غایتی ست و درین امت
نیز نص بعضی بر بعضی مسلم است حدیث شریف است مَثَلُ اُمَّتِیْ
مَثَلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اَوَّلُهٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ وَرُبَّ سَامِعٍ اَوْعٰی مِنْ
مُبَلِّغٍ بلکه عبد الله بن عبد البر مالکی وغیره بعضی بعضی از متاخران از اصحاب
رضوان الله علیهم اجمعین قائل اند و مسلم است که حضرت غوث الاعظم و خواجه
خواجه نقشبند و علاء الدوله سمنانی قدس الله اسرارهم از متقدمان مشائخ
به ترقیات کثیره رسیده اند و گفته شده است که مسلمان نظام الدین اولیاء
از مشائخ فضلی دارد است - شیخ محمد اکرم در کتابی که احوال حضرات چشتیه
رحمة الله علیهم دران نوشته است که از حضرت آدم علیه السلام تا امیر زمان
این چنین ولایت در هیچ کس از هیچ سلسله ظاهر نشده چنانچه از حضرت
سلاسل المشائخ ظاهر یافته رحمة الله علیهم - پس در صورت تجویز شرعی

marfat.com
Marfat.com

پیچیدہ متاخرین از متقدمین اگر فضل الٰہی وجذبات محبت لفیہ اولیاء را نیز بمقامات
عالی رسانند ہیچ محذور شرعی نیست - کمالات الٰہی در اذواق واشواق وتجلیات
وشہود وحدت در کثرت منحصر نباید دانست از کرامی صحابہ ہرگز این حالت
وواردات بہ ثبوت نپیوستہ است تاہم در مقامات قرب از ہمہ امت
سبقت دارند - پس احوال ومواردات متعارفہ از مقتضیات علو مقامات الٰہی
نگردیہ آنجا بہ سبب انعکاس مقامات عالیہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غیر از سکینہ وبرد یقینیہ احوال لطیفہ باطنی درک نمی کردد اگر مقامات سلوک
اینہا را با عجال حاصل است واگر فوائد وعبادات ست باعتدال می کردہ لہ چنانچہ
نبائے طریقہ نقشبندیہ در ہر امر متوسط اعمال ودوام عبودیت ودوام آگاہی از
کہ آن را مرتبہ احسان می گویند کہ در طریقہ حضرت مجددیہ لطیفہ بیان یافتہ و
ہر لطیفہ را حضرے وتوجہ دکینیتے علیحدہ است بدانسبب این
لطائف عشرہ ونماذن توجہ در ہر یک سالکہ ہیئت وحدانی حاصل نمیشود
این لطائف می افتند وعروجات وترقیات دیگر پیش می آید ۔

marfat.com
Marfat.com

تا نیاید کرا خورد و میلش بکه باشد ۔

اے برادر بے نہایت درگہ ست ✻ ہر چہ بروے می رسی بروے مایست

آنچہ بینی تو بہ بینش از پئے راہ ست ✻ غایت فہم لست اللہ ست

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم

تمام شد

بعون الملک الوہاب رسالۂ تصنیف جناب مستطاب بعلی القاب قدوۃ السالکین زبدۃ الواصلین مرشد کامل وہادی راہ دل واقف اسرار خفی وجلی حضرت شاہ غلام علی ادام اللہ فضلہ برقمہ علی رؤس جمیع المریدین المخلصین المخلصین

آمین یا رب العالمین

marfat.com
Marfat.com

رسالہ در بیانِ سخنانی کہ دربارۂ امام ربانی

تالیف

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

علامہ رب نواز اجمیری

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد وصلوٰۃ کے بعد فقیر عبداللہ معروف غلام علی عفی عنہ جو خاندان عالی شان احمدیہ کے کم ترین منسوبان میں سے ہے کہتا ہے کہ یہ ایک مختصر رسالہ ہے ان باتوں کے بیان میں جو امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ کے بارے میں شہرت یافتہ ہیں اور لوگوں نے ان کلمات کو انکار کا سرمایہ بنایا ہوا ہے اور ان کے وہ کلمات محض بہتان ہیں جو ہرگز پایہء ثبوت کو نہیں پہنچتے اور سوالوں کے جواب جو ان کے کلام پر بغیر سوچے سمجھے اور بلا تحقیق کرتے ہیں تھوڑے سے غور وفکر سے معقول ومشروع ہو جاتے ہیں اور بزرگوں کے بارے سوءظن کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

یہ رسالہ پانچ فصلوں پر مشتمل ہیں:

فصل اول

آں جناب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اجمالی احوال کے بیان میں ہے۔

فصل دوم

بطریقِ اجمال ان کے کلام پر دفعِ اعتراضات کے بارے میں ہے۔

تیسری فصل

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ان بعض اعتراضات کے جوابات کے بیان میں ہے جو انہوں نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے معارف کے انکار میں لکھے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

فصل چہارم

ان حواشی کے بیان میں ہے جو فقیر کے استاد حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کم عمری میں حضرت شیخ مذکور رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ پر تحریر فرمائے ہیں۔

فصل پانچویں

ان شبہات کے دور کرنے کے بارے میں ہے جو عوام (علماء اور طلباء جو عوام کا درجہ رکھتے ہیں) کی زبانوں پر مذکور ہے۔

•

فصل اول

حضرت ممدوح آں جناب امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی رضی اللہ عنہ کے حالات کے بیان میں ہے۔

ممدوح محترم آں جناب کا نسب حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کی ولادت (پاک) سن ۹۷۱ھ ہجری میں ہوئی ظاہری علم کی اپنے والد ماجد مخدوم شیخ عبدالاحد خلیفہ حضرت شیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ جو ظاہری اور باطنی علم میں پیشوائے زمانہ تھے اور دیگر علمائے وقت سے تحصیل کی اور طریقہ چشتیہ اور قادریہ اپنے والد گرامی سے حاصل کیا اور ہر دو عالی سلسلوں کے (اکابر) کی ارواح پاک سے فیض حاصل کئے اور طریقہ نقشبندیہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ سے اخذ کیا ان کی توجہات سے اڑھائی ماہ میں مرتبہ کمال و تکمیل تک رسائی حاصل کی ہے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کی علوِ استعداد اور ترقی درجات کی بہت تعریف فرماتے تھے۔

فرمایا کرتے تھے کہ شیخ احمد کامل مرادوں اور محبوبوں میں سے ہیں۔ متقدم اولیاء میں ان جیسے چند نفوس ہی دکھائی دیتے ہیں۔ وہ ایسے چراغ ہیں کہ دنیا ان سے منور ہوتی

marfat.com
Marfat.com

ہے۔حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہم نے واقعہ میں دیکھا کہ ہم نے ایک نورانی شمع جلائی ہوئی ہے جو آسمان تک پہنچی ہوئی ہے اور لحہ بہ لحہ اس کا نور زیادہ ہوتا جاتا ہے اور لوگ اس شمع سے چراغ روشن کرتے ہیں ۔یہ واقعہ حضرت مجدد کی ذات کی طرف اشارہ ہے۔خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے ہندوستان کی طرف عزمِ سفر کے ایام میں، میں نے استخارے میں دیکھا کہ ایک خوش لقاء طوطی آیا اور ہمارے ہاتھ پر بیٹھ گیا طوطی حضرت مجدد کی استعدادِ معاد سے عبارت ہے۔

خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے سرہند میں پہنچنے کے وقت ہم نے سرہند سے غیبی آواز سنی کہ تو قطب کے جوار میں آیا ہے۔قطب سے مراد حضرت مجدد الف ثانی کی ذات ہے۔

خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ شیخ احمد ایسے آفتاب ہیں کہ ہم جیسے ہزاروں ستارے اس کے سائے میں گم ہیں۔

یہ بھی فرماتے تھے کہ شیخ احمد کے ذریعے سے معلوم ہوا کہ توحید (وحدت الوجود) تنگ کوچہ ہے شاہراہ کوئی اور ہے۔

ایک مکتوب میں آپ نے لکھا ہے وَلِلْاَرْضِ مِنْ کَاْسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ
زمیں کے لئے کریم لوگوں کے جام میں سے حصہ ہوتا ہے

شیخ عبداللہ انصاری کا اپنے پیر کے بارے میں قول

حضرت عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اگرچہ میں حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوں اگر شیخ خرقانی بھی اس وقت موجود ہوتے تو اپنی پیری کے باوجود میری مریدی کرتے۔اور کبھی ان بے صفتوں کے احوال ایسے ہوتے ہیں کہ آثارِ صفات کے گرفتار لوازم پر جان فدا کرنے کی طلب گاری کیوں نہیں کرتے ،توقف اور غفلت

marfat.com
Marfat.com

استغناء سے نہیں بے نیازی سے ہوتی ہے۔اور یہ بات اشارے پر موقوف ہے انتھیٰ آپ اپنے یاران طریقت کے احوال ان سے دریافت فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔

ان کے علوم و مکاشفات بہت صحیح اور درست ہیں اور حضرت خواجہ کے اصحاب، اولاد اور منتسبین آپ کے حکم شریف سے ان (حضرت مجدد) سے استفادہ کرتے تھے۔

ایک جماعت نے کچھ توقف کا اظہار کیا تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ رسول خدا ﷺ ان (حضرت مجدد) کی تعریف کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ جو شیخ احمد کا مقبول ہے ہمارا مقبول ہے اور جو شیخ احمد کا مردود ہے وہ ہمارا بھی مردود ہے چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں گئے اور استفادہ کیا۔

طریقۂ مجددی

اللہ تعالیٰ نے حضرت باقی باللہ ﷺ کی تربیت کی برکت سے ان (حضرت مجدد) کو جدید طریقہ عطا فرمایا اور دوسرے مقامات بھی عطا فرمائے اور ہر مقام کے علوم و معارف اور اذواق و مواجید جدا جدا عنایت فرمائے۔لاکھوں علماء و عقلا ان کے طریقہ سے ان مقامات تک پہنچے ہیں۔ان علوم اور معارف کا اقرار کیا ہے اور ان مقامات میں کوئی شک وشبہ نہیں رہتا۔آپ کا طریقہ جو دوام حضور اور اتباع سنت ہے اس نے دنیا کے گوشے گوشے میں شہرت پائی اور ان کے افادات اور ان کے خلفاء کے افاضات سے بے شمار طالبان راہ طریقت نے تہذیب حاصل کی اور حاصل کر رہے ہیں۔

مکتوباتِ مجددیہ

ان کے مکتوبات و رسائل جو کتاب وسنت کے مطابق اسرار و معارف، تحقیقات

marfat.com
Marfat.com

لائقہ اور تدقیقات رائقہ کہ ان جیسے علمائے صوفیہ میں سے کسی سے بھی منقول نہیں ہیں سے معمور ہیں

حضرت مجددؒ کے بارے میں کتابیں

آپ کے حالات طیبہ کے بارے میں خواجہ محمد ہاشم کشمی نے برکات احمدیہ نامی کتاب اور حضرت ملا بدرالدین نے حضرات القدس نامی کتاب تحریر کی ہیں۔ جن میں آپ کے مقامات عالیہ، درجات سامیہ، ریاضات، مجاہدات، ملفوظات، خوارقِ عادات اور تصرفات جو آپ سے صادر ہوئے، تفصیلاً بیان فرمائے ہیں۔

وفات

آپ کی وفات حسرت آیات ۱۰۳۴ھ میں ۲۸ صفر بوقت صبح ہوئی آپ کی تاریخ ولادت مجدد الفیض اور آپ کی عمر احمدی کے لفظ سے برآمد ہوتی ہے، آپ کی وفات کی

۹۷۲ھ — ۶۳

تاریخیں بہت زیادہ کہی گئی ہیں ان تمام میں سے چند تاریخیں سپرد قلم ہیں۔

وارث الرسول ۱۰۳۴ھ — نقشبند تقوی بود ۱۰۳۴ھ — معرفت مُرد ۱۰۳۴ھ — رائے خواجہ علاء الدین بود ۱۰۳۴ھ

ظل محمد بود ۱۰۳۴ھ — منورِ آداب خواجہ بہاؤالدین بود ۱۰۳۴ھ

آن خواجہ محمد پارسا بود ۱۰۳۴ھ — بزرگی ہائے خواجہ عبیداللہ بود ۱۰۳۴ھ — ادراک خواجہ باقی باللہ بود ۱۰۳۴ھ

رحمۃ اللہ علیہ وعلیہم رحمۃً واسعۃً مبارکۃً طیبۃً زاکیۃً

حضرت آدم بنوری جو آپ کے جلیل القدر خلفاء میں سے ہیں ان کے ایک ہزار

marfat.com
Marfat.com

کامل خلفاء تھے اور سوافراد کامل مکمل تھے۔اس طرح ان کے خلفاء مثلاً حضرت میر محمد نعمان، خواجہ محمد ہاشم کشمی، ملا محمد طاہر لاہوری، ملا بدیع الدین سہارنپوری وغیرہم ہیں جو خلق خدا کا مرجع ہیں اور طالبان مولا کی ہدایت کا سبب ہیں۔ یہ سب بارگاہ الٰہی کے عظیم مقبولوں میں شمار ہوتے ہیں اور انہوں نے شریعت وطریقت کے انوار کی ترویج و اشاعت کی۔(رحمۃ اللہ علیہم)

آپ کے وجود مسعود کی بشارت

حضرت شیخ احمد جام قدس سرہٗ سے منقول ہے، جو فرماتے تھے:

۱..... ''۴ سو سال کے بعد احمد نامی ایک شخص کا ظہور ہوگا کہ حق سبحانہ کی عنایت کے آثار اس کے بارے میں ظاہر ہونگے اور تمام مخلوق دیکھے گی۔ یہ بشارت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے وجود کے بارے میں ہے کہ حضرت احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۶۰۰ھ میں ہے اور حضرت مجدد الف ثانی کی ولادت ۹۷۱ھ میں ہے۔

۲..... حضرت شیخ خلیل اللہ بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ

سلسلہ حضرات خواجہا رحمۃ اللہ علیہم میں ہندوستان سے ایک شخص پیدا ہوگا جو اپنے زمانے کا بے نظیر ہوگا افسوس کہ ہماری زندگی اس زمانے تک کفایت نہیں کرے گی ورنہ ہم اس کی زیارت سے سعادت اندوز ہوتے۔۔

۳.....حضرت شاہ کمال الدین کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ نے واقعہ میں بار بار دیکھنے کے بعد اپنے مبارک پیراہن کو بطور تبرک اپنے پوتے حضرت شاہ سکندر کے ہاتھوں حضرت مجدد الف ثانی کے لئے بھیجا کہتے ہیں کہ وہ پیراہن حضرت غوث الثقلین کا تھا جو وراثت اور وصیت کے مطابق حضرت شاہ کمال کی خدمت میں آپ (حضرت مجدد) کی طرف پہنچایا گیا۔

marfat.com
Marfat.com

مندرجہ بالا لکھی ہوئی تحریریں حضرات القدس تالیف شیخ بدرالدین سے نقل کی گئی ہیں اور حضرت مجدد کی مدح خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہما کے مکتوبات میں بھی موجود ہے واللہ اعلم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب تحریر کرنے کے بعد لکھا ہے:

لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَلَا یُبْغِضُہٗ اِلَّا مُنَافِقٌ شَقِیٌّ رَحِمَ اللّٰہُ مَنْ اَنْصَفَ وَلَمْ یَتَعَسَّفْ

متقی مومن کو ہی ان سے محبت ہوگی اور بد بخت منافق کو ہی ان سے بغض ہوگا اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جس نے انصاف کیا اور جادہ مستقیم سے نہ ہٹا۔

فصل دوم

اجمالی طور پر ان کے کلام سے اعتراضات کے رفع کرنے کے بارے میں

ارباب علم پر ظاہر ہے کہ بعض قرآنی آیات کے ادراک میں محض عقل وفہم کے لئے رستہ نہیں ہے مثلاً

یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ [1] اور اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی [2]

حدیث کے بعض کلمات مثلاً رجل، ضحك، حقوی جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قدس پناہ کے بارے پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ انہیں علم الٰہی کی طرف تفویض کریں گے یا ان کی تاویل ضروری ہے اس طرح اولیاء کرام سے جو کلمات صادر ہوئے ہیں کہ عقل ان کے ادراک سے عاجز ہے چنانچہ ایک اہل اللہ نے فرمایا ہے

---

[1] الفتح ۴۸:۱۰ [2] طٰہٰ ۲۰:۵

marfat.com
Marfat.com

''قرب کے درجات میں، میں ایسے دریا سے گزرا ہوں کہ انبیاء کرام علیہم السلام اس طرف آنے سے درماندہ ہیں''۔ایک اور اہل اللہ نے کہا:

لِوَائِیْ اَرْفَعُ مِنْ لِوَاءِ مُحَمَّد

ترجمہ: میرا علم حضرت محمد ﷺ کے علم سے بلند ہے۔

لہٰذا اس قسم کے کلمات کی بھی تاویل کرنا چاہئے تاکہ بزرگوں کے متعلق جس حسن ظن کا حکم دیا گیا ہے حاصل ہو جائے۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے علوم و معارف کتاب و سنت کے موافق ہیں بعض جگہ عزیز غور و فکر کیے بغیر انگشت نمائی کرتے ہیں۔اگر آں جناب کے مکتوبات کا مطالعہ کیا جائے تو اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔انہوں نے خود اعتراضات رفع کرنے کیلئے جو کچھ مناسب فرمایا ہے شبہات کو دور کرنے کیلئے کافی ہے۔ورنہ ہر تاویل جو بزرگوں کے کلام میں غلبہ احوال یا ترغیب طالبان یا امر الٰہی یا تحدیث نعمت یا معنیٰ مقصود پر الفاظ کی عدم مساعدت میں ہوتے ہیں انصاف کے نزدیک حسد و کدورت سے دور ہوتے ہیں وہی آپ کے کلام میں بھی جاری ہیں۔

چنانچہ شیخ عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی تصنیف فتوح الغیب کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ معنیٰ مقصود کی ادائیگی کے لئے لفظ و عبارت اور اشتباہ و ابہام سے صحیح طریقے سے کشف حقیقت کے قصور کے باعث تحقیقِ کامل گرداب اختلاف میں گر پڑتی ہے۔جو ظاہر بینوں اور عبارت پرستوں کے نزدیک زندقہ سے منسوب ہوتی ہے۔ونعوذ باللہ من ذالك

اس کے ساتھ ساتھ اُن کے فرزند ارشد حضرت شاہ محمد یحییٰ نے جو منکرین کے دفعِ انکار میں ایک مفید رسالہ لکھا ہے اور نبیرۂ امام ربانی حضرت شیخ محمد فرخ نے کشف الغطاء عن وجود الخطأ کے نام سے ایک رسالہ تحریر فرمایا ہے اور مولانا

marfat.com
Marfat.com

محمد بیگ رحمۃ اللہ علیہ نے عطیۃ الوھاب الفاصلہ بین الخطا والصواب کے نام سے اعتراضات کے رد میں ایک رسالہ مکہ شریف میں لکھ کر چاروں مذاہب کے مفتیوں کی مہریں لگوائیں دیگر مخلصین نے بھی خدا یافتہ رستہ سے رکاوٹیں ہٹانے کی کوشش کی تا کہ کوئی جائے اعتراض نہ رہے۔ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی جو ہندوستان کے جلیل القدر فضلاء اور آں جناب (مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ) کے ارادتمندوں میں شمار ہوتے ہیں، انہوں نے اجمالی طور پر آپ پر وارد شدہ اعتراضات کے جوابات تحریر فرمائے ہیں کہ ان کی مراد سے بے علمی کی بنا پر بزرگوں کے ارشادات میں تنقید اور تردید کرنے کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا، عوام کی غیبت کرنا گناہ ہے چہ جائیکہ خواص کی غیبت کی جائے، مشیخیت پناہ عرفان دستگاہ شیخ احمد کے کلام کی تردید کرنا جہالت اور نا سمجھی ہے۔ انتھیٰ

حضرت شیخ عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ منکرین کے لئے دستاویز ہے جس میں علمائے ظاہر کے انداز میں اُن (حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ) کے بعض معارف پر اعتراضات کیئے ہیں۔ اگرچہ شیخ (عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ) نے اوائل حال میں بلا تحقیق یہ اعتراضات کیے تھے لیکن بالآخران سے باز آ گئے تھے۔ انہوں نے واقعہ (خواب) میں رسالت پناہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں

''جو کوئی ہم سے اخلاص رکھتا ہے ان سے بھی اخلاص رکھے اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ فرمایا''

چنانچہ شیخ عبدالحق نے انکار کرنے سے استغفار کی اور حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ خواجہ حسام الدین احمد کی خدمت میں یہ عبارت لکھ بھیجی

''ان دنوں فقیر کی صفائے باطن میاں شیخ احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حد سے متجاوز ہے۔ اصلاً بشریت کا پردہ اور جبلت کا پردہ درمیان میں نہیں رہا۔ نہیں جانتا کہ یہ کہاں سے ہے۔ طریقہ انصاف اور حکم عقل کی رعایت سے قطع نظر اس قسم کے

marfat.com
Marfat.com

عزیزوں اور بزرگوں سے بدگمانی نہیں چاہئے۔ اور باطن میں بطریق ذوق ووجدان کسی چیز کا غلبہ ہوگیا ہے کہ زبان اس کو بیان کرنے سے گونگی ہے (واردات قلبی اور حال کا غلبہ ہے) اللہ تعالیٰ دلوں کو پھیرنے والا اور احوال کو تبدیل کرنے والا ہے۔ ظاہر بینوں کی گواہی دور از کار ہے۔ میں نہیں جانتا کہ حال کیا ہے؟ اور اس کی مثال کیا ہے؟'' انتھیٰ

ایک طویل مکتوب میں اپنی اولاد کو اس قسم کا مضمون لکھا:

''میں نے جو کچھ اعتراضات کے مسودات شیخ احمد سلمہٗ اللہ تعالیٰ کے کلام پر لکھے ہیں ان سب کو پانی سے دھوئیں کوئی ایسا غبار جو ان کی نسبت سے دل تک پہنچا تھا صفا پر انجام پذیر ہوگیا''۔

اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اسی رسالہ میں بعضے کلمات حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی جناب میں اس طرح تحریر فرمائے:

''فقیر کا ظن شیخ کی خدمت میں جمیل ہے وہ مقدار اور اندازہ کہ مجھے محبت واتحاد کا ہے کسی اور کو کم ہی ہوگا۔ آپ عزیز ہیں اور آپ کا طریقہ بھی عزیز ہے۔ حضرت خواجہ (باقی باللہ) آپ کی بہت زیادہ تعریف فرماتے تھے۔ اس مفہوم سے لوگ واقف ہیں اور فقیر سب سے زیادہ واقف ہے''

اور یہ تحریر از روئے استفسار اور کشف حال لکھی ہے کہ اپنے تألم کو دور کروں اور اپنے دل کی تپش کو تسکین دے سکوں اور اس رسالہ میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ ایک دفعہ آپ کے بارے میں عالم غیب سے یہ آیت شریفہ سنی گئی

وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ [1] ۔۔۔ انتھیٰ

(یہ امر) پوشیدہ نہیں کہ یہ آیت فرعون اور اس کے پیروکاروں کے شبہ کے رد اور

---

[1] المؤمن ۴۰: ۲۸

marfat.com
Marfat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے وارد ہے۔

حضرت شیخ (عبدالحق محدث دہلوی) کے انکار وردّ سے رجوع کے بعد اعتراضات کے دور کرنے اور رسالہ مذکورہ کے بطلان کے لئے آیت شریفہ مذکورہ قوی دلیل ہے اور حضرت شیخ کا انکار سے یہ رجوع فقیر نے اپنے پیر اور اپنے استاد (حضرت مظہر) کی زبان سے سنا ہے کہ یہ سب ثابت قدم، ثقہ اور عدول ہیں۔

حضرت ایشاں (شیخ مجدد) کو بادشاہ کے ہاتھوں آزار پہنچنا بھی ان کے انبیاء کرام (علیہم السلام) کے ساتھ کمالِ اتباع کی دلیل ہے۔

مخالفین نے انبیاء کو کاذب جانتے ہوئے ان اکابر کو طرح طرح کی ایذائیں پہنچائیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانے میں ڈالا گیا اور سید المرسلین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ کو محصب انزوا فرمایا۔ آخر کار انبیاء علیہم السلام کی روشنی اور صدق ظہور پذیر ہوئی اور خدا کے دین کو اعتبار و رفعت بخشی۔ اسی طرح حضرت مجدد کے طریقہ جدیدہ نے اشاعت پذیر ہو کر دین مصطفی ﷺ کو تقویت پہنچائی۔ ہزارہا علماء و عقلاء اس پسندیدہ طریقہ پر گامزن ہو کر خدا کے دوست (ولی اللہ) ہو گئے۔ کما لا یخفیٰ

فصل سوم

حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اعتراضات کے جواب میں

جان لیجئے کہ رسالہ اعتراضات کی بنیاد بے صرفہ گو لوگوں کی اطلاعات (اخبار) کی شنید پر ہے۔ کاش حضرت شیخ (عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ) مکتوبات شریفہ (حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ) کا مطالعہ فرما لیتے۔ سوچ بچار کر لیتے اور ان سنی ہوئی باتوں کی

marfat.com
Marfat.com

تحقیق فرما لیتے تا کہ نا سمجھ لوگ اکابرین پر زبانِ طعن نہ کھولتے۔ چنانچہ حضرت شیخ کے تمام اعتراضات کی تردید ضروری نہیں ہے مگر آپ کے بعض اقوال کے جوابات دیئے جاتے ہیں اور اعتراضات کے جوابات کا یہ بیان یاوہ گو (ہرزہ سرا) لوگوں کے سوءظن کے ازالہ کے لئے ہے جو لوگ حضرت شیخ کے کلام کے وسیلہ کے ذریعے بزرگوں پر عیب وطعن کرتے ہیں

وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ [1]

اور حدیث

مَنْ رَمَى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيْدُ بِهٖ شَيْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جَسَرٍ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ [2]

لوگ چشم پوشی کو ان کا عیب گردانتے ہیں۔

حضرت شیخ کے کمال کی ردّوقد (تردید) وہم میں نہیں ہے کیونکہ حضرت شیخ جلیل القدر علماء اور ارباب ولایت میں سے ہیں۔

اگرچہ حضرت شیخ (عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) کا قول بہت سی نظروں میں اعتبارِ تمام رکھتا ہے تاہم موافقِ شرع معقول بات کو فی الحقیقت ایسی وقعت حاصل ہے جو کلام کرنے کے درجے سے باہر ہے (اس پر کلام کیا جانا ممکن ہے)

آغاز جوابات

قولہ (آنجناب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ خواجہ (باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ) جو آپ کے پیر اور مربی تھے۔ ان کی شان میں آداب مریدی اور نعمت شناسی کی رعایت نہ کرتے ہوئے کئی لغزشیں کی ہیں۔

---

[1] الھمزۃ ۱۰۴:۱ [2] مشکوٰۃ، رقم الحدیث: ۴۹۸۶

marfat.com
Marfat.com

جواب:

یہ تو حقیقت کے برعکس ہے کہ آنجناب (حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ) کی جانب سے سوائے نیاز وادب اور شکر نعمت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں ظہور ہی نہیں ہوا ہے مگر یہ الفاظ کہ

''اگرچہ میرے پیر (حضرت خواجہ باقی باللہ) ہیں لیکن میری تربیت کا متکفل اللہ باقی ہے''

اس قسم کے کلمات تو قدیم بزرگان دین سے بھی سرزد ہوئے ہیں چنانچہ بعض اہل اللہ نے فرمایا ہے

مَا رَبَّانِیْ اِلَّا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ

ترجمہ: میری اللہ اور رسول کے سوا کسی نے تربیت نہیں کی۔

اور یہاں سے بھی تو پیران عظام سے انکار لازم آتا ہے اور اس کا جواب آیہ شریفہ ہے

قُلْ کُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ فَمَالِ ھٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَکَادُوْنَ یَفْقَھُوْنَ حَدِیْثًا [1]

ظاہری اسباب فعلِ الٰہی کے آئینوں کے ظہور کے سوا کچھ نہیں اور مؤثر حقیقی تو وہی ذات سبحانہ ہے۔

اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ [2]

اس بارے میں یہ آیت نص قطعی ہے کہ ہدایت جناب الٰہی سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اور راہ دکھانا اور راستے کی طرف رہنمائی کرنا یہ مرشدوں کا کام ہے۔

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی جناب میں اپنی عقیدت کے متعلق رسالہ

---

[1] النساء ۴:۷۸ [2] القصص ۲۸:۵۶

marfat.com
Marfat.com

''مبداء معاد'' میں یوں فرماتے ہیں:

''فقیر یقین سے جانتا تھا کہ اس قسم کی صحبت واجتماع اور اس جیسی تربیت وارشاد سرورِ عالم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے زمانہ کے بعد ہرگز وجود میں نہیں آئی اور بندہ اس نعمت کا شکر بجالاتا ہے کہ اگر خیر البشر ﷺ کی صحبت سے مشرف نہیں ہوا ہاں اس صحبت سے محروم نہیں رہا''۔

مکتوبات شریفہ جلد ثانی مکتوب بیالیس میں فرماتے ہیں:

''میرے پیر، نجباء اور میرے رہنما کہ جن کے توسل سے میں نے اس راہ میں آنکھ کھولی ہے اور ان کے توسط سے اس مقولہ کے بارے میں لب کشائی کی ہے۔ طریقت میں الف۔ باء کا سبق انہیں سے سیکھا ہے اور مولویت کا ملکہ ان کی توجہ سے حاصل کیا ہے اگر مجھے کوئی علم ہے تو انہی کے طفیل ہے اور معرفت بھی انہی کی نظرِ التفات کا اثر ہے اندراج النہایہ فی البدایہ کا طریقہ انہی بزرگوں سے سیکھا ہے۔ نسبتِ انجذاب قیومیت کی جہت سے انہی سے اخذ کی ہے میں نے ان کی ایک نظرِ کرم سے وہ کچھ دیکھا ہے کہ لوگ چالیس توجہات سے بھی نہیں دیکھیں گے۔ میں نے ان کے ایک کلام سے وہ کچھ پایا ہے کہ دوسرے سالوں میں بھی حاصل نہ کرسکیں۔

آنکہ بہ تبریزی یافت یک نظر شمس دین
طعنہ زنند بر دَہہ سخرہ کنند بر چلہ

ترجمہ: شمس الدین نے تبریز کی ایک نظر سے وہ جو کچھ پالیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ دہے پر طعنہ زنی کرتے اور چلہ کا مذاق اڑاتے ہیں۔

نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند
کہ بُرند از رہ پنہاں بحرم قافلہ را

ترجمہ: نقشبندیہ عجیب قافلہ سالار ہیں کہ پنہاں طمطراق سے قافلہ کو حرم تک لے جاتے

marfat.com
Marfat.com

ہیں۔

اعتراض

آپ نے غوث الثقلین قدس سرہٗ کے بارے میں مقام ادب سے دور یہ لکھا ہے کہ ان کا نزول ناقص ہے۔

جواب:

یہ بھی خلاف واقعہ ہے آپ (حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ) نے کسی جگہ یہ بات نہیں فرمائی ہے بلکہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مکتوبات کی تیسری جلد کے آخری مکتوب میں تحریر کیا ہے کہ

راہ ولایت میں وصول و برکات جس کسی کو بھی ہوتا ہے اقطاب ہوں یا نجباء، آپ ہی کے توسط سے مفہوم ہوتا ہے اور پہلا معاملہ حضرت شیخ (عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ) کے وجود مسعود سے تعلق رکھتا ہے۔ وہی رشد و ہدایت کا واسطہ ہیں۔

اسی مکتوب میں اپنے آپ کو ان کا نائب مناب لکھا ہے کہ انہوں نے طریقہ عالیہ قادریہ سے بھی استفادہ کیا ہے۔ رسالہ مکاشفات غیبیہ میں فرماتے ہیں کہ واصلانِ ذات جو افراد کے لقب سے جانے جاتے ہیں اقلِ قلیل ہیں اکابر صحابہ اور اہل بیت کے بارہ امام اسی مرتبے پر فائز المرام ہیں اور اکابر اولیاء میں غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی اسی دولت سے ممتاز ہیں اور اس مقام میں خاص شان رکھتے ہیں۔ جبکہ دیگر اولیاء کو اس خصوصیت سے بہت کم حصہ ملا ہے اور اس خصوصیت کیساتھ ان کا قرب اس باب میں سب سے زیادہ ہے۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

ترجمہ: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے وہ دیتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے۔

marfat.com
Marfat.com

رسالہ ''مبداء ومعاد'' میں فرماتے ہیں کہ اس درویش کو اس آخری عروج میں کہ جو عروج اصلی مقامات میں ہے غوث ثقلین محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی کی روحانیت کی مدد سے ہوا ہے اور ان کی قوتِ تصرف سے ان مقامات میں سے گزارا گیا ہے کہ انہوں نے اصل الاصل سے واصل کر دیا۔ انتھیٰ

حضرت مجدد کی نوشتہ ان تینوں عبارات سے حضرت غوث ثقلین کے علوِ کمالات اور اس قطبِ معظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ حسنِ عقیدت وادب ہی ملتا ہے۔

لیکن یہ تحریر کہ ان کا نزول مقام روح تک ہوا ہے کوئی دور از ادب نہیں ہے۔ حضرت غوث اعظم سے ظہورِ کثرتِ خوارق جس قدر ظاہر ہوا ہے۔ اولیاء کرام سے اس قدر کسی سے بھی ظاہر نہیں ہوا۔ انہوں نے وضاحت کی ہے ''حضرت غوث اعظم کا عروج اکثر اولیاء سے بلند واقع ہوا ہے اور نزول کی طرف مقام روح تک نیچے تشریف لائے ہیں جو عالم اسباب سے بلند تر ہے'' اس تحریر سے شیخ قدس سرہٗ کی جناب سے کوئی نقص عائد نہیں ہوتا ہے۔ کما لا یخفی

یونہی وہ رسول خدا ﷺ کے آداب اس انداز سے بجالائے ہیں کہ تمام اولیاء کے آداب بجالانے کی رعایت سے بلند ترین مرتبے پر پہنچ گئے ہیں۔

جلد ثانی، مکتوب: ۴۲ میں فرماتے ہیں ''میں کم ترین ان کے خرمن کا خوشہ چین ہوں اور ان ہی کی نعمتوں کے دستر خوان کے حقیر ترین ریزہ خواروں میں سے ہوں۔ یہ وہی مشائخ ہیں جنہوں نے مختلف انداز سے میری تربیت فرمائی ہے اور مختلف قسم کے کرم اور احسان سے نفع پہنچایا ہے ان بزرگوں نے حق تعالیٰ عزوجل کی محبت میں اپنے آپ کو اور اپنے علاوہ دوسروں کو ان کے سپرد کیا ہے اپنا اور اپنے سوا دوسروں کا نام و نشان نہیں چھوڑا باطل ان کے سائے سے گریزاں ہے یہاں سب حق ہے اور حق کے لئے علمائے ظاہرین ان کی حقیقت سے کیا حاصل کر سکیں گے اور ان کے کمالات سے کیا

marfat.com
Marfat.com

حاصل کریں گے۔انتھیٰ

شیخ محی الدین ابن عربی کے بارے میں انہوں نے لکھا ہے کہ ''شیخ محترم مقبولوں میں سے نظر آتے ہیں اور ان کا منکر خطرے میں ہے ہم پسماندگان نے ان بزرگوں کی برکات سے استفادہ کیا ہے اور ان کے علوم و معارف سے بہت فائدے اٹھائے ہیں۔ جزاہ اللہ سبحانہ عنا خیر الجزاء ''

رسالہ ''مبدأ و معاد'' میں انہوں نے لکھا ہے کہ ''حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہٗ کی روحانیت سے مجھے اس کام میں کئی امدادیں حاصل ہوئی ہیں'' پس لوگوں کی کہی ہوئی ان باتوں کا رد ہو گیا کہ حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے اولیاء کی تنقیص کی ہے۔

اعتراض

قولہ۔ آپ نے اپنے بعض مکتوبات میں لکھا ہے ''میں خیال کرتا ہوں کہ میرے پیدا کرنے میں حکمت یہ ہے کہ کمالِ ابراہیمی و محمدی ایک جگہ جمع ہو جائیں'' سب باتوں سے اشد و اعظم ہے

جواب:

درحقیقت آپ کے کلام میں یہ عبارت یوں موجود ہے ''میں خیال کرتا ہوں کہ میری آفرینش سے مقصود یہ ہے کہ ولایت محمدی ولایت ابراہیمی علیہما التسلیمات والصلوات سے رنگین ہو جائے اور اس ولایت کا حسنِ ملاحت اس ولایت کی جمالِ صباحت کے ساتھ مل جائے''۔

جان لے کہ یہی عبارت ہے جو آپ پر بہت سارے الزامات کا سبب بن گئی اور لوگوں نے اپنے گمان کے مطابق باتیں گھڑلی ہیں۔ چنانچہ حضرت شیخ (عبدالحق محدث) نے اسی رسالہ میں تحریر کیا ہے کہ آپ (حضرت مجدد) کہتے ہیں:

marfat.com
Marfat.com

''جس خلوت میں میں ہوں محمد ﷺ دروازے پر ہیں'' اورلوگوں نے مشہور کردیا ہے کہ انہوں نے (حضرتِ مجدد نے) رسالہ معراجیہ لکھا ہے اور جس میں اپنی معراج کوسرورِ کائنات ﷺ کی معراج سے بلند تر تحریر فرمایا ہے اورلوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ انہوں نے (حضرت مجدد) نے کہا ہے کہ میں نے اور رسول خدا نے میدانِ قرب میں گھوڑ سواری کی ہے میرے گھوڑے نے سبقت حاصل کرلی۔ (مَعَاذَاللہ)

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا [1]

یہ تینوں مقدمات محض بہتان تراشی ہیں۔ کسی جگہ اور کسی وقت یہ کلمات آپ نے نہیں کہے ہیں۔ تَابَ اللهُ عَلٰى مَنْ يَّفْتَرِىْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

جان لے کہ اس کلام کہ ولایت محمدی، ولایت ابراہیمی سے رنگین ہوجائے۔ دو شبہات وارد ہوتے ہیں پہلا یہ کہ مقامِ خُلّت سرورِ انبیاء ﷺ کو حاصل نہ ہوگا اور یہ اس حدیث کے منافی ہے جو مسلم شریف میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہے۔

قَدِ اتَّخَذَ اللهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا [2]

اور صاحب سے مراد ذات پاک آنحضرت ﷺ ہے

شبہ دوم

اگر اس بات کو تسلیم کرلیا جائے تو افضل کا مفضول سے امداد طلب کرنا لازم آئے گا اور یہ بعید دکھائی دیتا ہے۔

---

[1] الکھف ۱۸:۵ [2] سنن النسائی، رقم الحدیث: ۸۱۰۴

marfat.com
Marfat.com

جواب شبہ اول

یہ کہ آپ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ مقام خُلّت کا دائرہ جو تفصیل کا اجمال اور اس مقام کی اصل ہے وہ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں اقرب واسبق اور اہل کمال کے سرور ﷺ کو حاصل ہے اور اس مقام کی تفصیل جو اس مقام کے ظل کی مانند ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ثابت ہے۔ چنانچہ مقام خُلّت کی نفی اور اس کا عدم حصول لازم نہیں آیا اور مقام خُلّت سے برتر مقام جو محبّیت ذاتیہ کا محبوبیت ذاتیہ سے ممتزج (ملا ہوا) ہے اور جسے حقیقت محمدیہ ﷺ سے موسوم کہا گیا ہے اور اس مرتبہ سے بلند تر مقام جو محبوبیتِ صرفہ ذاتیہ اور حقیقت احمدی سے معبّر ہے وہ آں جناب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سرورِ انبیاء ﷺ کے لئے ثابت ہے۔ اور انبیاء و اولیاء کے تمام مقامات سرور عالم ﷺ کے مراتبِ کمال کا ظلال ہیں یہ بیان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات میں تحریر فرمایا۔

جواب شبہ دوم

یہ کہ آپ نے خود تحریر فرمایا ہے کہ خادموں کی نسبت مخدوموں کے ساتھ ثابت ہے اور مخدوموں کی جناب میں کوئی نقصان عائد نہیں ہوتا اور خادم مخدوم کے خزانے سے خرچ کر کے منقّش لباس اور مزین بچھونے (قالین) تیار کر کے لاتا ہے اور اس جگہ خادم کی زیادتی کہاں ہے اور مخدوم کا نقصان کہاں ہے؟

بادشاہ اپنے لاؤلشکر اور خدام کی مدد سے کئی ملک فتح کرتے ہیں اس امداد سے بادشاہوں کی عظمت اور رفعت شان کے سوا اور کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا ہے۔

جان لے کہ فاضل کا مفضول سے استفادہ نص قرآنی سے ثابت ہے

marfat.com
Marfat.com

وَعَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی [1]

حضرت موسیٰ علیہ السلام جو خضر علیہ السلام سے افضل ہیں انہوں نے حضرت خضر کو کہا

عَلِّمْنِیْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا [2]

افضل الانبیاء ﷺ کا جبرئیل علیہ السلام سے جو مفضول ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کا خضر علیہ السلام سے کمالات سیکھنے سے دونوں اولوالعزم پیغمبروں کی جناب میں کوئی نقصان لازم نہیں آتا۔

مخفی نہیں ہے کہ جو کچھ کمالات میں سے ممکن کے حوصلہ میں ہے ذات مبارک حبیب خدا ﷺ کو عنایت ہوا۔ ہاں علوِ فطرت کی بنا پر آیت شریفہ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کے مطابق ارتقاء کی ہمت رکھتے تھے۔ کیونکہ کمالات الٰہیہ کی کوئی انتہا نہیں ہے جیسا کہ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا [3] وارد ہے اور احتمال ہے کہ بمقتضائے حدیث شریف

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِمَ الْفِكْرِ مُتَوَاصِلَ الْحُزْنِ [4] دائمی فکر و حزن بعض کمالات کے متعلق غلبۂ اشتیاق کی وجہ سے ہو۔ کیونکہ دوسری حدیث مَنْ سَاوٰی یَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ [5] یہ طلبِ مزید کی تاکید فرماتی ہے۔

بلکہ جس جگہ مطلوب حقیقی کے ساتھ وصل وانجذاب کی طلب ہے وہ ارباب معرفت کے پیشوا ﷺ کے شوق وطلب کا پرتو ہے۔ اور توجہ کے بعد ترقی مسلّم ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنی امتوں کے واسطہ اور عالم آخرت کی طرف سے بھی فیوض و فتوحات پہنچتی ہیں۔ جیسا کہ اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ اور مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا [6] سے واضح ہے۔

---

[1] النجم ۵۳:۵ [2] البخاری، رقم الحدیث: ۷۳ [3] طٰہٰ ۲۰:۱۱۰ [4] شعب الایمان، رقم الحدیث: ۱۴۳۰ [5] المقاصد الحسنۃ ۱:۶۳۱ [6] شعب الایمان، رقم الحدیث: ۷۰۰۶

marfat.com
Marfat.com

پس ممکن ہے کہ آیہ شریفہ اِتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا [1] اور درودِ ابراہیمی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ کی درخواست کے مقتضاء کے مطابق ان بعض کمالات کو تفصیلاً حاصل کرنے کے لئے مقام خُلّت نزول فرمائے۔ اگرچہ درودِ ابراہیمی کے حصول میں تمام امت کو دخل ہے۔

چنانچہ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

نَالَ مُحَمَّدُ نِ الْخُلَّةَ وَالْوَسِيْلَةَ فَدَعَا اُمَّتُهٗ

ترجمہ: حضرت محمد ﷺ نے مقام خُلّت و وسیلہ کو پالیا پس ان کی امت نے دعا کی۔

اور اگر دخل نہیں ہے تو اس کی طلب کا حکم کیوں ہوا؟۔ لیکن ظاہر ہے کہ کسی کام کی برآری کے لئے افراد کو بیشتر دخل ہوتا ہے پس احتمال ہے کہ ان کمالات کا حصول ان کے وجود پر موقوف ہو چنانچہ علم تفسیر کی مختلف تاویلات، کثیر جزئیات، علم فقہ اور علم سلوک کے کثیر اسرار و نکات آخری صدیوں میں تفصیلات کے ساتھ پائے گئے اور ہر نہر ایک سمندر بن گئی اور ان تمام علوم کی اقسام و تفصیل و اظہار علماء دین کے وجود پر موقوف ہے جو رسالت مآب ﷺ کے مخلص نائب ہیں اور یہ کہ ہر توجیہہ جو فصوص الحکم کے شارحین اس عبارت

''خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاتم ولایت (اس سے مراد خود شیخ ابن عربی ہیں) سے علوم و اسرار کا استفادہ کیا ہے'' میں فرماتے ہیں حضرت مجدد کی عبارات میں بھی جاری ہے (رحمۃ اللہ علیہما)

اس قسم کے مقامات کے بارے میں سخن آرائی کرنا بے ادبی ہے اور ایمان چلا جاتا ہے۔

---

[1] النحل: ۱۲۳

marfat.com
Marfat.com

البتہ یاوہ گو اور ہرزہ سرا لوگ جب مرادِ کلام کو نہیں سمجھ پاتے تو بزرگوں پر فسق و کفر کا فتویٰ لگا دیتے ہیں اور ان کے حقوق مخلصین پر ثابت ہیں۔ انہوں نے ان کے ان کلمات پر جرات کی ہے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ بِعَدَدِ حُسْنِهٖ وَ كَمَالِهٖ

اعتراض

قولہ ''آپ کہتے ہیں کہ میرے وجود کا خمیر رسول خدا ﷺ کی بقیہ طینت سے ہے''

جواب

اس سخن پر کوئی شرعی عذر مانع نہیں ہے کتنے ہی اصفیاء کو یہ سعادت حاصل ہوئی ہے چنانچہ حضرت شیخ محدث رحمۃ اللہ علیہ نے خود اپنے رسالہ (اسمائے) مبشران بالجنۃ میں بیان کیا ہے۔ اور شان اہل بیت رضی اللہ عنہم رسول خدا ﷺ سے روایت کی ہے

اَنَّهُمْ خُلِقُوْا مِنْ طِيْنَتِيْ [1]

اور خطیب نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

اِنِّيْ وَاَبَابَكْرٍ خُلِقْنَا مِنْ تُرْبَةٍ وَّاحِدَةٍ [2]

مرزا محمد بیگ نے کہا کہ اس حدیث کے شواہد، ابن عمر، ابن عباس، ابی سعید اور ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہم سے ملتے ہیں اور بعض کو بعض قوت دیتے ہیں۔

صحیح بخاری کی شرح میں کتاب الجنائز میں ابن سیرین کا قول ہے کہ انہوں نے کہا قسم سے یاد کرتا ہوں کہ میں سچا ہوں اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول خدا ﷺ اور ابوبکر و عمر ایک طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔

---

[1] جمع الجوامع، رقم الحدیث: ۵۱۴۲ [2] جامع الاحادیث، رقم الحدیث: ۲۰۷۷۲

marfat.com
Marfat.com

اور رسول خدا ﷺ نے عبداللہ ابن جعفر کو فرمایا ''تو میری طینت سے پیدا ہوا ہے'' اور شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات میں لکھا ہے کہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا وجود مبارک آنحضرت ﷺ کی بقیہ طینت سے ہے''۔

پس حدیث شریف کی رو سے بعض اکابر کی پیدائش طینت مصطفوی ﷺ سے ثابت ہے اور درختِ کھجور کا آدم علیہ السلام کی طینت سے پیدا ہونا حدیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت مجدد بھی اگر اس دولت سے ممتاز ہوں تو اللہ تعالیٰ کے فضلِ عمیم سے دور نہیں ہے [1]

اعتراض

قولہ آپ نے خود کو مجدد الف ثانی کہا ہے

جواب

اس میں کوئی قباحت نہیں ہے چنانچہ ابوداؤد میں بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِأَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُلَھَا دِیْنَھَا [2]۔

اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ابی داؤد کے حاشیہ میں مجددانِ دین کو بیان فرمایا ہے اور اپنے آپ کو اس جماعت میں شمار فرمایا ہے اور شک نہیں ہے کہ امام غزالی اپنے وقت میں، غوث الاعظم اپنے دور میں دین خدا کے مجدد تھے اور ان اکابر کے علوم و فیوض و برکات اس دعویٰ پر دلیل ہیں۔ اگر حضرت مجدد گیارہویں

---

[1] اس کی مزید تفصیل ص: ۳۷۳ پر مضمون ''بقیہ طینت محمدی ﷺ کا مرقع'' میں ملاحظہ فرمائیں

[2] سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: ۴۲۹۱

marfat.com
Marfat.com

صدی[1] ہجری کے مجدد ہوں تو کوئی خدشہ نہیں ہے اور تجدید کے شواہد علوم دینیہ، احکام یقینہ اور اسرار کے جواہرات کی نشر واشاعت ہیں جو تائید الٰہی سے اور ان کے کثرتِ خوارق عادات وکرامات کا ظہور سے امتیاز یافتہ ہیں اور علماء، فضلا اور عامۃ الناس کا ان کی خدمت میں کثرتِ رجوع اور طریقہ کے مقامات کا بیان جو اس قدر تفصیل سے کسی اور سے مروی نہیں ہے درجاتِ ولایت، کمالاتِ نبوت، خلّت، محبت ومحبوبیت کے مقامات اور وہ مقام جو سرورِ کائنات ﷺ کا خاصہ ہیں کے بیان سے ان کی کتابیں اور رسالہ جات بھرے پڑے ہیں پس ان کے علوم وفیوض بھی اس مدعا پر واضح دلیل ہیں

---

[1] بلکہ خود حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ ثانیہ و عشرون مسمی بہ اتحاف الاحبۃ ببیان حدیث المحبۃ برحاشیہ اخبار الاخیار ص: ۱۷۲ میں گیارہویں صدی کے مجدد کے بارے کلام فرمایا ہے جو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ کسی اور پر منطبق نہیں ہوتا چنانچہ فرماتے ہیں

''اس زمانے میں جو گیارہویں صدی ہے مشرقِ ولایت وہدایت کا ایک نیا نور چمک رہا ہے بے شک یہاں اسرار الٰہی میں سے کوئی راز پوشیدہ ہے کہ جس میں توقف وانکار کی مجال نہیں ہے اور دلائل حقانیت اور ظہورِ نورانیت آشکارا وعیاں ہیں۔ اس مظہرِ حق کے سایۂ تربیت اور گوشۂ تصرف و عنایت میں طالبوں کی ایک جماعت مشغول ہے۔ ذکرِ الٰہی اور عجیب انوار واسرار کے ظہور میں ان کے استغراق واستہتار اور حقیقتِ حال کا کشف دائرۂ تعبیر وتقریر سے باہر ہے آج اس جیسا اہل ذکر کا حلقہ واجتماع آسمان کے نیچے نہیں ہے اور اگر ہوا بھی تو اس سے کمتر ہی ہوگا۔ جو جماعت اس کام میں داخل اور خلوتِ اسرار کی محرم ہے اپنی معرفت اور بقدرِ استعداد ایسی چیز دریافت کر رہے ہیں لیکن باہر والے حیرت وتعجب میں مبتلا ہیں کہ یہ کیا ہے اور کہاں سے ہے تعجب وحیرانی کیا ہے ان پر درونِ (خانہ) سے (اسرار) کیوں نہیں آرہے اور وہ کیوں (انوار وتجلیات) نہیں دیکھ رہے۔ مقصودِ (مطلق) کی طرف اس قوم کی عبارات واشارات نشاندہی کر رہی ہیں اور ان کے مقربانِ درگاہ اور مرادانِ راہ ہونے کی خبریں سنائی دے رہی ہیں کہ انہوں نے سب کچھ آنکھوں سے دیکھا ہے اور اس سے بہت زیادہ دیکھا ہے جس کی بابت وہ (بیرونیان) سن رہے ہیں''۔ محبوب الٰہی عفی اللہ

marfat.com
Marfat.com

فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ [1]

اعتراض

قولہٗ آپ نے متابعتِ رسولِ خدا ﷺ کے پانچ مراتب تحریر کئے ہیں اور خود ان کے حصول کا دعویٰ کیا ہے اور یہ دعویٰ بہت بعید دکھائی دیتا ہے۔

جواب

بلکہ حضرت مجدد نے متابعت کے سات درجے ثابت کئے ہیں

پہلا درجہ: نفسِ مطمئنہ سے پہلے تصدیق قلبی کے بعد احکامات شرعیہ کی بجا آوری ہے

دوسرا درجہ: تہذیبِ اخلاق اور صفاتِ رذیلہ کا رفع کرنا اور امراضِ باطنیہ کا ازالہ کرنا ہے۔

تیسرا درجہ: احوال، اذواق اور مواجید کا اتباع ہے۔

چوتھا درجہ: قلب ونفس کا حصولِ اطمینان ہے کہ هَوىٰ لِمَا جَآءَ بِهِ المصطفیٰ ﷺ کا اتباع ہو جائے اور مقام رضا کے حصول میں چون وچرا (کیسے اور کہاں) جیسے خیالات تصور میں نہ آئیں۔

پانچواں درجہ: آں سرور ﷺ کے کمالات کی اتباع ہے کیونکہ ان کا حصول محض فضل واحسان خداوندی پر ہے اور علم وعمل کو ان میں کوئی دخل نہیں ہے

چھٹا درجہ: ان کمالات کی اتباع جو آں سرور ﷺ کی محبوبیت سے مخصوص ہیں۔

ساتواں درجہ: وہ متابعت ہے جو نزول وہبوط اور خلق خدا کی دعوت (وارشاد) سے متعلق ہے۔

---

[1] آل عمران ۳:۶۰

marfat.com
Marfat.com

شروع در جواب

حضرت شیخ (عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ) متابعت کو اعمال ظاہری پر محمول جان کر اس دولت کے حصول کو بعید و عجیب خیال کرتے ہیں۔

حق بات یہ ہے کہ حبیب خدا ﷺ کے تمام ظاہری اعمال کو بجالانا بشری طاقت سے باہر اور نہایت مشکل ہے بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ بشری طاقت انکو بجالانے کی اہلیت ہی نہیں رکھتی۔ البتہ وظائف واوراد کی ادائیگی کی شکل میں طاعات بہ قدر استطاعت ممکن ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف

خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ [1]

اور آیہ کریمہ

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ [2] میں وارد ہے۔

اگر عطاء الٰہی اور جذبات محبت سے تبعیت و وراثت کے طور پر درجاتِ قرب حاصل ہوجائیں تو عقل سلیم اور شرع قویم سے دور نہیں ہے۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اس باب میں صحیح حدیث ہے۔ اولیائے کاملین کو یہ درجات حاصل ہیں اور تجلیات صفاتیہ اور تجلیات ذاتیہ کی بدولت محبت الٰہی سے سرفراز ہیں

اگر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ ان درجات تک رسائی حاصل کرلیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپنے مستفیدین کو بھی پہنچادیں تو تعجب کیوں ہوگا؟

اَلْمُعَاصَرَةُ اَصْلُ الْمُنَافِرَةِ ہاں! ہم عصر ہونا ہی نفرت کی اصل ہے۔

اعتراض

قولہ آپ کہتے ہیں کہ تمام کمالات محمدیہ ﷺ میری ذات کو حاصل ہیں۔

---

[1] صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۵۸۶۱ [2] التغابن ۶۴: ۱۶

marfat.com
Marfat.com

جواب

یہ خلاف واقع ہے آپ نے یہ دعویٰ نہیں کیا اور یہ بات کبھی نہیں کہی ہے مگر یہ کہ جو کمالات[1] مجھے عنایت فرمائے گئے ہیں وہ آنحضرت ﷺ کی متابعت اور طفیل ہیں اس طرح کے آپ کے بے شمار کلام ہیں۔

اعتراض

آپ کہتے ہیں ''میں اپنے مقام کو مقام انبیاء سے بلند دیکھتا ہوں''

جواب

یہ بھی خلافِ واقع ہے آپ مکتوبات، جلد ثالث، مکتوب ۲۲ میں فرماتے ہیں اس امت کا اخص خواص اگر بہت زیادہ ترقی کرے تو اس کا سر کسی پیغمبر کے پاؤں مبارک تک نہیں پہنچتا برابری اور زیادتی کی تو وہاں گنجائش ہی نہیں۔

اعتراض

قولہٗ آپ کہتے ہیں ''میں قرب ووصول میں ایسے مقام پر پہنچا ہوں کہ درمیان میں کوئی واسطہ نہیں اور کسی کو کوئی دخل نہیں ہے نہ رسول کو نہ اُن کے غیر کو۔ اگر واسطہ تھے بھی تو دوران سلوک تھے اب جب کہ سلوک تمام ہو گیا اور درگاہ کا قرب حاصل ہو گیا اور وصول حصول کے ساتھ پیوست ہو گیا۔ کوئی واسطہ نہیں ہے سب منقطع ہو گئے''

جواب

العیاذ باللہ یہ کیا خلاف نویسی ہے اور یہ کیا بلا تحقیق گوئی ہے آپ کے کسی بھی مکتوب میں اس طرح کی عبارت نہیں ہے۔ اے شیخ (عبدالحق محدث دہلوی) اللہ

---

[1] مگر یہ کہ یہ بھی تحدیث نعمت ہے اور اس طریقہ کی اشاعت وتبلیغ میں، جس میں آپ معروف ہیں (محبوب الٰہی)

marfat.com
Marfat.com

تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے۔

ان (حضرت مجدد) کے کلام سے اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے دو راستے ہیں

اول: ایک طریقۂ ولایت ہے جو کسب وسلوک، توبہ وانابت کے ذریعے مقام رضا تک جاتے ہیں اور تجلی صفاتی سے تجلی ذاتی برقی تک ترقی حاصل کرتے ہیں۔

دوم: کمالاتِ نبوت واجتباء کا طریقہ جو اصل تک پہنچانے والا ہے دائمی اور استمراری تجلیات ذاتیہ تک پہنچتا ہے اور دونوں طریقوں کا حصول حبیب خدا ﷺ کی متابعت و تبعیت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

ولایت کے طریقہ میں سالک کے شہود میں آنحضرت ﷺ کی ذات پاک حائل ہے اور کمالاتِ نبوت کے طریق میں سالک کے شہود میں آنحضرت ﷺ کی ذاتِ پاک حائل نہیں ہے۔ انتھی

رفع توسط ووسائط کی تحریر اس طریق کمالاتِ نبوت واصطفا کے حصول کا سبب ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل وعطا سے رسول خدا ﷺ کی متابعت کی بدولت اس سے امتیاز پاتے ہیں۔ مکتوبات جلد ثالث مکتوب ۱۲۱ میں فرماتے ہیں۔

''کوئی نادان اس عدم توسط سے جو جذبہ کے طریقہ وغیرہا میں کہا گیا ہے بعثتِ خیر البشر ﷺ سے استغناء کی بناء پر اگرچہ بعض کی نسبت ہی ہو تو وہم نہ کرے اور آنحضرت ﷺ کی متابعت وتبعیت سے کسی عدم احتیاج کا گمان نہ کرے کیونکہ یہ کفر، الحاد اور زندقہ ہے اور آں حضرت ﷺ کی شریعت حقہ سے انکار ہے کہ [1] سب کے

---

[1] جان لے کہ قوسین کی عبارت دراصل اس طرح ہے ''اوپر گزر چکا ہے کہ سلوک کے توسط کے بغیر جذبہ جو شریعت مصطفی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ادائیگی پر موقوف ہے، ابتر اور ناتمام ہے جو نعمت کے طور پر برآیا ہے اور حجت کو ناتمام جذبہ کے صاحب پر تمام کیا ہے۔ (فقیر محبوب الٰہی عفی عنہ)

marfat.com
Marfat.com

سب آپ کے پیچھے چلنے والے ہیں اور آپ کے توسط کے بغیر کمال اخذ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ کسی وقت بھی کمال اُن کے وجود کے توسط کے بغیر متصور نہیں ہوسکتا۔

دوسرے کمالات خود وجود کے تابع ہیں۔ اُن کے توسط کے بغیر وہ کیا صورت رکھیں گے ہاں محبوب رب العالمین ﷺ ایسے ہی ہونے چاہئیں۔

مختصر یہ کہ کشفِ صحیح اور الہام صریح سے بھی یہ بات یقین سے پیوستہ ہوگئی ہے کہ راہ کے دقائق، راہ میں سے کوئی دقیقہ اور معارف میں سے کوئی بھی معرفت، اس قوم کو حضور ﷺ کی وساطت اور متابعت کے بغیر میسر نہیں ہے اور منتہی کو مبتدی اور متوسط کی طرح اس راہ کے فیوض و برکات آپ ﷺ کی تبعیت اور وسیلہ کے بغیر حاصل نہیں ہیں

ع محال است سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفیٰ

اے سعدی یہ محال ہے کہ حضور ﷺ کی متابعت کے بغیر راہِ صفا (تصوف وتزکیہ) پر چلا جاسکے۔ انتھیٰ

پس معلوم ہوا کہ کمال متابعت سے ہی (اہل اللہ) ایسے قرب کے مرتبہ تک پہنچے کہ اس مقام پر ذاتِ پاک کے شہود میں آں سرور ﷺ حائل نہیں [1] ہے اور متابعت میں عدم توسط نقصان کا موجب نہیں ہے چنانچہ عدم توسط اس آیت شریفہ [2] سے سمجھا جا سکتا ہے

مَاعَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَامِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ [3] اور یہ آیت مخلصین اور محتاج و مساکین مہاجرین کی شان میں وارد ہوئی ہے۔

---

[1] شہود میں عدم توسط کمال متابعت میں نقصان کا موجب نہیں ہے۔ [2] اس جگہ آیات قرآنی احادیث شریفہ اور اقوال بزرگان کی تائیدات سے رفع توسط کا جواز بیان فرماتے ہیں

[3] الانعام ۶:۲۵

marfat.com
Marfat.com

(ﷺ) اور رسول خدا ﷺ اپنی علوِشان کے باوصف جناب الٰہی سے ان لوگوں کے واسطے سے طلبِ نصرت فرماتے تھے چنانچہ حدیث میں محی السنۃ کی روایت سے آتا ہے۔

وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ [1]

اور اس جماعتِ مہاجرین نے یہ مرتبہ حبیب خدا ﷺ کی متابعت کی بدولت حاصل کیا ہے اور حدیث میں ہے کہ جب بندہ نماز پڑھتا ہے تو بندہ اور خدا کے مابین حجاب اٹھ جاتا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر لگائی گئی تہمت (افک) کی براءت پر جب آیت براءۃ نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا

نَحْمَدُ اللهَ وَلَا نَحْمَدُ اَحَدًا [2]

اقوالِ بزرگان سے تائید

ملا جامی فصوص الحکم کی شرح کے خطبہ میں لکھتے ہیں

''تو جان لے کہ حق سبحانہ تعالیٰ کی جناب سے حکمتِ فائضہ (بہنے والی حکمت) جو بندگانِ کاملین اور عبادِ مخلصین کے دلوں پر وارد ہوتی ہے ان میں سے کچھ ایسی ہیں جو ملائکہ مقربین کے ذریعے سے الفاظ وعباراتِ محفوظ کے ساتھ الہام ہوتی ہیں اور ان میں تغیر وتبدل نہیں ہوتا اور وہ قرآن مجید ہے اور کچھ حکمتیں وہ ہیں جو کاملین کے قلوب پر کسی واسطہ یا کسی واسطہ کے بغیر الہام ہوتی ہیں حدیث قدسی اسی قبیل سے ہے اور یہ

---

[1] اور حضور ﷺ مساکین ومحتاج مہاجرین کے وسیلہ سے فتح طلب فرماتے تھے۔ المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث: ۸۵۵ [2] یعنی میں اللہ تعالیٰ کی حمد کہوں گی کسی اور کی ستائش نہ کروں گی۔ الرد علی البکری لابن تیمیہ وفی روایۃ البخاری وَلَا اَحْمَدُ اِلَّا اللهَ، رقم الحدیث: ۲۶۶۱

marfat.com
Marfat.com

قسم انبیاء علیہم السلام سے مخصوص نہیں ہے بلکہ اولیاء اور صالح مومنین کے لئے عام ہے

حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ بعض عارفین سے منبع الکمالات میں حکایت بیان کرتے ہیں:

بیشک ایک رجل رشید کہتا تھا کہ مقام علم میں میرا مقام مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ میرا علم بلاواسطہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی جانب سے نہ ہو جب کہ حضرت خضر علیہ السلام نے علم اخذ کیا ہے اور اسی کتاب میں یہ بھی آیا ہے

کہ ان بندگان خاص میں کوئی کہتا تھا کہ جب عارف مقامِ عرفان میں کامل ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلاواسطہ علم کا وارث بنا دیتا ہے۔

اور الشیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان احوال الفتوحات المکیہ میں کہا ہے:

قطب بارہ ہیں۔ البتہ بارہویں قطب وہ ہیں جو حضرت شعیب علیہ السلام کے قدم پر ہیں۔

یہاں تک بھی کہا ان علوم کی تمام اصناف اس کے پاس ہوتی ہیں علوم الٰہی جو اللہ تعالیٰ سبحانہٗ کے علم کے بغیر اسے حاصل نہیں ہوتے اور مرصاد العباد میں تحریر کرتے ہیں البتہ تجلی علمی بلاواسطہ حقائق علوم کے ظہور کا ثمر ہے۔

جان لیجئے کہ حضرت شیخ (عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ) کا سب سے بڑا اعتراض رفع توسط ہے اور اس باب میں انہوں نے بہت طویل کلام فرمایا ہے اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے تجلی ذاتی کے ضمن میں صفات کے رفع حجاب کا جو ذکر فرمایا ہے اور اخروی رؤیت میں رفعِ حجاب کا جس طرح بیان کیا ہے اور نماز کی حالت میں کہ جو مومن کی معراج ہے۔ رفع حجاب ہوتا ہے اور جذبہ ومعیت کے طریق میں کسی امر کے عدم حیلولت کا بیان فرمایا ہے ان سب پر بحث ومناظرہ اور اعتراضات وارد کئے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

اگر چہ کلام سابق سے رفع توسط ثابت ہو چکا ہے اور بزرگان نے بے واسطہ اخذ فیض تجویز فرمایا ہے کیونکہ وہ سرور انبیاء ﷺ کی کمال متابعت کی وجہ سے ہے حضرت شیخ کے ہر مقدمہ کلام کا جواب ضروری نہیں ہے اور طول کلام اور بسیار گوئی تضییع اوقات ہے۔

اعتراض

قولہٗ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مشائخ طریقہ آں سرور ﷺ کے توسط کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں لیکن وہ گروہ جو عدم توسط کے قائل ہیں ہم سری اور شرکت کا دعویٰ نہیں کرتے ہیں۔

جواب

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں مساوات و ہمسری کا مفہوم سمجھ لینا ہٹ دھرمی کے سبب ہے آپ مساوات و ہمسری کو کفر صریح فرماتے ہیں اور آپ نے مکتوبات جلد ثالث کے مکتوب ستاسی (۸۷) میں فرمایا ہے۔

''میں شریکِ دولت ہوں نہ ایسی شرکت کا مدعی کہ جس سے ہمسری کا دعویٰ جنم لے کیونکہ وہ کفر ہے بلکہ یہ شرکت خادم کی شرکت مخدوم کے ساتھ جیسی ہے دولت سے مراد وہ فیض ہے جو اصطفاء و اجتباء کے طریقے سے جاری ہوتا ہے۔

مخفی نہیں ہے کہ عام امت رسولِ خدا ﷺ کے دولت فیوض کی شریک ہے

جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہے:

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا [۱] ..... وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ [۲]

.....لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ [۳]

---

۱ البقرہ ۲:۲۵۷ ۲ الروم ۳۰:۴۷ ۳ حٰمٓ السجدہ ۴۱:۸

marfat.com
Marfat.com

لہٰذا ولایت، قرب الٰہی، نصرت اور اجر غیر ممنون میں سب مؤمن اور انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے مراتب کے مطابق شریک ہیں اور شریکِ دولت کہنا شرع میں کوئی قباحت نہیں ہے اور نہ کوئی بے ادبی ہے۔

اعتراض

قولہ ''آپ اپنے آپ کو خدا کا مرید کہتے ہیں اور یہ ترکِ ادب ہے''

جواب

ارباب فکر پر ظاہر ہے کہ رفع توسط کے کلام کے قائلین سے مریدیٔ خدا اور پیغمبر ﷺ کی مریدی لازم آئی ہے۔[1]

اللہ تعالیٰ نے آیت شریفہ

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَمَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ[2] میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو اپنی ذات کا مرید فرمایا ہے اور ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جنہوں نے رسول اکرم ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی ان کو مرید کہا ہے اور اس آیت میں خود اپنی ذات سے منسوب فرمایا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَكَثَ اِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ[3] جو کوئی ان دو ارادتوں میں فرق ڈالتا ہے اس نے

اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ[4]

تلاوت نہیں کی ہے؟ چنانچہ ارادت رسول، خدا کی ہمسری[5] کو مستلزم ہوگئی۔ جو کچھ

---

[1] اصل میں ایسے ہی ہے شاید ہمسری ہو ۱۲۔ محبوب الٰہی عفی عنہ [2] الانعام ۶:۵۲

[3] الفتح ۴۸:۱۰ [4] النسا ۴:۱۵۰

[5] ہمسری خادم کی مخدوم کے ساتھ شرکت کے معنوں میں ہے

marfat.com
Marfat.com

کلام الٰہی اور بزرگوں کے کلام سے مستفاد ہوجائے وہ اگر کسی اور کے کلام میں پایا جائے تو جائے اعتراض کیوں ہے اور یہ سب غوغا ہے خدا ہٹ دھرمی کے پردہ کے بغیر نظر انصاف عنایت ارزانی فرمائے۔

لوگ پانچ سو سال کے بعد اپنے آپ کو غوث الثقلین قدس سرہ کا مرید تسلیم کرتے ہیں اور مشائخ کی ہمسری جو اس مدت سے آنجناب غوث الثقلین تک کثیر وسائط سے ہے ان کی کچھ بھی پروا نہیں کرتے کہ دراصل ارادت کا سلسلہ آخری مرشد حقیقی تک کا ہوتا ہے اور اپنے پیر کی مریدی پیران پیر دستگیر کی مریدی ہے

ع آخری رجل عظیم کو دیکھ کہ وہ مبارک بندہ ہے

اعتراض

قولہ ''آپ کہتے ہیں کہ میں فضل سے تربیت یافتہ ہوں اور کسی دیگر کے فعل کو میرے حق میں کوئی دخل نہیں ہے'' وہ دیگر کون ہے''؟

جواب

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ ''ہم فضلی ہیں اور ہم مراد ہیں'' اگر وہ بھی فضل و مرادیت کے ہوتے ہوئے پیران کبار کی بیعت کے ذریعے تربیت حاصل کرتے ہیں تو یہ دور از کار نہیں ہے۔ حاشا وکلا کہ لفظ ''دوسرے'' سے ذات پاک رسول خدا ﷺ مراد ہو چنانچہ مکتوبات جلد ثالث کے مکتوب ۱۲۰ میں نقل کیا گیا ہے۔

''جب کہ کسی وقت بھی ان کا (مجدد کا) وجود حضور ﷺ کے وجود کے توسط کے بغیر صورت پذیر نہیں ہوتا تو دوسرے کمالات خود وجود کے تابع ہیں آپ ﷺ کے وجود کے توسط کے بغیر اس کا (مجدد کا) وجود کیا صورت رکھتا ہے۔ انتھی

بلکہ مراد یہ ہے کہ اپنے شیخ بزرگوار کی تربیت و برکت سے اب ظاہری پیر کی

marfat.com
Marfat.com

ضرورت نہیں ہوئی۔

چنانچہ خواجہ آفاق قدس سرہ العزیز نے آنجناب کے حالات کو بغور سننے کے بعد فرمایا کہ

''سعی وکوشش انتہا اس جگہ تک ہے اس سے پہلے جو کچھ جس کسی شخص کی استعداد میں رکھا گیا ہے ظاہر ہو جاتا ہے''۔

شواہدِ دعویٰ

نمبر ا۔ حضرت غوث الثقلین فتوح الغیب میں فرماتے ہیں

جب مرید اپنے شیخ کے حال کو پہنچ جاتا ہے تو شیخ سے جدا ومنفرد ہو جاتا ہے اور اس سے منقطع ہو جاتا ہے پس حق سبحانہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔

لہٰذا آنحضرت غوث الاعظم نے اپنے احوال کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے

لَیْسَ عَلَیَّ مِنَّۃٌ اِلَّا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ

کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے سوا کسی کا کوئی احسان نہیں ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ پہلے پہل میں نے شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ کیا ہے اور اب دو سمندروں بحر قوت اور بحر نبوت سے استفادہ کرتا ہوں۔

۲۔ شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں پہلے پہل ان چھے (۶) سمندروں سے فائدہ حاصل کرتا تھا اور اب دس سمندروں سے استفادہ کرتا ہوں۔ پانچ سمندر آسمانی ہیں اور پانچ سمندر زمینی ہیں۔

۳۔ ابوعبداللہ تروغبدی نے (جو کہ طبقات مشائخ میں سے ہیں) نفحات الانس میں ایک روایت بیان کی ہے۔

طُوْبٰی لِمَنْ لَمْ یَکُنْ وَسِیْلَۃٌ غَیْرُ اللّٰہِ

آفرین ومبارک ہو اس خوش نصیب کو جس کا اللہ کے سوا کوئی وسیلہ نہ ہو اور ملا

marfat.com
Marfat.com

عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تشریح میں لکھا ہے کہ یہ معاملہ آخر کار صورت پذیر ہوتا ہے۔ مراد رومی اور شیخ عراقی نے شیخ تاج الدین عطاء اللہ سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے تھے

قَدْ بِجَذْبِ اللّٰہِ لِنَفْسِہِ الْعَبْدُ فَلَا یَجْعَلْ عَلَیْہِ مِنَّۃَ الْاُسْتَاذ

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ بندے کو اپنی طرف جذب کر لیتا ہے تو اس پر استاد کا کوئی اثر نہیں رہتا۔

پس بزرگوں کے کلام سے ثابت ہوا کہ منتہی سالک کو آخر میں ظاہری پیر کی حاجت نہیں رہتی۔ جس طرح شاگرد کو کسی علم میں حصولِ ملکہ کے بعد استاد کی حاجت نہیں رہتی۔ بس یہی مراد حضرت مجدد قدس سرہٗ کے کلام کی ہے۔

اعتراض

قولہ ''آپ نے کہا کہ درویشی شکستگی اور خواری ہے''

جواب

ظاہر ہے کہ فناء اور بقا کے مرتبہ کے حصول کے بعد بزرگوں کے احوال مختلف ہو جاتے ہیں۔ نسبت فنائیہ کے ظہور کے وقت نیستی ظاہر ہوتی ہے، چنانچہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مکتوب میں ارشاد فرمایا ہے کہ میں اپنے دائیں طرف کے اعمال نامہ لکھنے والے کو بیکار پاتا ہوں اور اِیَّاکَ نَعْبُدُ کی قراءۃ میں شرمسار ہو جاتا ہوں اور نسبتِ بقائیہ کے ظہور کے وقت جو کچھ انہوں نے لکھا ہے وہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراض کی جگہ بن گئی۔

مخفی نہیں ہے کہ آیت شریفہ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا کے مطابق فرحت وانبساط نعمت الٰہی کو یاد کرنے والے کے لئے فخر ومباہات کو مستلزم ہوتی

marfat.com
Marfat.com

ہے۔ جو تحدیثِ نعمتِ الٰہی سے خالی نہیں ہے اور فخر و انبساط اکابرین دین سے مروی ہے۔

۱..... دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے مسند الفردوس میں اور حلیۃ الاولیاء میں ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے کہ

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس ذات نے مجھے ایسا بنا دیا کہ مجھ پر کوئی بھی فوقیت نہیں رکھتا۔ آپ سے اس بارے میں کہا گیا تو فرمایا کہ میں نے اظہار شکر کے لئے ایسا کیا ہے۔

۲..... اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کیا فرمایا..... میں قرآنِ ناطق ہوں

۳.....اور شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اکابرین کی موجودگی میں کہوں ''میرا یہ قدم تمام اولیاء کی جبین پر ہے''۔

۴..... ابن فارض رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مدح میں کہا

میں نے ایسے بحر میں غوطہ زنی کی کہ جس کے ساحل پر مخلوق میری خدمت کے لئے تشنہ کام کھڑی تھی۔ میری ہی روح ہے اور کوئی ارواح نہیں ہیں، کائنات میں جب کبھی تو حسن دیکھے تو وہ میرے خمیر کی فضیلت کے باعث ہی ہے۔

۵.....شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

میں نے ایسے سمندر میں غوطہ زنی کی کہ انبیا کرام علیہم الصلوات جس کے ساحل پر کھڑے ہیں۔

۶.....سید ابراہیم دسوقی (جو اعاظم اولیاء میں سے ہیں) نے کہا

میں اپنی مناجات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور کمالات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مانند ہوں اور بیشک اللہ عزوجل نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے نور سے پیدا

marfat.com
Marfat.com

فرمایا اور میں رسول کے پیچھے ہوں اور اولیاء میرے پیچھے ہیں۔

یہ مطالب کشف الغطاء سے منقول ہیں جو حضرت شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ اسی طرح کے فخریہ کلمات اولیاء سے بہت زیادہ وارد ہیں۔ اولیاء کے کلام کی جو توجیہہ کی جائے گی وہی توجیہہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی کی جائے گی۔ یہ تھے جوابات حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اقوال کے جو حیطہ تحریر میں لائے گئے ہیں۔

فصل چہارم

حواشی کے بیان میں

جان لو کہ میرے استاد محترم شاہ عبدالعزیز سلمہٗ اللہ تعالیٰ جو اس دور میں علوم دینیہ اور علوم صوفیہ میں ممتاز ہیں، اوائل عمری میں آپ نے حضرت شیخ معترض (شاہ عبدالحق محدث) کے رسالہ پر حواشی تعلیقات سپرد قلم کی ہیں۔ انہیں تبرکاً لکھا جا رہا ہے

قولہٗ ای شیخ (عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ)

دوسری شرکت کون سی ہے جس سے ہمسری کے دعویٰ کا عندیہ نہیں ملتا۔

حاشیہ..... الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

شرکت وہمسری کا مطلب ایک ہی ہے۔ غیر مسلّم ہے کیونکہ گھر اور سکونت میں تابع ومتبوع شریک ہیں اور ہمسری نہیں ہے اور خود شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ تصریح فرماتے ہیں کہ وہ شرکت ایسی ہے جیسے خادم مخدوم کے ساتھ ہے۔ اس کے بعد تو پھر استفسار کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی۔

قولہ، ..... شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

لیکن جو کچھ مخدوم کے پاس تھا اس نے خادم کو دے دیا۔

marfat.com
Marfat.com

حاشیہ.....الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ .....عموم اور کلیت سے کہاں[1] مستفاد ہوتا ہے؟

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کا مدعا یہ ہے کہ طریقِ جذب وجہ خاص سے مجھے عنایت ہوا ہے۔

قولہ.....شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

مخدوم خادموں کو اپنی عنایت کا کون سا حصہ عطا کرتا ہے؟

حاشیہ.....الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

لیکن خادم بھی تو مختلف درجہ کے ہوتے ہیں۔

قولہ.....شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

ضروری تو نہیں کہ مخدوم کے پاس جو کچھ تھا اس نے خادم کو عطا کر دیا۔

حاشیہ.....الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

کون ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے؟

قولہ.....الشیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ مساوات باطل ہے

حاشیہ.....الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

لیکن شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے کسی کلام میں مساوات انبیاء کا دعویٰ واقع نہیں ہے بلکہ مساوات وہمسری کی آپ نے صریحاً نفی فرمائی ہے اور اگر لفظ ''شرکت'' سے ماخوذ ہوتا ہے تو وہ بدیہی ہے، ممنوع ہے۔ شرکت دراصل بذاتہٖ مساوات کے بغیر بھی ہوتی ہے۔

قولہ.....شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

خادمی اور مخدومی اور اصل وفرع کے لحاظ سے تفضیل وتفرقہ باطل ہوتا ہے۔

---

[1] حضرت مجدد کی کون سی عبارت سے ماخوذ ہے (محبوب الٰہی)

marfat.com
Marfat.com

حاشیہ الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

اگر یہ تفرقہ باطل ہے تو لازم آتا ہے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا فیض بانجھ ہو جائے کسی اور کو نہ پہنچے۔ اور یہ سب اہل اللہ کے نزدیک باطل ہے۔

قولہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

مہدویہ کا محل ضلالت یہی ہے کہ وہ کہتے ہیں ہر وہ کمال جو محمد رسول اللہ ﷺ رکھتے تھے مجھ تک پہنچ گیا۔

حاشیہ.....الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

یہ ضلالت (گمراہی) کا منشاء عام ہے شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں ہرگز عموم نہیں ہے۔

قولہ.....شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

مخدوم کے نزدیک بندگی کے سواء دم نہیں مارنا چاہئے اور مساوات کا دعویٰ نہیں کرنا چاہئے۔

حاشیہ.....الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

الحمدللہ شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ اس نعمت کی ادائیگی کے حق میں جسے متابعت کہتے ہیں اپنے تمام معاصرین میں سب سے زیادہ عمل پیرا ہیں اور مساوات کا دعویٰ تو اصلاً آپ کی ذات سے وجود میں ہی نہیں آیا۔

قولہ.....شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

بنی آدم کی مانند کون ہے جو امیر یا مخدوم کے لئے دم مارے۔

حاشیہ.....الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

یہ بھی آپ کا اپنا وہم ہے اس صفت سے متصف کوئی خادم موجود نہیں ہے

قولہ.....شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com
Marfat.com

اب جب کہ قرب حاصل ہو گیا پھر بھی واسطہ ہے؟

حاشیہ..... الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

لیکن کلام تو فیض کے بارے میں ہو رہا ہے کہ اس مقام پر کوئی شخص واسطہ نہیں ہے۔

قولہ..... شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

اس کلام میں خود ہی تامل کریں ''یہاں تک کہ کمال ابراہیمی وکمال محمدی یکجا ہو جائے''۔

حاشیہ..... الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کمالِ ابراہیمی اور کمالِ محمدی کمال احمدی سے دو شعبے ہیں اور ولایت احمدی ولایت محمدی سے فائق ہے۔ پس اگر تفضیل لازم آتی ہے تو پیغمبر کے بعض مراتب کو اس کے بعض مراتب پر تفضیل لازم آتی ہے اور یہ معنی کوئی کدورت نہیں رکھتا کیونکہ آنحضرت ﷺ کی رسالت آنحضرت ﷺ کی نبوت پر فوقیت رکھتی ہے، اعتراض کے جواب کو اسی پر قیاس کر لیں۔

قولہ..... شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

طفیلی خود اس مہمان کو کہتے ہیں جو بن بلائے آئے۔

حاشیہ..... الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

چنانچہ طفیلی اس شخص کو کہتے ہیں اور اس شخص کو بھی کہتے ہیں کہ اسے کسی کے ہمراہ تبعیت کے طور پر بلایا جائے۔ طفیلی کا معنی میں بن بلایا ہونا ضروری نہیں ہے

قولہ..... شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

اگر کہیں کہ ایک وجہ سے میں تابع ہوں وجہے سے یہ سخن ہرگز حاصل نہیں ہوتا

حاشیہ..... الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com
Marfat.com

کیونکہ جس شخص کو کسی کے طفیل بلائیں اندر آنے دیتے ہیں اندر بلا لینا اصالت رکھتا ہے اور اندر داخل ہو جانا تبعیت کے طور پر ہے۔

قولہ..... شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

تمام وسائل و وسائط (واسطے/ذرائع) ساقط ہو گئے اور درمیان سے اُٹھ گئے

حاشیہ..... الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

یہ معنی ہرگز شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی مراد نہیں ہے اور یہ کہنا شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر زیادتی ہے چنانچہ اس کی تفصیل بارہا گذر چکی ہے۔

قولہ..... شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

چنانچہ میں بھی رسول خدا ﷺ کا مرید ہوں باعتبار سابق یعنی ابتدائے سلوک میں اور بحکمِ حال میں ان کا ہمسر ہوں یعنی آخر میں توسط نہ رہا۔

حاشیہ..... الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

یہ معنی شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی مراد نہیں ہے اور نہ ان کے کلام سے یہ ماخوذ ہو سکتی ہے۔

قولہ..... شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

آپ کہتے ہیں کہ سب رسول خدا ﷺ کے مرید ہیں اور رسول، خدا کا مرید ہے۔

حاشیہ..... الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

اس مفہوم کو خود شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے واضح فرما دیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کا بھی مرید ہوں اور اللہ کا بھی مرید ہوں۔

قولہ..... شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

رسول، خدا کا مرید ہے۔

حاشیہ..... الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

نص قرآنی میں جماعت (صحابہ کرام) کو اللہ تعالیٰ کا مرید فرمایا گیا ہے

marfat.com
Marfat.com

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ [1]

قولہ..... شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

کسی شخص کو آنحضرت ﷺ کی وساطت کے بغیر راہ نہیں ہے۔

حاشیہ..... الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

یہ معنی ومطلب تو شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسلّم ہے کلام (اعتراض) تو اس میں ہے کہ آیا راہ سلوک طے کرنے کے بعد حضور ﷺ کی وساطت کے بغیر جنابِ الٰہی سے وصولِ فیض کسی کو حاصل ہوسکتا ہے؟

قولہ..... شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

وقت سلوک میں بعداز وصول تک۔ آپ کی وساطت کے بغیر کوئی راہ نہیں ہے۔

حاشیہ..... الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

بعداز وصول کہ قطعِ راہ سے عبارت ہے اور حرکت (علمی) کی انتہا ہے جب راہ باقی نہ رہی تو وصلِ مطلوب کی طرف راہ نمائی جو شان پیغمبری ﷺ ہے کونسی قسم متصور ہوگی؟

قولہ..... شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

بعض عارفین نے کہا کہ ''طریقت کی حقیقت دائمی مفلس ہوتا ہے''

حاشیہ..... الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

یہ بعض عارفین کا حال ہے اور بعض دوسرے عارفین نے اس کے خلاف فرمایا ہے غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اَنَا بُلْبُلُ الْاَفْرَاخِ

قولہ..... شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے میرا ہاتھ یداللہ کا نائب ہے

---

[1] الانعام ۶:۵۲

marfat.com
Marfat.com

حاشیہ الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

اس میں کیا قباحت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ (الآیۃ)

قولہ..... شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے اپنے کو مجدد الف ثانی کہا۔

حاشیہ..... الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

اس میں کیا قباحت ہے کہ یہ تو صحیح حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِأَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا [1]

قولہ..... شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مجدد سے نقل ہے کہ میرے وجود کی ترکیب آنحضرت ﷺ کی بقیہ طینت سے ہے۔

حاشیہ..... الشاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے الفتوحات المکیہ میں تحریر کیا ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا وجود مبارک آنحضرت ﷺ کی بقیہ طینت سے ہے تو پھر اعتراض کی تخصیص کیا رہی؟

حواشی پایۂ تکمیل تک پہنچے۔ یہ انوکھے جوابات جوان اوراق میں مذکور ہوئے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ اعتراضات کی تردید انصاف کی ادنیٰ سی نظر سے ہی ہوجاتی ہے اور اکابر دین سے حسن ظن حاصل ہوجاتا ہے۔

---

[1] سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: ۴۲۹۱

marfat.com
Marfat.com

فصل پنجم

ان شبہات کے رفع کرنے کے بیان میں جو عوام[1] کی زبانوں پر مذکور ہیں۔

۱..... وہ جو کہتے ہیں کہ آنجناب مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے حقیقت کعبہ کو حقیقت محمدی ﷺ سے افضل لکھا ہے۔ یہ خلاف واقع ہے۔

جواب: آپ نے حقیقتِ کعبہ کو حقیقتِ محمدی سے فوق لکھا ہے اور اس فوقیت سے حقیقت محمدی پر فضیلت لازم نہیں آتی۔ چنانچہ کواکبِ (ثوابت) کو آفتاب عالمتاب پر کچھ بھی فضیلت نہیں ہے اور اگر حقیقتِ کعبہ کی فضیلت حقیقتِ محمدی پر لازم آتی بھی ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ حقیقت کعبہ الوہیت ہے اور حقیقت محمدی تعین عبودیت (بندگی) ہے۔ خدا بندے سے بالاتفاق افضل ہے۔

۲.....لوگ کہتے ہیں کہ آپ (حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ) پیغمبر ﷺ کے جسد مبارک کے فناء کے قائل ہیں۔

جواب:

یہ محض افترا (بہتان) ہے آپ کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے انتقال کے بعد اس عالم کی صفات جو آنحضرت ﷺ کی بشریتِ مبارکہ میں زیادہ تھیں، کو فنا حاصل ہوگئی۔ جہتِ روحانیت اور اخلاقِ الٰہی کے ساتھ بقا غالب آ گئی۔ چنانچہ مکتوبات جلد ثالث کے ایک مکتوب میں یہ مطالب تفصیل سے مذکور ہیں۔

۳.....اور لوگ یہ جو کہتے ہیں کہ آپ (مجدد رحمۃ اللہ علیہ) اپنے آپ کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل مانتے ہیں

---

[1] یعنی علماء، طلباء جو درجہ عوام میں ہیں

marfat.com
Marfat.com

جواب:

یہ کذب بیانی، محض بہتان والزام تراشی ہے آنجناب حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ تو ادنیٰ صحابی رسول کو خیر البشر ﷺ کی صحبت کی بناء پر جملہ اولیاء سے افضل جانتے ہیں البتہ از روئے کشف جو علم ظنی کے حصول کا موجب ہے جو کچھ ظاہر ہوا وہ تنقید و تصحیح کی غرض سے اپنے پیر کی خدمت میں تحریر کیا کہ

''میں نے مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے برابر چبوترہ جتنا اونچے مقام پر خود کو پایا کہ اس کے پرتو انوار سے منقش ورنگین ہوں ۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ وہ مقامِ محبوبیت ہے از روئے شرع اس کشف پر کوئی اشکال لازم نہیں آتا[1]

۴.....اور لوگ یہ جو کہتے ہیں کہ آپ کے مخلصین آپ کو پیغمبرِ خدا سے افضل یا پیغمبرِ وقت سے افضل جانتے ہیں۔

جواب:

یہ محض افترا ہے کسی کافر کے سوا کوئی دیگر شخص یہ اعتقاد نہیں کرتا اور آپ کے اصحاب مسلمان ہیں اور ختم نبوت محمدیہ ﷺ کا اعتقاد رکھتے ہیں ۔آپ کے معتقد اہلسنت وجماعت کے عقائد پر یقین رکھتے ہیں اور ان کے اعمال فقہ وحدیث کے موافق ہیں اور ان کو دوام حضور اور ذات الٰہی سبحانہ سے آگاہی حاصل ہے۔

روقیامت شو قیامت را ببیں دیدن ہر چیز را شرط است این

چل، خود قیامت ہو جا اور قیامت کو دیکھ کہ ہر چیز کو (حقیقتاً) دیکھنے کی یہی شرط ہے۔

آپ کے مخلصین آپ (حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ) کو خدا کا دوست اور حضرت محمد مصطفی ﷺ کا پیروکار جانتے مانتے ہیں اور مقاماتِ جدیدہ کے جملہ علوم وکیفیات میں

---

[1] اس مسئلہ کی مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ البینات شرح مکتوبات جلد چہارم مکتوب نمبر: ۱۹۲

marfat.com
Marfat.com

انہیں امتیازی طور پر صادق ومصدق قرار دیتے ہیں۔

۵..... یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ توحید وجودی کا انکار کرتے ہیں۔

جواب:

ان کا انکار علماء ظاہر کی طرح نہیں ہے بلکہ آپ (حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ اس معرفت کی واردات طریقت میں محبت وسکر کے غلبہ کے باعث پیدا ہوتی ہے اور اس قسم کے حالات وسطِ سلوک میں پیش آتے ہیں۔ اس کے بعد دوسرے علوم ومعارف وارد ہوتے ہیں جو بغیر تاویل کے کتاب وسنت کے مطابق ہوتے ہیں اور ان بزرگوں کے متعلق کہ جن سے یہ معارف سرزد ہوئے ہیں یقین ہے اس مقام سے انہوں نے ترقی فرمائی ہوگی۔ چنانچہ اس فقیر (حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنے والد محترم کی خدمت سے یہ معرفت علماً حاصل کی تھی اور حضرت خواجہ قدس سرہٗ کی توجہات سے کشفاً اور ذوقاً اس معرفت کے دروازے کھولے گئے۔

بعد ازاں محض فضل الٰہی سے دیگر علوم میں امتیاز پایا جو انبیاء علیہم السلام کے ذوق کے مطابق ہے اور حضرت شیخ عبدالحق (محدث دہلوی) نے خواجہ (باقی باللہ) قدس سرہٗ سے نقل فرمایا ہے کہ آنجناب فرماتے تھے کہ آخر کار معلوم ہوا کہ

توحید ایک تنگ کوچہ ہے شاہراہ کوئی اور ہے۔ انتھیٰ

ارباب انصاف پر پوشیدہ نہیں ہے کہ وہ توحید جو رسائل اور کتب بینی کی مشق سے حاصل ہوتی ہے یا مراقبہ ''ہمہ اوست'' یا لا الہ الا انا وانا اللہ کے ذکر کے دوران توحید کے معنی کو متخیلہ وغیرہ میں جگہ دیتے ہیں اور اپنے آپ کو موحد جانتے ہیں وہ از روئے اعتبار ساقط ہیں۔ عقل سے دور ہیں اور شرع کی مخالفت میں نزدیک ہیں۔ تاب اللہ علیہم

اللہ تعالیٰ بالخصوص انہیں جذباتِ محبت، اتباعِ سنت اور نفلی عبادات کی بدولت

marfat.com
Marfat.com

توحید عطا فرمائے اور انہیں کثرت میں شہود وحدت کے حوض کوثر سے کافی وافی شراب طہور عطا فرمائے۔

۶۔۔۔لوگ یہ کہتے ہیں آپ (حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنے طریقہ کے مقامات عالیہ بیان کرتے ہوئے اولیاء کرام کے سیر وسلوک کو اسماء وصفات کا ظلال بیان فرمایا ہے اور یہ ان اکابرین کی جناب میں نقصان ہے۔

جواب:

ظاہر ہے کہ انبیاء عظام وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرب کے مقامات عالیہ تک پہنچ چکے ہیں اور وہ مراتب اصول ہیں کہ کوئی بھی ولی نبی کے مرتبہ تک نہیں پہنچتا۔ لہٰذا ان کا قرب اصل ہوگا اور اولیاء کی ولایات کے درجات ظل کی مانند ہوں گے۔ چنانچہ اولیاء کرام کی بارگاہوں میں کوئی منقصت عائد نہیں ہوگا۔

جان لے کہ کمالات ومقامات الٰہیہ لامحدود ہیں جسے علم صوفیہ اور معرفت حق سبحانہٗ میں ترقی نہیں ہے اس کی زندگی رائیگاں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تجلیات افعالیہ حاصل ہونا تجلیات صفات کی دید کی معرفت پیدا کرنا، وہاں سے تجلیات ذاتیہ کے شہود سے مشرف ہونا، دوسرے مراتب میں ترقی ظاہر کرنا اور معرفت کے اجمالی مراتب سے تفصیل میں جانا عرفائے کاملین ہی کا کام ہے۔

بر نقابِ روئے جاناں را نقابے دیگر است
ہر حجابے را کہ طے کردی حجابے دیگر است

ترجمہ: جاناں کے رخ انور کے نقاب پر ایک اور نقاب بھی ہے۔ تو نے جس حجاب کو طے کرلیا ہے اس سے آگے ایک اور حجاب بھی ہے۔

رفیع الدرجات کے درجات اور بھی مرفوع (بلند ترین) ہیں۔

چنانچہ علم ومعرفت وشہود کے دوران حاصل شدہ درجات سافلہ مقاماتِ عالیہ پر

marfat.com
Marfat.com

شہود ذات کی نظر میں قابل ترک ہوتے ہیں اور وجود اور ہستی کے لفظ کا ذات پاک سبحانہ پر اطلاق متاخرین کی ایجادات میں سے ہے، حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ اس سے اجتناب کرتے ہیں۔

سابقین علیہم الرحمۃ کی متابعت کے لئے فضیلت کا معیار حبیب خدا ﷺ کی اتباع ہے جس کسی کو متابعت میں پیش قدمی زیادہ ہے، درگاہِ حق میں اسے قرب زیادہ حاصل ہے۔

وہ طریقہ جو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کو الہام ہوا اور تعلیم الٰہی سے مقامات، علوم اور حالات ودیعت ہوئے ان میں سے ہر مقام کو جدا جدا بیان کر دیا ہے۔

ہزار ہا علماء عقلاء اور صلحاء، اس طریقہ (مجددیہ) سے واصل باللہ اور دائمی محبت ومعرفت سے شاد کام ہو گئے۔

بعضوں نے ہر علوم ومعارف کا مقام کشفاً اور ذوقاً پالیا اور بعضوں نے اپنے وجدان سے ہر مقام کی کیفیات وواردات کو جدا جدا معلوم کرلیا۔ چنانچہ آپ کے طریقہ کے علوم ومعارف اور احوال وواردات وکیفیات درجہ تواتر تک پہنچ گئے ہیں۔ اور علماء عقلاء کا جو ہزار ہا سے بھی زیادہ ہیں۔ ان کے اقرار سے یوں واضح ہو گیا کہ شبہ کی کوئی جگہ نہیں ہے مگر جو شخص مقاماتِ طریقہ کی نہایات کو نہیں پہنچا ہے اور اُن مقامات کو نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں تو وہ اپنی جہالت سے معذور ہے اللہ تعالیٰ اس سے درگذر فرمائے۔

خرق عادات وتصرفات، مجاہدات شاقہ اور مقامات، سلوک کی تفصیل کے لئے لازم ہے اور اس امر میں محق ومبطل شریک ہیں۔

یہ طریقہ (مجددیہ) فرائض اور سنت مؤکدہ پر مواظبت (ہمیشگی) پر منحصر ہے۔ اور قلبی توجہ، مبدأ فیاض مقامات سلوک کا اجمال اور ان عزیزگان کے تصرفات، بذریعہ القائے سکینہ اور قلوب میں ذکر اور ایک حال سے دوسرے حال کی جانب ترقی، جذب

marfat.com
Marfat.com

وقرب کے مدارج میں ارتقاء اور توجہات کے ذریعے حلِ مشکلات چاردانگ عالم میں مشہور ہیں۔

ارباب بصیرت ومعرفت پر مخفی نہیں ہے کہ بہ مقتضاء آیۂ شریفہ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا کمالاتِ الٰہیہ کی انتہا نہیں ہے اور ارباب قرب کی ایک دوسرے پر فضیلت نص قرآنی سے ثابت شدہ ہے

فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ (ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی)

اللہ تعالیٰ نے فضل عمیم اور حکمتِ بالغہ کے متاخرین کو ایسے کمالات عطا فرمائے کہ اس قسم کے تمام کمالات متقدمین سے مروی نہیں ہیں۔ چنانچہ نبی آخرالزمان ﷺ کو تمام انبیاء پر اور آپ کے اصحاب کو تمام پیغمبروں کے صحابہ پر فضل ورجحان عنایت ہوئے۔ اور اسی ضمن میں ہے کہ بعض کو بعض پر فضیلت مسلّم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔

مَثَلُ اُمَّتِیْ مِثْلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اَوَّلُهٗ خَیْرٌ اَمْ آخِرُهٗ وَرُبَّ سَامِعٍ اَوْعٰی مِنْ مُبَلِّغٍ

میری امت کی مثال برستی بارش کی طرح ہے یہ قیاس نہیں کیا جا سکتا کہ اس بارش کا اول بہتر ہے یا آخر بہتر ہے اور اکثر سننے والے تبلیغ کرنے والوں سے زیادہ دعوت دینے والے ہوتے ہیں

بلکہ عبداللہ بن عبدالبر مالکی وغیرہم بعض متاخرین کی اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین پر فضیلت کے قائل ہیں۔

اور یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ حضرت غوث الاعظم، حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند اور علاء الدولہ سمنانی قدس اللہ اسرارہم متقدمین مشائخ سے ترقیات کثیرہ تک پہنچے ہوئے ہیں اور کہا گیا ہے سلطان نظام الدین اولیاء کی مشائخ پر فضیلت ثابت ہے۔

marfat.com
Marfat.com

شیخ محمد اکرم [1] نے کتاب [2] احوال حضرات چشتیہ رحمۃ اللہ علیہم میں لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تا ایں دم اس قسم کی ولایت و آثار کسی ایک ولی سے بھی ظاہر نہیں ہوئے جس طرح حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ سے ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

چنانچہ جواز کی صورت میں بعض متاخرین کا فضل الٰہی اور جذباتِ محبت کی بدولت متقدمین سے بھی مقاماتِ عالیہ تک ترقی کر جانے میں کوئی شرعی ممانعت نہیں ہے۔ کمالات الٰہی کو اذواق، اشواق، استغراق، شہودِ وحدت در کثرت (وحدت الوجود) میں مقید نہیں کرنا چاہئے۔

کسی بھی صحابی رضی اللہ عنہ سے ہرگز یہ احوال وواردات پایہ ثبوت تک نہیں پہنچے ہیں تاہم قرب کے مقامات میں وہ تمام امت سے سبقت رکھتے ہیں۔

لہٰذا احوال وواردات متعارفہ مقامات الٰہی کے بلند درجات سے متضاد نہ ہوئے اس مقام پر جناب رسول اللہ ﷺ کے مقامات عالیہ کے انعکاس کے سبب سکینہ (فیض) اور یقین کی ٹھنڈک اور باطنی احوالِ لطیفہ کا ادراک نہیں ہوتا ہے اور اگر یہ سب مقاماتِ سلوک اجمالاً حاصل ہوں اور اگر نوافل وعبادات اعتدال کے ساتھ کی گئی ہوں۔ یونہی طریقہ نقشبندیہ کی بناہر معاملے میں متوسط اعمال میں دوامِ عبودیت اور دوام آگاہی ہے جسے مرتبہء احسان کہتے ہیں۔

مگر طریقہ مجددیہ میں لطائف کا بیان پایا جاتا ہے اور ہر لطیفہ کیلئے حضور، توجہ، کیفیت اور علم جدا جدا ہے۔ ان لطائف عشرہ کی تہذیب کے بعد اور ہر لطیفہ میں توجہ مرکوز نہ ہونے کے باعث حاصل شدہ ہیئت وحدانی کا معاملہ ان لطائف کی تہذیب سے پڑتا ہے اور دوسرے عروجات اور ترقیاں پیش آتی ہیں۔

---

[1] شیخ محمد اکرم براسوی [2] اقتباس الانوار

marfat.com
Marfat.com

ع تا یار کہ را خواہد و میلش بکہ باشد

یہاں تک محبوب کس کا خواہش مند ہے اور اُس کی توجہ اور رجحان کس طرف ہے۔

اے برادر بے نہایت در گہے ست

ہر چہ بروے می رسی بروئے مایست

اے بھائی! وہ درگاہ ایسی ہے کہ اس کی انتہا نہیں ہے تو کسی بھی دروازے تک بھی پہنچ جاتا ہے تو اس سے بلند تر کوئی اور دروازہ بھی ہے۔

آنچہ پیش از تو بیش ازیں راہ نیست

غایت فہم تست اللہ نیست

جو کچھ تجھے درپیش ہے تو سمجھتا ہے اس سے بڑھ کر کوئی راہ نہیں ہے تیری فہم ودانش کی انتہا ہے اللہ کی نہیں ہے۔ وصلّی اللہ علی خیر خلقه محمّد واله واتباعه واشیاعه اجمعین وبارك وسلم

الملک الوہاب کی مدد سے رسالہ تصنیف جناب مستطاب معلّی القاب، قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، مرشد کامل، ہادی آگاہِ دل، واقفِ اسرارِ خفی وجلی، حضرت شاہ غلام علی دام اللہ ظلّ برکاتہ علیٰ رؤس جمیع المریدین المخلصین المحبین آمین یارب العالمین

marfat.com
Marfat.com

رسالہ در جواب اعتراضات شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

بر کلام حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ماخوذ

مکاتیب شریفہء شاہ غلام علی

جامع

شاہ رؤف احمد رافت مجددی

مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۱ھ

marfat.com
Marfat.com

مکتوب ہشتادوہشتم (رسالہ ششم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدانکہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ جواب اعتراضات کہ نافہماں بر کلام ایشان می نمایند در مکتوباتِ خود خود تحریر کردہ اند حاجتے ندارد کہ دیگرے جواب آن بنویسد و ہمہ مخلصان و فرزندانِ ایشان نیز متصدی دفع آن شدہ اند حضرت شاہ یحییٰ پسرایشان و حضرت محمد فرخ و حضرت عبدالاحد نبیرہ ہائے ایشان و مرزا محمد بیگ بدخشی درمکہ شریف و حضرت شاہ ولی اللہ محدث و قاضی ثناء اللہ و دیگر عزیزان از مخلصان ایشان بردِ آن پرداختہ اندکے کہ تاویل عبارت بطور صوفیہ عالیہ میداند نزد اوہیچ اعتراض نیست و حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کہ بتحریر اعتراضات زبان بے صرفہ گویان را در طعن دلیر ساختہ سخن بطور علمائے ظاہر فرمودہ اند وکلام حضرت مجدد بطور علمائے باطن است آن از عالمے دیگرو این از مقامے دیگراست اعتراض کجااست بدانکہ جناب شیخ حضرت عبدالحق بعداستفادہ ازاکابر قادریہ وچشتیہ وغیرہم از حضرت خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ علیہ استفاضہ نمودہ اند بیمنِ صحبت حضرت خواجہ حضور نسبت نقشبندیہ حاصل نمودند وایں مطلب در رسالہ بیان سلاسل مشائخ خود نوشتہ اند

marfat.com
Marfat.com

و در رسالہ توصیل المرید الی المراد نوشتہ اند کہ نزد اہل انصاف طریقہ نقشبندیہ اقرب طرق است و برائے حصول فنا و بقا بہتر ازین طریقہ نیست و در رسالہ انکار حضرت مجدد نوشتہ اند محبتے کہ مرا با شما است کسے را با شما نخواہد بود شما عزیزید وطریقہ شما عزیز حضرت خواجہ اثبات شما بسیار میکردند و نیز نوشتہ اند کہ یکبار درباره شما بجناب آلہی سبحانہ متوجہ بودم کہ این مقامات کہ ایشان میگویند حق است یا اصلے ندارد آیتہ شریف کہ در رفع اشتباہ حقیقت موسیٰ علیہ السلام نازل شدہ (دربارۂ شما در باطن فقیر وارد شدہ) درحق حضرت مجدد بردل حضرت عبدالحق نازل شد پس تامل ضرور است آیۃ شریف انیست کذبہ وان یك صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم الخ موسیٰ علیہ السلام برحق بودند فرعون بانکار ببعض جزا رسید غرق شدن وتباہی ملك و باستیفاء جزاء در قیامت معذب شود چنانچہ آیۃ شریفہ برآن دلالت مینماید آیت فاخذہ اللہ الخ قلت ازین آیۃ شریفہ مفہوم میشود کہ اتباع حضرت مجدد مانند موسیاں برحق اند و میتواں گفت کہ نافہماں مراد کلام ایشان نمی فہمند مانند آل فرعون بر ناحق معاذاللہ کہ در رفع اشتباہ حقیقت موسیٰ علیہ السلام نازل شدہ درحق حضرت مجدد بر دل حضرت شیخ عبدالحق نازل شد پس تامل ضرور است دربارۂ شما در باطن فقیر وارد شدہ درمکتوبے مرسل بحضرت میرزا حسام الدین خلیفہ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ علیہما نوشتہ اند کہ غبارے کہ فقیر را بخدمت حضرت شیخ احمد بود رفع شد و خشاوہ بشریت نماند بذوق و وجدان در دل چیزے افتادہ کہ با

marfat.com
Marfat.com

چنین عزیزان بدنباید بود سبحان اللہ مقلب القلوب است ظاہر بینان استبعاد خواہند نمود حاصل آنکہ اگر حضرت شیخ عبدالحق مطالعہ مکتوبات حضرت مجدد می نمودند و بعد حضرت خواجہ ملاقات ایشان میکردند ہرگز انکار نمیکردند آنچہ از زبان یاوہ گویان شنیدہ اند بر ذآن پرداختہ اندگوشبوتے نداشتہ باشد قول شریف ایشان غشاوہ بشریت درمیان نماندہ اشارت می نماید کہ تحریر اعتراضات از بشریت و نفسانیت بود نہ از راہ حقیقت سبحان اللہ ایں است احوال علماء و اولیاء رحمۃ اللہ علیہم واے بر حال جہال حساد و معاندنافہم معاذاللہ حسن عقیدہ موافق اہل سنت وجماعت وعمل برفقہ وتخلق باخلاق صوفیہ واشاعت کثرت انوار نسبت باطن وکمال استقامت کہ حضرت مجددبآن موصوف بودند دلیلے است واضح برحقانیت طریقہ ایشان کہ بیمن تربیت حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ علیہ بطریقہ ومقامات وحالات وعلوم و معارف آن امتیاز یافتہ اند وآنحضرت تحریر آن فرمودہ وعلماء وعقلاء بہ صحت آن شہادت دادہ بعضے علوم ایشان بظاہر درفہم نیاید بتاویل درست می شود تاویل معمول است درطریق مستقیم صوفیہ بعضے اقوال حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ باجوبہ آن نوشتہ می شود قولہ شما ترک ادب بجناب پیرخود کردید (جواب) ایں ثابت نمی شود حضرت مجدد می فرمایند در بعضےاز مکتوبات خود آنچہ مرا از علم ومعرفت حاصل شدہ ہمہ بہ برکت تربیت حضرت خواجہ است قدس سرہٗ درعلم باطن از الف باتا بملکہ مولویت بمحض توجہات علیہ ایشان رسیدہ ام

marfat.com
Marfat.com

بیک توجہ عنایت ایشان آن یافتہ ام کہ اہل مجاہدہ را در سنین حاصل نیست

ہر کہ بہ تبریز یافت یک نظر شمس دین

طعنہ زند بر دہہ و خندہ کند بر چلہ

و بخدمت ہر دو پیرزادہ خود حضرت خواجہ کلان و خواجہ خرد رحمۃ اللہ علیہما کہ اینہا ارادت و بیعت و اخذ فیوض نسبت حضور از حضرت مجدد دارند در مکتوبے میفرمایند "در ادای احسان ہائے والد ماجد امجد شما را اگر سر خود را بر آستان شما بخاک برابر کنم ہیچ نکردہ باشم آنچہ از کمالات ومقامات قرب وعلوم ومعارف ایں حقیر ناچیز را حاصل شدہ ہمہ بواسطہ خواجہ خواجگان شیخ المشایخ امامنا ومرشدنا و ہادینا حضرت خواجہ محمد باقی است رضی اللہ تعالیٰ عنہم" قولہ شما نزول حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناقص نوشتہ اید جواب ایشان وجہ ظہور کثرت خوارق عادات از جناب غوث الثقلین نوشتہ اند کہ عروج ایشان از اکثر اولیاء بلند تر واقع شدہ وجہت کثرت ظہور خوارق گردیدہ وہیچ جا نسبت نقصان نزول بآنحضرت نکردہ اند معاذاللہ آنچہ مقتریان میخواہند میگویند معلوم نیست کہ حضرت شیخ عبدالحق نقصان نزول از کجا نوشتہ اند چنانکہ در کلام ایشان تجسس کردہ شد در ہیچ جا نسبت نقصان بآنجناب نکردہ اند درصورت نقصان نزول افاضہ کم میشود وافادات جناب مبارک حضرت غوث الثقلین برتبہ نیست کہ دراحصائے ماوشما آید حضرت مجدد نوشتہ اند کہ حضرت غوث الثقلین واسطہ فیض ولایت اند و در اعداد اصحاب کبار واہلبیت عظام داخل اند رضی اللہ

marfat.com
Marfat.com

تعالی عنہم و خود را نائب و آنجناب را منیب نوشتہ اندکہ خلیفہ قائم مقام پیر میشود
قولہ شما خود را بمرتبۂ پیغمبر خدا میگویند جواب۔ بداں کہ در آیت شریف یریدون
وجهه جماعت اصحاب را مرید حق سبحانہ تعالی میفرماید و ایت شریف یدالله
فوق ایدیهم نیز اصحاب کرام را مرید حق سبحانہ تعالیٰ می نماید پس آنچہ از آیات
ثابت شود جائے اعتراض چرا گردد و آنچہ میگویند کہ ایشان میفرمایند درین فیض
وہبی واسطہ نیست الحق در فیض کسبی واسطہ را دخل است نہ در فیض وہبی اگر
منصب دارے کہ بواسطہ وزیر معروضات خود بپادشاہ میرسانید پس بسبب
کمال تفضل بادشاہی تا آنکہ بے واسطہ بحضور معروض نماید این ہمہ از کمال
تقرب و جاہ وزیر است در حضرت بادشاہ کہ بندہ او باین مرتبہ رسیدہ است و لا
محذور برفع توسط حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و خود حضرت شیخ
عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ و دیگر علمائے صوفیہ قایل اند ازین بیان حضرت شیخ
ہمسری و مساوات فہمیدہ معترض شدہ اند ایشان خود نوشتہ اند ہمسری کفر است
پس تہمتِ ہمسری با خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بر ایشان
بستن دور از انصاف است و قول حضرت عائشہ صدیقہ وقت نزول آیۃ برأت
ایشان از افک در جواب مادر خود گفتہ بحمد اللہ عزہ تعالیٰ و آیۃ شریف
مامن حسابك علیهم من شیء رفع توسط می نماید **قلت** بدانکہ توسط
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در اتباع عقاید و اعمال و اخلاق حسنہ و
معاملات نیک ہمیشہ ثابت است ثبوت رفع توسط در کلام بزرگان از غلبہ

marfat.com
Marfat.com

احوال است کہ حیلولت ذات پاک واسطہ کائنات علیہ افضل الصلوات در آخر مشہود نمی شود نہ کہ در واقع نیست چنانچہ عینک موجب صفائی نگاہ و روشنی حروف است لیکن در وقت توجہ بحروف ملحوظ نیست معاذ اللہ علم و عمل و اخلاص و محبت و قرب ہمہ بواسطہ آنجناب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جواب ایشان خود در مکتوب نفی مساوات می نمایند می فرمایند شریک دولتم نہ شرکتی کہ ازان ہمسری خیزد کہ آن کفراست بلکہ شرکت خادم با مخدوم بدانکہ در دولت توحید و ایمان و انوار ولایت کہ پیغمبر ما صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خازن و قاسم آن است ہر کہ شریک نیست مسلمان نیست پس شریک شدن بآن مرضی حق سبحانہ است اما در نبوت کہ ختم است برخاتم الرسل صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیچ مسلمان درآں شرکت نمی گوید و نمی اندیشد و آنچہ میگویند کہ ایشان نوشتہ اند بعضے از درجات خلت پیغمبر خدا را بواسطہ فردی از افراد امت حاصل شدہ و ازان ذات خود مراد داشتہ ایشان ہیچ جا ازان فرد خود را مراد ننوشتہ اند بدانکہ امر بطلب صلوۃ ابراہیمی با زیادتی آن ہمہ امت را وارد است حصول آن از بعضے کم و از بعضے زیادہ چنانچہ ثواب حسنات امت موافق این حدیث "الدال علی الخیر کفاعلہ" از ہمہ امت حاصل شدہ از بعضے کم و از بعضے زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمودند کہ مفاتیح و خزائن زمین مرا عنایت کردند وآن خزائن زمین وتسلط برملک بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بواسطہ خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم و

marfat.com
Marfat.com

سلاطین نامدار رحمۃ اللہ سبحانہ علیہم حاصل شدہ و می شود تسلط بر ممالک و محاربات برائے دفع کفار کہ موجب ظہور اسلام و ایمان است واسطہ حصول ثواب است برائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ امر کردہ اند باین امر در رواج دین آمر و مامور ہر دو در ثواب شریک اند و این ثواب واسطہ خلفاء و سلاطین بآنجناب حاصل شد و ترقی درجات بعد انتقال ازین عالم ثابت است پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را خدا خلیل خود اختیار فرمودہ پس امر بصلوٰۃ ابراہیمی و اتباع ملت ابراہیم علیہ السلام برائے زیادتی ان مرتبہ می تواند شد و ثواب بواسطہ امت موافق حدیث الدال علی الخیر کفاعلہ حاصل است پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تاقیامت دقائق فقہ و دقائق اسرار تصوف بواسطہ مجتہدان و صوفیہ ظہور یافتہ بے تاملے مبادا بلفظ حصول گوید معاذاللہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

صلی اللہ علیک و بارک وسلم آنچہ میگویند ایشان خود را مجدد نوشتہ اند درین چہ قباحت است درحدیث شریف آمدہ کہ بعد ہر مأیۃ مجددے پیدا می شود کہ امر امت را تازہ می نماید مجدد در سلاطین چنانچہ عمر بن عبدالعزیز و مجدد در امور دین در علماء چنانچہ امام شافعی و مجدد در صوفیہ معروف کرخی و در اسرار علم امام غزالی و مجدد در افاضہ فیوض باکثرت خوارق حضرت غوث الاعظم این مجددان امر امتہ را تقویت فرمودہ اند و شیخ جلال الدین سیوطی درحدیث مجدد

marfat.com
Marfat.com

است وعلم حدیث را رواج بخشیده وحضرت مجدد الف ثانی در بیان مقامات طریقت وحقیقت ممتاز اند رسوخ رواج دادن در علم دین باکثرت افشائے انوار فیوض دلیل است بر مجدد بودن آن اکابر ہم چنیں کثرت فیوض وافادات کہ صحبت مبارک ایشان و اسرار توحید و شہود وحدت در کثرت و نسبت حضور و یادداشت و مراتب کمالات نبوت و حقائق الہیہ و حقائق انبیاء علیہم السلام کہ بے مجاہدات و ریاضات درصحبت ایشان در اندک زمان دست میداد سالکان را بردرجات ولایات ترقی حاصل میشد از دلائل مجدد بودن ایشان است رضی اللہ تعالی عنہم آنچہ میگویند ایشان خود را از امیرالمومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہم افضل نوشتہ اند معاذاللہ این افترائے مفتریان است ایشان ادنی صحابی را از اولیا بہتر میدانند میفرمایند بشرف صحبت مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ صحابہ را رضی اللہ تعالی عنہم حاصل بود اویس قرنی وعمر بن عبدالعزیز بہ ہیچ صحابی نمیرسند بجناب حضرت خواجہ نوشتہ اندکہ مقامی بس شگرف مرتفع منقش و ملون بنظر آمد ومحاذی آن مقامی دیگر کہ بانعکاس نقوش والوان آن رنگین است ظاہر شد آن مقام مرتفع از حضرت خلیفہ اول است رضی اللہ تعالی عنہ وثانی از من ظاہر است ہرکمالیکہ در پیر می باشد باطن مرید بانعکاس آن ملون میشود مرید مقتبس است از انوار پیر مگر این مقام اندکے رفعتی دارد چنانچہ صفہ را ارتفاع باشد پس ہیچ فضل ثابت نشد دیگر حضرت خواجہ درین دید ایشان قدحی نکردند آنچہ میگویند کہ ایشان

marfat.com
Marfat.com

رسالہ در معراج خود نوشتہ اند و سبقت اسپ خود از اسپ پیغمبر خدا ثابت نمودہ این ہمہ از مفتریات دروغ گویان است ہیچ جا ایں چنین نفرمودہ اند ایشان از اولیائے خدا اند و افترا و کذب صفت اولیاء نیست آنچہ میگویند کہ ایشان درطریقہ خود مقامات عالیہ بسیار بیان نمودہ اند و آن مستلزم قصور بزرگان است حضرت غوث الثقلین درغنیۃ الطالبین کہ تصنیف ایشان است در فضل ادب مرید با شیخ زیادتی مرید بر شیخ نوشتہ اند حاصل آنکہ گاہ باشد کہ مرید را بعد رسیدن بعلوم و مقامات شیخ حضرت حق سبحانہ متولی تربیت میگردد و بکمالات و حالات دیگر میرسد قولہ فی الغنیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیتولی الحق عزوجل تربیتہ وتہذیبہ ویوفقہ علی معنی خفیت علی الشیخ فیستغنی بربہ عن الغیر انتہیٰ پس باین تقریر حضرت غوث الثقلین زیادتی مرید بر شیخ ثابت شدہ ایشان خود را می نویسند ایں کمینہ رذیل زلہ خوار خوان نعم این اکابر است بانواع نعم این حقیر را تربیت فرمودہ اند نوشتہ اند کہ این فقیر را کہ حضرت خواجہ قطب الدین مددگار ترقی شدہ اند حضرت غوث الثقلین بتوجہات شریفہ امدادہا فرمودند بدانکہ درین کلام شریف رفع توسط ثابت میشود ظاہراست کہ ازملت محمدی کہ جامع کمالات عالیہ است بملل انبیاء علیہم السلام ہیچ مقصتی راہ نیافتہ حق تعالیٰ موافق حکمت بالغہ خود ہر کہ خواست بکمالے ممتاز فرمود و ہر کمال الہی واجب التعظیم است حضرت مجدد در طریقہ جدیدہ خود کہ متضمن دہ لطیفہ است در ہر لطیفہ کیفیات و علوم و انوار جدا

marfat.com
Marfat.com

جدا بیان فرموده سوائے آن ہم تحریر کرده اند و عالمے را از علماء وعقلاء بهره یاب ساخته اند وآن اصطلاحات و مقامات بشهادت جماعت کثیره ثابت شده که احتمال وہم و خطا نماند جزاہم الله تعالیٰ خیرالجزاء مقامات قرب را در ذوق و شوق واستغراق وبیخودی منحصر داشتن خلاف آیته شریفه است ولا یحیطون به علما فضل ثابت است مگر تمام مقامات طریقه ایشان همه متوسلان را حاصل نمی شود لهذا در احوال متوسلان طریقه ایشان اختلاف بسیار است و از مراتب مزید قرب کے کسی را اطلاع نیست مگر پیشینیاں رابر متاخران فضل ثابت است بسبب تربیت و تلقین باین همه گفته اند که حضرت غوث الثقلین و حضرت شیخ شهاب الدین و حضرت علاؤ الدوله سمنانے و حضرت سلطان نظام الدین و حضرت شاه نقشبند رحمة الله علیهم در کمالات سبقت داشتند ازپیشینیاں اگرکسی درمتاخرین بوفور فیوض و حالات ممتاز باشد در شرع شریف منعی ندارد وآنچه میگویند که ایشان اولیاء را در ظلال تجلیات الهیه گفته اند برتو ظاہر است که اصحاب کبار رضی الله تعالیٰ عنهم باقصیٰ درجات قرب رسیده اند وآن درجات اصول تجلیات است و ہیچ ولی بمرتبه ء صحابی نمیرسد پس سیراصحاب کرام دراصول مقامات باشد وسیر اولیاء عظام در ظلال آن و سیر تجلیات ظلال اسما وصفات را در اصطلاح خود ولایت صغریٰ مقررکردن و سیراصول تجلیات را در ولایت کبریٰ نام نمودن درشرع وعقل منع نیست محبت هم مانع نتواند شد بدانکه موافقت این آیه شریفه ربّ زدنی علما امر

marfat.com
Marfat.com

بحصول ترقی است درمراتب علم وعلمے کہ نقد وقت باشد ازان اعراض ضرور تاعلم و مشاہدہ ومعرفت در درجات عالیہ قرب او سبحانہ دست دہد آنچہ میگویند ایشان کلمات فخر و مباہات خود بیان کردہ اند کلمات مباہات از بزرگان بسیار مرویست در وقت ظہور نسبت بقائیہ و عروجات افتخار و مباہات ظاہر میشود در وقت ظہور نسبت فنائیہ غلبہ دید قصورپیدا می شود حضرت مجدد میفرمایند کاتب یمین خود را بیکار می یابم و خود را از کافر فرنگ بدتر تکیف ازکبرای دین

من آں خاکم کہ ابر نوبہاری　　کند از لطف بر من قطرہ باری

وآنکہ میگویند کہ ایشاں انکار توحید وجودی می نمایند ایشان ہرگز انکار توحید وجودی نکردہ اند می گویند کہ ایں معرفت در راہ می آید و معارف دیگر بعدزان دست می دہد ایشان ازحال خود چنیں نوشتہ اند کہ از صحبت والد ماجد خود کہ از خلفاء حضرت شیخ عبدالقدوس بودند رحمۃ اللہ علیہم رسایل توحید خواندہ علم این معرفت حاصل نمودہ بودم پس بہ یمن تربیت حضرت خواجہ قدس سرہ علم آن معرفت معائنہ شد و از دانستن بشہود عیان مبدل شد مدتے مغلوب الاحوال این معرفت بودم اللہ تعالیٰ بفضل خود معرفتے دیگر عطا فرمود کہ آن موافق کتاب و سنت است بے تاویل پس ایں معرفت در راہ پیش می آید واز غلبہ محبت عذرے دارد و حضرت شیخ ابن عربی را رحمۃ اللہ علیہ سند وتمسک متقدمان و متاخران نوشتہ اند میفرمایند کہ مارا نیز از کلام ایشان فوایدرسیدہ است و خطی حاصل شدہ جزاہ اللہ بدانکہ درکلام الٰہی سبحانہ وکلام پیغمبر خدا صلی اللہ

marfat.com
Marfat.com

علیه وآله وسلم سخنا ست که بے تاویل فہم دران قاصر است وہم چنین درکلام اولیا سخنا است که آنجا تاویل باید نمود تا گمان نیک که مامور به است از دست نرود ہر تاویلے که در کلام اولیاء کرام نمایند از غلبه سکر یا تحدیث نعمت یا ترغیب طالبان یاعدم مساعدت الفاظ بمعنی و آن درکلام حضرت مجدد نیز جاریست صلی الله تعالیٰ علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه و بارك وسلم حضرت شیخ عبدالحق رحمة الله در شرح فارسی رساله فتوح الغیب تصنیف حضرت غوث الثقلین رضی الله تعالیٰ عنهم نوشته اندگاه اسرار دقیقه و علوم غامضه برقلوب عرفاء وارد میشود عبارت بآن کفایت نمی کند پس تسلیم و تفویض آن بعلم حضرت علیم مطلق سبحانه باید نمود وزبان انکار نه باید کشود بدانکه حاصل اخذ طریقه صوفیه کمشتل عقیده صحیح اہل سنت وجماعت موافق تحریر نقول وتخلق باخلاق بطور صوفیه علیه وعمل موافق فقه واجتناب بدعتها وحصول احوال سنیه است که ہردلهائے اہل محبت وارد میشود الحمدلله که بعنایت آلهی درین طریقه این مراتب دست میدہد الله تعالیٰ این کمینه را نیز ازین طریقه شریفه فیوض نسبتها کرامت فرماید بلکه جمیع طالبان حق راتا دریابند که کمالات باطن را نهایتے نیست والحمدلله اولاً وآخراً والصلوٰة والسلام علی محمد وآله واصحابه اجمعین تکفیر کسے بے دانستن مراد کلام اوسخت منع است گفته اند اگر در شخصے ہفتاد وجه کفر باشد ویک وجه اسلام اورا کافر نباید گفت تکفیر کسے که بکفر سزاوار نیست بقائل عاید میگردد این چنین است در حدیث شریف

marfat.com
Marfat.com

علی صاحبه افضل الصلوات و التحیات وآله واصحابه اجمعین
معترضان حضرت علیهم الرحمة اعتراض دارند که شما درجات متابعت بسیار
میگوئند و نظر باعمال آنحضرت از مجاهدات و غزوات درشما هیچ نیست جواب
درفرائض و واجبات وسنن موکده اتباع لازم است و ازین مجاهدات و
ریاضات بمقدور کے مقصر نیست بلکه گویم این غلبات جوع و طول قیام و
قنوت درتهجد که قدم مبارك ورم می نمود وسبقت درمحاربات خاصه آنحضرت
است فرمودهٔ امیرالمومنین علی رضی الله تعالیٰ عنهم ما درشدت حرب پناه
بانحضرت میگرفتیم پس درجهاد اصغر و در جهاد اکبر استطاعت شرط است
معترضان ومقتدایان شما نیز مقصر اند مگر بمقدور یسّروا ولا تعسّروا و خذوا
من الاعمال ماتطیقون یریدالله بکم الیسر ا الله تعالیٰ محن ومشاق را
آسان نموده است فالحمدلله دیگر آنکه ایشان نفرموده اند که درجمیع اعمال
آنحضرت متابعت کرده میشود درعقاید واعمال فقه واذکار قلبیه واحوال باطن ودر
هبوط و عروج نسبت باطن متابعت داریم برتو پوشیده نیست که بدون این
درجات متابعت کے ولی نمیشود واین شور وغوغائے ازنافهمیٔ کلام ایشان
است مگر این لفظ که ازکمال متابعت اتحادے به متبوع پیدا می شود عزیزان فنا
فی الشیخ فنا فی الرسول فنا فی الله اصطلاح مقرر دارند از فنا فی الرسول انصباغ
برنگ کمالات آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم مراد داشته اند وهمین
مراد کلام ایشان است بے محابا وبے لحاظ خودرا وممکنات راخدا میگویند تاب

marfat.com
Marfat.com

الله علیکم وضع شرع شریف و نزول قرآن مجید بر غیریت است کلام اہل سکر حجت نیست ایشان از ظہور پرتو کمالات آنحضرت درتابع اتحاد بآنجناب فرمودہ اند و مشہور است کہ محمد را بنمود کہ مرا چنیں باید بود ایشان بہ بندہ خاص اتحاد ثابت می نمایند و شما اتحاد بخدا سبحانہ تعالیٰ اللہ عن ذالك جناب معترض چشمے پوشیدہ بے تأمل اعتراضات می نماید تا مردم را از طریقہ ایشان کہ صراط مستقیم است باز دارد و برین مشك خاشاك تواں افشاند کہ بوئے خوش مشك پنہان نماند معترض رحمۃ اللہ علیہ افادہ می کند کہ درویشان اول عہد بر فضل فقر از غنا می گرفتند و ایشان میل بغنا و اسباب دنیا دارند ایں غلط است ثابت نیست میفرمایند آستان نشینی فقرا بہ از صدر آرائی اغنیا است می فرمایند درویشان اینجا اگرچہ وجہ معلوم ندارند برزق مضمون فراغتہا دارند گوئیم کہ برائے حاجات ضروری خود و تفقد حال فقرا طلب غنا محمود است حضرت سلیمان علیہ السلام و امیر المومنین عثمان و عبدالرحمان بن عوف و صحابہ بعد آنحضرت اسباب دنیاوی بسیار داشتند و در مراتب قرب آنجماعۃ ہیچ منقصتے راہ نیافت این است عقیدۂ اہل سنت و جماعۃ اختلاف است در فضل فقر مع الصبر و فضل غنا مع الشکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ طاقت بار فاقہ داشتند فقر اختیار کردہ اند میفرمایند ابیت عند ربی فیطعمنی ویسقینی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس اگر ضعف در عبادت از فقر باشد غنا کہ موجب قوت در طاعۃ گردد افضل باشد از فقر کہ بر اغنیاء شاکرین زباں دراز فرمودہ غافل شدن

marfat.com
Marfat.com

است ازین حدیث ذلك فضل الله یوتیه من یشاء کہ دربارۂ دولت مندان شاکر فرمودہ پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم کمترین درویشان بلکہ خاکپائے ایشان عبدالله معروف بغلام علی عفی عنہ مصافحہ بیعت در طریقہ شریفہ قادریہ نمودہ و بحضرات چشتیہ نیاز و اخلاص دارد اما اذکار و اشغال و مراقبات وکسب نسبت باطن از خاندان عالیشان بزرگان نقشبندیہ مجددیہ رحمۃ الله علیہم نمودہ است پس حق بزرگان مجددی برین فقیر ثابت است لہذا این رسالہ مختصر را برائے مخلصان این طریقہ تحریر نمودہ در دفع اعتراضات کافی است و حاجت رسایل مبسوط نیست الله تعالیٰ بیمن توسل بذیل عنایت حضرات این خاندان علیہم الرضوان ایں عمل این عاجز را قبول نمودہ سزاوار رضا وعطائے این اکابر فرماید و دوام رضائے خود و شوق لقاء روح افزاء و اتباع حضرت مصطفیٰ وحسن خاتمہ کرامت نماید آمین وصلی الله تعالیٰ علیه وآله واصحابه اجمعین وبارك وسلم

marfat.com
Marfat.com

رسالہ در جواب اعتراضات شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

بر کلام حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

علامہ رب نواز اجمیری

marfat.com
Marfat.com

مکتوب ہشتاد ہشتم (رسالہ ششم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جان لیجئے کہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے ان اعتراضات کے جوابات جو نافہموں نے ان کے کلام پر کئے ہیں، اپنے مکتوبات میں خود تحریر فرمائے ہیں ضرورت تو نہیں کہ کوئی دوسرا ان کے جوابات لکھے۔ آپ کے تمام مخلصین اور فرزندان نے ان اعتراض کے رفع کرنے میں سعی عظیم کی ہے۔ آپ کے فرزند ارجمند حضرت شاہ یحییٰ، حضرت محمد فرخ و حضرت عبدالاحد آپ کے نبیرگان، مرزا محمد بیگ بدخشی نے مکہ شریف میں، حضرت شاہ ولی اللہ محدث، قاضی ثناء اللہ (پانی پتی) اور آپ کے دیگر عزیز مخلصین نے ان اعتراضات پر رد کیلئے خامہ فرسائی فرمائی ہے۔ جو شخص صوفیہ عالیہ کی عبارت کی تاویل جانتا ہے اس کے نزدیک تو کوئی جائے اعتراض نہیں ہے یا وہ گولوگوں کے اعتراضات نے حضرت مجدد پر طعن کرنے پر دلیر بنا کر جو شیخ عبدالحق نے تحریر کیا وہ علماء ظاہر کے کلام کے قبیل میں سے ہے۔ جبکہ حضرت مجدد کا کلام بطورِ علمائے باطن ہے، ان کا جہاں اور ہے ان کا مقام اور ہے۔ اعتراض کہاں ہے؟ جان لیجئے کہ جناب شیخ حضرت عبدالحق نے اکابر قادریہ اور چشتیہ وغیرہم سے استفادہ کے بعد حضرت خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ علیہ سے استفاضہ کیا ہے۔

حضرت خواجہ کی صحبت کی برکت سے نسبتِ نقشبندیہ کا حضور حاصل ہوا اور یہ

marfat.com
Marfat.com

مطلب انہوں نے رسالہ بیان سلاسل مشائخ میں خود تحریر کیا ہے اور رسالہ توصیل المرید الی المراد میں لکھا ہے کہ اہل انصاف کے نزدیک طریقہ نقشبندیہ تمام طریقوں سے قریب ترین ہے اور فنا و بقاء کے حصول کے لئے اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہے اور رسالہ انکار میں حضرت مجدد کے بارے میں لکھا ہے کہ جیسی محبت مجھے آپ سے ہے ویسی محبت کسی اور کو آپ سے نہ ہوگی۔ آپ عزیز ہیں اور آپ کا طریقہ بھی عزیز ہے۔ حضرت خواجہ آپ کا بے شمار اثبات فرماتے تھے۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ میں ایک بار آپ کے بارے میں جناب الٰہی سبحانہٗ میں متوجہ تھا کہ یہ مقامات جو آپ ارشاد فرماتے ہیں حق ہیں یا ان کی کوئی اصل نہیں۔ آیۃ شریفہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رفع اشتباہ میں نازل شدہ ہے آپ کے بارہ میں فقیر کے باطن میں وارد ہوئی (حضرت مجدد الف ثانی کے حق میں حضرت عبدالحق کے دل پر نازل ہوئی) پس تامل ضرور ہے۔

وہ آیت شریفہ یہ ہے وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ [1] الخ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام برحق تھے فرعون کو انکار کے سبب اس کے غرق ہونے، ملک تباہ ہونے کی سزا ملی اور سزا ملنے پر آیت شریفہ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ دلالت کرتی ہے۔

میں کہتا ہوں اس آیت سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ حضرت مجدد کی اتباع حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کی مانند برحق ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ نافہم لوگ آنجناب کے کلام کو سمجھ نہیں پائے جیسے آل فرعون نہ سمجھ سکے، معاذ اللہ، موسیٰ علیہ السلام کی حقیقت کے رفع اشتباہ جیسی صورت حالات حضرت شیخ عبدالحق کے دل پر حضرت مجدد کے حق میں نازل ہوئی ہے پس مقامِ غور ہے

ایک مکتوب میں جو حضرت میرزا حسام الدین خلیفہ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ

---

[1] المؤمن ۴۰:۲۸

marfat.com
Marfat.com

محمد باقی رحمۃ اللہ علیہ کے نام لکھا گیا ہے کہ وہ غبار جو فقیر کو حضرت شیخ احمد کے بارے میں تھا رفع ہو گیا اور بشریت کا پردہ نہ رہا۔ ذوق و وجدان کے سبب دل میں ایک چیز وارد ہوئی ہے کہ اس طرح کے عزیزوں کے ساتھ کدورت نہیں ہونی چاہئے سبحان اللہ، اللہ مقلب القلوب ہے ظاہر بین لوگ اسے دور از کار ہی جانیں گے۔

حاصل آنکہ اگر حضرت شیخ عبدالحق، حضرت مجدد کے مکتوبات کا مطالعہ فرما لیتے اور حضرت خواجہ (محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال) کے بعد آپ (حضرت مجدد) سے ملاقات کرتے تو ہرگز انکار نہ کرتے۔ جو کچھ غیر ذمہ دار لوگوں کی زبان سے سنا اس پر مصروف عمل ہو گئے کوئی ثبوت بھی نہ پیش کر سکے۔ ان کا یہ قول ''غشاوہ بشریت درمیان نماند'' سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اعتراضات کی تحریر بشریت و نفسانیت کی وجہ سے تھی نہ کہ از روئے حقیقت، سبحان اللہ یہ علماء و اولیاء رحمۃ اللہ علیہم کے احوال ہیں ہائے افسوس! جہلا، حاسدین اور بے سمجھ معاندین کے حال پر کہ جنہوں نے کلام مجدد کی حقیقت کو نہ سمجھا، معاذ اللہ!

اہل سنت و جماعت کے مطابق بہترین عقیدہ، فقہ پر عمل، اخلاق صوفیہ سے متخلق، نسبتِ باطن کے کثرت انوار کی اشاعت اور کمال استقامت کہ جن سے حضرت مجدد موصوف تھے، آپ کے طریقہ کی حقانیت پر واضح دلیل ہے حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کی برکت سے طریقت، مقامات، احوال اور علوم و معارف میں انہوں نے امتیاز حاصل کیا ہے۔ اور آنحضرت (مجدد) نے وہ تحریر فرمایا کہ علماء و عقلاء نے اس کی صحت کی شہادت دی ہے۔ آپ کے بعض علوم بظاہر فہم میں نہیں آتے، مگر تاویل سے درست ہو جاتے ہیں صوفیہ کے طریق مستقیم میں تاویل معمول ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اقوال بقید جوابات لکھے جا رہے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

قول شیخ عبدالحق: آپ اپنے پیر کی جناب میں ترکِ ادب فرماتے ہیں۔

جواب: یہ ثابت نہیں ہے حضرت مجدد اپنے بعض مکتوبات میں فرماتے ہیں جو کچھ مجھے علم ومعرفت حاصل ہوا سب کا سب حضرت خواجہ قدس سرہٗ کی تربیت کی برکت سے ہے علم باطن میں الف۔ با سے لے کر ملکہء مولویت تک محض ان کی توجہات عالیہ سے میں پہنچا ہوں۔ان کی ایک توجہ سے میں نے وہ کچھ پایا ہے کہ اہل مجاہدہ کو سالوں میں بھی حاصل نہیں ہوا۔ ع

ہر کہ بہ تبریز یافت یک نظر شمس دین
طعنہ زند بر دَہہ و خندہ کند بر چلہ

شمس دین نے تبریز کی ایک نظر سے وہ کچھ پایا ہے جو اوروں کے دہے پر طعنہ زنی کرتا اور چلہ کا مذاق اڑاتا ہے۔

اپنے دونوں پیرزادوں حضرات خواجہ کلاں وخواجہ خورد رحمۃ اللہ علیہما جو کہ ارادت وبیعت اور نسبتِ حضور کا اخذِ فیض حضرت مجدد سے رکھتے ہیں انہیں ایک مکتوب میں فرماتے ہیں

''آنجناب کے والد ماجد کے احسانات کی ادائیگی میں اگر اپنا سر آپ کے آستانہ پر خاک زمین کے برابر کردوں تو پھر بھی میں نے کچھ نہیں کیا ہے۔ جو کچھ کمالات، مقامات قرب اور علوم ومعارف اس حقیر ناچیز کو حاصل ہوئے ہیں وہ سب خواجہ خواجگان شیخ المشائخ امامنا ومرشدنا وہادینا حضرت خواجہ محمد باقی ﷺ کے توسط سے حاصل ہوئے ہیں۔

قول شیخ عبدالحق: آپ نے حضرت غوث الثقلین ﷺ کے نزول کو ناقص لکھا

جواب: حضرت مجدد نے اس کی وجہ جناب غوث الثقلین سے کثرتِ خوارقِ عادات کا ظہور لکھا ہے کیونکہ ان کا عروج اکثر اولیاء سے بلند تر واقع ہوا ہے جو کثرتِ ظہور خوارق

marfat.com
Marfat.com

کی وجہ ہوگیا۔ کسی جگہ بھی حضرت مجدد نے نقصانِ نزول کی نسبت ان کی طرف نہیں کی۔ (معاذ اللہ)

افترا پرداز لوگ تو جو کہتے ہیں کہتے رہیں۔ معلوم نہیں کہ حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے نقصانِ نزول کہاں سے لکھ دیا ہے۔ جس قدر بھی آپ (حضرت مجدد) کے کلام میں تجسس کیا گیا کسی مقام پر بھی حضرت غوث اعظم کی طرف نسبتِ نقصان نہیں کی ہے۔ نقصانِ نزول کی صورت میں افاضہ کم ہوتا ہے مگر حضرت غوث الثقلین کی ذات پاک سے افادات اس مرتبہ کے نہیں ہیں جو ہمارے تمہارے شمار میں آجائیں۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت غوث الثقلین فیض ولایت کا واسطہ ہیں کہ وہ فیض رسانی میں اصحاب کبار و اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم کے زمرہ میں داخل ہیں اور حضرت مجدد نے خود کو نائب اور آنجناب کو منیب تحریر کیا ہے کیوں کہ خلیفہ پیر کا قائم مقام ہوتا ہے۔

قولہ: آپ خود کو ہم پرّہ پیغمبر خدا کہتے ہیں۔

جواب: جان لیجئے کہ آیت شریفہ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ [1] میں جماعتِ صحابہ کو حق سبحانہٗ تعالیٰ کا مرید فرمایا گیا ہے اور آیت شریفہ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ [2] بھی اصحاب کرام کو حق سبحانہ تعالیٰ کا مرید ظاہر کرتی ہے۔ پس جو آیات قرآنیہ سے ثابت ہو جائے وہ جائے اعتراض کیوں کر ہو اور وہ جو کہتے ہیں کہ حضرت مجدد فرماتے ہیں کہ اس وہبی فیض میں کوئی واسطہ نہیں ہے، حق ہے کہ کسبی فیض میں واسطہ کو دخل ہے نہ کہ فیضِ وہبی میں۔

اگر کوئی منصب دار وزیر کے وسیلہ (واسطہ) کے ذریعے سے اپنی معروضات بادشاہ تک پہنچائے یا بلا واسطہ بادشاہ کے حضور عرض پرداز ہو تو یہ سب بادشاہ کے حضور وزیر کے جاہ و تقرب کا کمال ہے کہ اس کا بندہ اس مرتبہ تک پہنچا ہوا ہے۔ یہ رفع توسط

---

[1] الانعام ۶:۵۲ [2] الفتح ۴۸:۱۰

marfat.com
Marfat.com

متذر (خلاف عقل) نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور خود حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء صوفیہ اس بیان کے قائل ہیں۔

حضرت شیخ اس بیان سے ہمسری اور مساوات سمجھتے ہوئے معترض ہوئے ہیں۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے خود تحریر فرمایا ہے کہ ہمسری کفر ہے[1] لہٰذا آپ پر خاتم المرسلین ﷺ کے ساتھ ہمسری کی تہمت لگانا انصاف سے بعید ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا افک سے براءت کی آیت کے نزول کے وقت خود فرمانا کہ اَحْمَدُ اللّٰہَ لَا غَیْرَ[2] اور آیت شریفہ **مامن حسابك عليهم من شيء**[3] رفع توسط ظاہر کرتا ہے (یعنی توسط کی ضرورت باقی نہیں رہتی) میں کہتا ہوں تجھے جان لینا چاہئے کہ پیغمبر خدا ﷺ کا توسط عقائد، اعمال، اخلاق حسنہ اور نیک معاملات کی اتباع میں ہمیشہ ثابت ہے اور رفع توسط (واسطہ کا اٹھ جانا) کا ثبوت بزرگوں کے کلام میں غلبہء احوال کی وجہ سے ہے کیونکہ واسطہء کائنات علیہ افضل الصلوات کی ذاتِ پاک کی حیلولیت منتہائے سلوک میں سالکین کو مشہود نہیں ہوتی نہ کہ واقعی ہی ایسا ہے۔

جیسا کہ عینک صفائی نظر اور حروف کی روشنی کا سبب تو ہے لیکن حروف پر توجہ کے وقت ملحوظ نہیں ہوتی۔ علم و عمل، اخلاص و محبت اور قرب سب آنجناب مقدس ﷺ کے واسطہ سے ہیں۔

قولہ: آپ نے خود کو شریکِ دولت لکھا ہے اور یہ پیغمبر خدا ﷺ کے ساتھ مساوات کو مستلزم ہے۔

جواب: حضرت مجدد نفی مساوات کا اظہار کرتے ہوئے ایک مکتوب[4] میں فرماتے ہیں میں شریک دولت ہوں ایسی شرکت نہیں کہ جس سے ہمسری کا شائبہ پیدا ہوتا ہو

---

[1] دفتر سوم۔ مکتوب ۸۷ [2] فی روایۃ البخاری وَلَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰہَ رقم الحدیث: ۲۶۶۱

[3] الانعام ۶: ۵۲ [4] دفتر سوم مکتوب: ۸۷

marfat.com
Marfat.com

کیونکہ وہ تو کفر ہے بلکہ اس شرکت سے مراد خادم کی مخدوم کے ساتھ شرکت ہے۔ جان لیجئے کہ توحید و ایمان اور انوار ولایت کی دولت کہ ہمارے پیغمبر ﷺ جس کے خازن وقاسم میں جو شریک نہیں وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔ پس آنحضور ﷺ کے ساتھ شریک ہونا حق سبحانہٗ کی مرضی ہے۔

البتہ نبوت میں جو حضور ﷺ پر ختم ہے کوئی مسلمان اس میں شرکت کا دعویدار نہیں اور نہ ہی ایسا سوچنے کا روادار ہے۔

قولہٗ اور یہ جو کہتے ہیں کہ حضرت مجدد نے تحریر فرمایا ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ کو بعض درجات خُلّت افراد امت میں سے کسی فرد کے ذریعے حاصل ہوئے ہیں اور اس فرد کی ذات سے خود اپنی ذات مراد لی ہے۔

جواب: آنجناب حضرت مجدد نے کسی جگہ بھی خود اپنی ذات کو اس فرد سے مراد نہیں لیا ہے۔ جان لیجئے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ذات ستودہ صفات پر دعائے صلوٰۃ ان کے درجات عالیہ کی رفعت و بلندی کیلئے تمام امت کیلئے وارد ہے۔ اس کا حصول بعضوں سے کم اور بعضوں سے زیادہ ہے۔ چنانچہ امت کے حسنات کا ثواب اس حدیث کے موافق ہے "الدال علی الخیر کفاعلہ" تمام امت سے حاصل ہے بعضوں سے کم اور بعضوں سے زیادہ۔ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ زمین کے خزانوں کی چابیاں مجھے عطا کی گئی ہیں اور وہ زمین کے خزانے اور ملک پر تسلط و تصرف پیغمبر خدا ﷺ کے بعد خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سلاطین نامدار رحمۃ اللہ سبحانہ علیہم کے واسطہ سے حاصل ہوا ممالک پر تسلط اور جنگوں میں کفار کا دفعیہ جو اسلام اور ایمان کے ظہور کا موجب ہے ہوتا رہے گا اور پیغمبر خدا ﷺ کے لئے حصول ثواب کا واسطہ (ذریعہ) ہے کہ جنہوں نے اس حکم کی بجا آوری کا حکم دیا ہے۔ ترویج دین کے بارے میں یہ اس حکم کی بناء پر آمر و مامور دونوں ثواب میں شریک ہیں اور یہ ثواب

marfat.com
Marfat.com

بواسطہ، خلفاء وسلاطین آنجناب کو پیش ہوا اور اس عالم فناء سے انتقال کے بعد ترقی درجات ثابت ہے۔

پیغمبر خدا ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل منتخب فرمایا۔ پس صلوٰۃ ابراہیمی کا حکم اور ملت ابراہیمی کا اتباع اس مرتبہ کی زیادتی کیلئے ہے اور ثواب بواسطہ امت بموافق حدیث ''الدال علی الخیر کفاعلہ'' پیغمبر خدا ﷺ کو قیامت تک کیلئے پیش ہوتا رہے گا۔

فقہ کی باریکیاں، اسرارِ تصوف کے دقائق مجتہدین اور صوفیہ کی وساطت سے ظہور پاتے رہیں گے حصول کا لفظ خدانخواستہ بے تامل کہا..... پناہ بخدا!

حق یہ ہے کہ

بعداز خدا بزرگ توئی قصہ مختصر (ﷺ)

اعتراض من جانب شاہ عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی ہے کہ حضرت مجدد نے اپنے آپ کو مجدد لکھا ہے۔

جواب: اس میں کیا قباحت ہے حدیث شریف میں وارد ہے کہ ہر صدی کے بعد ایک مجدد پیدا ہوتا ہے تا کہ امت کے امور کو تازگی بخشے اور مجددین کی تفصیل یوں ہے۔

۱ ..... سلاطین میں مجدد حضرت عمر بن عبدالعزیز

۲ ..... امور دین میں مجدد حضرت امام شافعی

۳ ..... صوفیہ میں مجدد حضرت معروف کرخی

۴ ..... اسرارِ علم میں مجدد حضرت امام غزالی

۵ ..... کثرت خوارق کے ذریعے فیض رسانی میں مجدد حضرت غوث الاعظم ہیں

ان مجددین نے امور امت کو تقویت ارزانی کی

۶ ..... حدیث میں مجدد شیخ جلال الدین سیوطی نے علم حدیث کی ترویج کی۔

marfat.com

Marfat.com

۷..... حضرت مجدد الف ثانی مقامات طریقت و حقیقت میں ممتاز ہیں اور علم دین کو کثرتِ افشاء انوار کے ساتھ ترویج دینے میں رسوخ آپ کا مجدد ہونا ہے۔ یونہی اکابرین کو کثرتِ فیوض و افادات جو ان کی صحبت مبارک، اسرارِ توحید، شہود وحدت در کثرت، نسبتِ حضور، یادداشت، مراتبِ کمالات نبوت، حقائق الٰہیہ اور حقائق انبیاء علیہم السلام جو مجاہدات و ریاضات کے بغیر ان کی صحبت میں قلیل عرصہ میں میسر ہوئے اور سالکین کو درجات ولایت پر ترقی حاصل ہوئی ان کے مجدد ہونے کے دلائل ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ کا اعتراض یہ بھی ہے کہ

حضرت مجدد نے اپنے آپ کو امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل تحریر کیا ہے۔

جواب: معاذ اللہ یہ افترا پردازوں کی محض افترا پردازی ہے وہ تو ایک ادنیٰ صحابی کو بھی اولیاء سے بہتر جانتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں آنحضرت ﷺ کے شرفِ صحبت سے جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو حاصل ہوئی خواجہ اویس قرنی اور حضرت عمر بن عبدالعزیز بھی کسی صحابی کے درجہ تک نہیں پہنچے۔ آپ حضرت خواجہ کی خدمت بابرکت میں لکھتے ہیں

وہ ایسا عجیب بزرگ مقام ہے جو مرتفع، منقش اور رنگین نظر آتا ہے اس کے برابر ایک دوسرا مقام ہے جو ان نقوش والوان کے پرتو سے رنگین ہے۔ ظاہر ہے وہ مقام مرتفع حضرت خلیفہ اول کا ہے اور دوسرا میرا ہے نیز ظاہر ہے ہر وہ کمال جو پیر میں ہوتا ہے مرید کا باطن اس کے انعکاس سے رنگین ہوتا ہے۔ مرید پیر کے انوار سے اقتباس کرتا ہے مگر یہ مقام قدرے بلند ہے جیسے چبوترا بلند ہوتا ہے۔ پس کوئی فضیلت ثابت نہ ہوئی۔ علاوہ ازیں حضرت خواجہ نے اسے ملاحظہ فرما کر حضرت مجدد کی کوئی ردّ و قدح نہیں فرمائی۔

قولہٗ: شاہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے مجدد الف ثانی پر اعتراض وارد کیا ہے کہ حضرت مجدد نے اپنی معراج میں رسالہ لکھا ہے جس سے مجدد الف ثانی کے گھوڑے کی پیغمبر خدا ﷺ

marfat.com
Marfat.com

کے گھوڑے پر سبقت ثابت ہوتی ہے۔

جواب: یہ سب جھوٹوں کی افترا پردازی ہے۔ حضرت مجدد نے کسی جگہ اس طرح نہیں فرمایا ہے۔ وہ اولیاء اللہ میں سے ہیں اور افترا پردازی اور کذب بیانی اولیاء کی صفت نہیں ہے۔ معترضین نے یہ جو کہا ہے کہ مجدد صاحب نے اپنے طریقہ میں بکثرت مقامات عالیہ بیان فرمائے ہیں اور ایسے بیانات بزرگوں کے قصور کو لازم کرتے ہیں۔

حضرت غوث الثقلین اپنی تصنیف ''غنیۃ الطالبین''، فصل ادبِ مرید بر شیخ، میں مرید کی شیخ پر فضیلت لکھتے ہیں، جس کا ماحصل یہ ہے کہ مرید شیخ کے علوم و مقامات تک رسائی کے بعد حق سبحانہ تعالیٰ اس کی تربیت فرماتا ہے اور وہ دیگر کمالات و حالات تک پہنچ جاتا ہے۔ غنیۃ الطالبین میں آپ کا قول ملاحظہ ہو!

فیتولی الحق عزوجل تربیته وتهذیبه ویوفقه علی معنی خفیت علی الشیخ فیستغنی بربه عن الغیر (انتھی)

پس غوث الثقلین کی اس تقریر سے مرید کی شیخ پر فضیلت ثابت ہوئی۔

حضرت مجدد خود تحریر فرماتے ہیں کہ یہ کمینہ رذیل اکابر کی نعمتوں کے دسترخوان کا ریزہ چین ہے جنہوں نے گوناگوں نعمتوں سے اس حقیر کی تربیت فرمائی ہے، لکھا ہے کہ اس فقیر کی حضرت خواجہ قطب الدین نے ترقی میں مدد دی ہے حضرت غوث الثقلین نے اپنی توجہات شریفہ سے امدادیں بھی فرمائی ہیں۔

جان لے کہ اس کلام شریف سے رفع توسط ثابت ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ملت محمدی جو جامع کمالات عالیہ ہے دیگر انبیاء کرام کی ملتوں (امتوں) سے کسی طرح بھی نقص پذیر نہیں ہے۔ خود اللہ تعالیٰ سبحانہٗ اپنی حکمت بالغہ سے جس کو چاہتا ہے کمال میں ممتاز فرماتا ہے اور ہر کمال الٰہی واجب التعظیم ہے۔ حضرت مجدد کا اپنا جدید طریقہ مجددیہ دس لطائف پر مشتمل ہے۔ آپ نے ہر لطیفہ میں علوم و انوار و کیفیات جدا جدا

marfat.com
Marfat.com

بیان فرمائے ہیں۔ان کے علاوہ بھی تحریر کئے ہیں جو علماء وعقلاء کے ایک عالم کو بہرہ یاب کرتے ہیں اور وہ اصطلاحات ومقامات جماعتِ کثیرہ کی شہادت سے ثابت شدہ ہیں جن میں وہم وخطا کا احتمال تک نہیں ہے۔(جزاھم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء)

مقامات قرب کو ذوق وشوق واستغراق اور بے خودی میں منحصر کرنا اس آیت شریفہ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا کے خلاف ہے۔فضیلت ثابت تو ہے مگر آپ کے طریقہ کے تمام مقامات تمام متوسلین کو حاصل نہیں ہوتے ہیں۔لہٰذا ان کے طریقہ کے متوسلین کے احوال میں اختلافِ کثیر ہے اور کسی کے قرب کے مزید مراتب کی کسی دوسرے کو آگاہی نہیں ہے۔

مگر اولین کو تربیت وتلقین کے سبب متاخرین پر فضیلت ثابت ہے بایں ہمہ کہتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلین، حضرت شیخ شہاب الدین، حضرت علاء الدولہ سمنانی، حضرت سلطان نظام الدین اور حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہم اولین سے کمالات میں سبقت لے گئے۔اگر متاخرین میں سے کوئی وفورِ فیوض واحوال کے باعث ممتاز ہو جائے تو شرع شریف میں منع نہیں ہے۔

یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مجدد نے اولیاء کو تجلیات الٰہیہ کے ظلال میں کہا ہے۔سلیم القلب پر ظاہر ہے کہ اصحاب کبار رضی اللہ عنہم قرب کے درجات کے بلند ترین مراتب پر پہنچے ہوئے ہیں اور وہ درجات اصولِ تجلیات ہیں اور کوئی ولی صحابی کے مرتبہ تک نہیں پہنچ پاتا۔پس اصحاب کرام کی سیر اصولِ مقامات میں ہے اور سیر اولیاء عظام ان کے ظلال میں اسماء وصفات کے تجلیاتِ ظلال کی سیر کو اصطلاحاً ولایت صغریٰ مقرر کرنا اور اصولِ تجلیات کی سیر کو ولایت کبریٰ سے موسوم کرنا از روئے شرع وعقل منع نہیں ہے۔اس میں محبت بھی مانع نہیں ہوسکتی۔جان لے کہ آیت شریفہ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا کی رو سے مراتب علم میں حصولِ ترقی کا حکم ہے جو علم نقدِ وقت ہو اس سے اعراض

marfat.com
Marfat.com

ضروری ہے تا کہ قربِ حق سبحانہٗ کے درجاتِ عالیہ میں علم ومشاہدہ ومعرفت نصیب ہو۔

قولہٗ: یہ جو کہتے ہیں کہ آنجناب حضرت مجدد نے آپ اپنے ہی بارے میں فخر ومباہات کے کلمات بیان کئے ہیں۔

جواب: کلماتِ مباہات بہت سے بزرگوں سے مروی ہیں۔نسبتِ بقائیہ وعروجات کے ظہور کے وقت افتخار ومباہات ظاہر ہوتے ہیں۔نسبت فنائیہ کے ظہور کے وقت دیدِ قصور کا غلبہ ظاہر ہوتا ہے چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں اپنے دائیں طرف کے کاتب (کراماً کاتبین) کو بیکار اور خود کو کافر فرنگ سے بدتر پاتا ہوں ان سے تکبر کیسے متصور ہوسکتا ہے؟۔

من آں خاکم کہ ابر نو بہاری کند از لطف بر من قطرہ باری

میں وہ خاک ہوں کہ ابرِ نو بہاری اپنے لطف وکرم سے مجھ پر قطرات باراں برسائے۔

یہ جو حضرت مجدد کی ذات پر اعتراض وارد کیا جاتا ہے کہ آنجناب توحید وجودی کا انکار فرماتے ہیں۔

جواب: آنجناب نے ہرگز توحید وجودی کا انکار نہیں کیا ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ یہ معرفت راستے میں پیش آتی ہے اور دوسرے معارف بعد ازاں حاصل ہوتے ہیں۔ آپ نے اپنے حال کے بارے میں اس طرح تحریر فرمایا ہے کہ اپنے والد ماجد جو حضرت شیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہما کے خلفاء میں سے تھے، سے رسائل توحید پڑھے۔اس معرفت کا علم مجھے حاصل تھا۔پھر حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ کے یمنِ تربیت سے اس معرفت کا علم معائنہ کیا اور دانستن سے شہود عیاں میں بدل گیا۔ایک مدت تک اس معرفت سے مغلوب الحال رہا۔اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک اور معرفت عطا فرمادی جو بلا تاویل کتاب وسنت کے موافق ہے پس یہ معرفت (توحید وجودی) راستے میں پیش آتی ہے اور غلبہء محبت ایک عذر کا حامل ہے اور حضرت شیخ ابن

marfat.com
Marfat.com

عربی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ نے متقدمین ومتاخرین کی سند اور تمسک تحریر کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہمیں بھی ان کے کلام سے فوائد پہنچے ہیں اور ایک لذت حاصل ہوئی ہے۔ (جزاہ اللہ)

جان لے کہ کلام الٰہی سبحانہٗ تعالیٰ اور کلام پیغمبر خدا ﷺ میں کئی باتیں ہیں کہ تاویل کے بغیر فہم ان کو سمجھنے سے قاصر ہے اور اسی طرح کلام اولیاء میں کئی ایسی باتیں ہیں کہ وہاں تاویل کرنی چاہئے تاکہ حسن ظن جس کے بارے میں ہمیں حکم دیا گیا ہے ہاتھوں سے جانے نہ پائے۔ اولیاء کرام کے کلام میں غلبہء سکر یا تحدیث نعمت یا ترغیب طالبان یا الفاظ کی معنی کے ساتھ عدمِ مساعدت کے باعث جو تاویل کریں گے وہی اصول تاویل کلام حضرت مجدد (رحمۃ اللہ علیہ) میں بھی جاری ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه وبارك وسلم

حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی تصنیف ''فتوح الغیب'' کی فارسی شرح میں لکھتے ہیں۔

کبھی کبھی اسرار دقیقہ اور علوم غامضہ عارفین کے قلوب پر وارد ہوتے ہیں الفاظ کی عبارت ان کو کفایت نہیں کرسکتی لہٰذا انہیں حضرت علیم مطلق سبحانہٗ کے علم کی طرف تسلیم وتفویض کردینا چاہئے اور زبان انکار نہیں کھولنی چاہئے۔ جان لے کہ صوفیہ کو طریقہ اخذ کرتے ہوئے وہی کلیہ اپنانا چاہئے جو اہل سنت وجماعت کے عقیدہ صحیحہ کے لئے ہے صوفیہ کرام کے طریقہ کے مطابق تخلق باخلاق اللہ، فقہ کے مطابق عمل کرنا، بدعات سے اجتناب اور احوال سنیہ کا حصول ہے جو ہر اہل محبت کے دل پر وارد ہوتے ہیں۔ الحمدللہ عنایات الٰہی سے اس طریقہ نقشبندیہ میں یہ مراتب حاصل ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اس حقیر کو اس طریقہ نقشبندیہ کی نسبتوں کے فیوض سے مالا مال فرمائے بلکہ جملہ طالبانِ حق کو وہاں تک پہنچائے کیونکہ ظنی کمالات لامتناہی ہیں۔ والحمدللہ اوّلا و آخرا والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمّد وآله واصحابه اجمعین

marfat.com
Marfat.com

کسی کے کلام کی مراد سمجھے بغیر کسی کو کافر قرار دینا سخت منع ہے۔علماء کرام نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص میں کفر کی ستر وجوہات پائی جائیں اور ایک وجہ اسلام کی پائی جائے تو بھی اسے کافر نہیں کہنا چاہئے۔کسی کو کافر کہنے سے جو کفر کا سزاوار نہیں ہے اسے کافر کہنے والے پر کفر پلٹ آتا ہے۔اسی طرح ہی حدیث شریف میں ہے۔صلی اللہ علی صاحبہ افضل الصلوٰۃ والتحیات وآلہ واصحابہ اجمعین

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے معترضین کو اعتراض ہے کہ آپ نے متابعت کے کئی درجات بیان کئے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے مجاہدات وغزوات واعمال پر تمہاری کوئی نظر نہیں ہے۔

جواب: فرائض ،واجبات اور سنن مؤکدہ کی اتباع لازم ہے اور ان مجاہدات وریاضات کی ادائیگی میں چھوٹ نہیں ہے۔بلکہ میں (شاہ غلام علی دہلوی) تو کہتا ہوں کہ بھوک کے غلبے،تہجد میں طول قیام وقنوت کے سبب قدم مبارک متورم ہوجاتے تھے اور جنگ وجہاد میں سبقت آنحضرت ﷺ کا خاصہ ہے۔امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ ہم شدت حرب وضرب میں آنحضرت ﷺ کی پناہ لیتے تھے پس جہاد اصغر اور جہاد اکبر میں استطاعت شرط ہے،معترضین اور تمہارے مقتداء بھی کم کوش ہیں مگر بمطابق مقدور یسّروا ولا تعسّروا وخذوا من الاعمال ماتطیقون یریداللہ بکم الیسر ولایریدبکم العسر اللہ تعالیٰ نے محنتیں اور مشقتیں آسان فرمادی ہیں۔(فالحمدللہ)

دیگر یہ بات کہ آنجناب حضرت مجدد نے یہ نہیں فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے تمام اعمال کی متابعت کی جائے۔ہم عقائد واعمال فقہ،اذکار قلبیہ،احوال باطن اور باطنی طور پر ہبوط وعروج میں متابعت رکھتے ہیں۔تجھ پر یہ پوشیدہ نہیں ہے کہ ان درجات متابعت کے بغیر کوئی ولی نہیں ہوسکتا ہے اور یہ شور وغوغا حضرت مجدد کے کلام کو نہ سمجھنے کی

marfat.com
Marfat.com

وجہ سے ہے۔مگر یہ لفظ کہ کمالِ متابعت سے متبوع کے ساتھ ایسا اتحاد پیدا ہو جاتا ہے جس کے لئے اہل طریقت نے فنا فی الشیخ ،فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کی اصطلاحات مقرر کی ہوئی ہیں ۔فنا فی الرسول سے آنحضرت ﷺ کے کمالات کے رنگ سے رنگین ہونا مراد لئے گئے ہیں اور یہی مراد مجدد الف ثانی کے کلام کی ہے۔ بے محابا اور بے لحاظ خود کو اور ممکنات کو خدا کہتے ہیں اللہ توبہ کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

شرع شریف کی وضع اور نزولِ قرآن مجید غیریت پر ہے۔اہل سکر کا کلام حجت نہیں ہے انہوں نے جو کچھ فرمایا ہے کمالات آنحضرت ﷺ کے ظہورِ پرتو سے آنجناب کے ساتھ اتحاد بطور تبعیت فرمایا ہے کہ محمد را بنمود کہ مرا چنیں باید بود (یعنی حضرت محمد ﷺ پر یہ بات عیاں کی گئی کہ مجھے ایسا ہونا چاہئے تھا) حضرت مجدد تو بندۂ خاص سے اتحاد بطور تبعیت ثابت کرتے ہیں اور تم خدا سے اتحاد بطور عینیت ثابت کرتے ہو سبحانہٗ تعالیٰ عن ذالک ۔ جناب معترض آنکھیں بند کر کے بلا سوچے سمجھے اعتراضات کئے جاتے ہیں تا کہ لوگوں کو آپ کے طریقہ (جو صراط مستقیم ہے) سے باز رکھیں ۔خدارا اس کستوری پر خاک نہ پھینکیں کہ مشک کی خوشبو پنہاں نہ رہے گی ۔معترض ؒ افادہ کرتے ہیں کہ عہد اول کے درویش غنا پر فقر کو فضیلت دیتے تھے۔اور آنجناب حضرت مجدد غنا و اسباب دنیا کی طرف میلان رکھتے ہیں ۔ یہ غلط ہے ثابت نہیں ہے ۔آپ تو فرماتے ہیں کہ فقراء کی آستاں نشینی اغنیاء کی صدر آرائی سے بہتر ہے۔فرماتے ہیں کہ یہاں کے درویشان اگرچہ وجہ نہیں جانتے لیکن رزق کے سلسلہ میں فراغتیں رکھتے ہیں ۔ میں (شاہ غلام علی دہلوی) کہتا ہوں کہ اپنی ضروری حاجات اور فقرا کی اعانت کے طور پر طلبِ غنا محمود ہے۔حضرات سلیمان ؑ ،امیر المومنین عثمان غنی ،عبدالرحمن بن عوف اور صحابہ کرام ؓ آنحضرت ﷺ کے بعد بکثرت اسباب دنیا کے مالک تھے اور اس جماعت کے مراتبِ قرب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ،یہ ہے عقیدہ اہل

marfat.com
Marfat.com

سنت و جماعت۔

اس بارے میں اہل طریقت کا اختلاف ہے کہ فقر مع الصبر کو فضیلت ہے یا غنا مع الشکر کو فضیلت حاصل ہے، آنحضرت ﷺ جو فاقہ کشی کے بوجھ کی طاقت رکھتے تھے اس لئے آپ نے فقر اختیار فرمایا آپ کا فرمان عالیشان ہے اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ فَیُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ (ﷺ) پس عبادت میں ضعف اگر فقر کی وجہ سے ہو تو ایسی غنا جو عبادت میں موجبِ طاقت ہو اس فقر سے بہتر ہے کہ شاکرین اغنیاء ایسے فقراء پر زبان درازی کریں ان کا ایسا کرنا اس حدیث سے غفلت کا ثبوت ہے ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء جو پیغمبر خدا ﷺ نے شکر گذار دولتمندوں کے بارے میں فرمایا ہے

کمترینِ درویشاں بلکہ خاکپائے ایشاں عبداللہ المعروف غلام علی عفی عنہ طریقہ شریفہ قادریہ میں شرف بیعت سے مشرف ہے اور حضرات چشتیہ سے نیاز و اخلاص رکھتا ہے، البتہ اذکار و اشغال و مراقبات اور باطنی نسبت کا کسب خاندان عالی شان بزرگان نقشبندیہ مجددیہ رحمۃ اللہ علیہم سے کرتا ہے۔ پس بزرگان مجددی کا حق اس فقیر پر ثابت ہے لہٰذا یہ مختصر رسالہ اس طریقہ کے مخلصین کے لئے تحریر کیا ہے جو حضرت مجدد پر دفع اعتراضات کیلئے کافی ہے اور مبسوط رسائل کی حاجت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان کے حضرات علیہم الرضوان کے دامانِ عنایت اور توسل کی برکت سے اس عاجز کے اس عمل کو قبول فرمائے، ان اکابر کی رضاء و عطا کے قابل بنا دے اور اپنی دائمی رضا، لقاء روح افزاء کا شوق، اتباع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور حسن خاتمہ کی کرامت سے نوازے آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسٓ

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین وبارك وسلم

(عاجز مترجم رب نواز خان اجمیری کی بھی یہی دعا ہے)

marfat.com
Marfat.com

رسالہ در رفع اعتراضات بر بعض عبارات

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ماخوذ

فتاویٰ عزیزی

مطبوعہ مطبع مجتبائی، میرٹھ

marfat.com
Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمدلله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوٰة والسلام علی رسوله محمد وآله و اصحابه اجمعین مورد اشکال موافق آنچه ازین عبارت مفهوم میشود چند چیزاست۔ اول آنکه مقام محبت ارفع است از مقام خلت پس باوجود حصول مقام محبت تحصیل مقام خلت چه درکار است جوابش آنکه صاحب اشکال خود اقرار کرده است بآنکه شب معراج بجناب حضرت خاتمیت مقام محبت عطا شده بود چنانچه از خبر بیهقی آورده واز جامع صغیر نقل کرده بعدازان خود نقل نموده که آنحضرت خود راخلیل گفته اند ونیزازکتب صحیحه آورده ان الله اتخذنی خلیلا کما اتخذابراهیم خلیلا پس معلوم شدکه باوجود حصول مقام محبت که ارفع از مقام خلت است حصول مقام خلت درکار بود الابحصول آن فخر نمی فرمودند ونمے گفتند ان الله اتخذنی خلیلا کما اتخذابراهیم خلیلا ونیزازاحادیث صحیحه صاحب اشکال خود فهمیده است که جمیع کمالات از خاتمیت واولوالعزمی ورسالت بآنجناب عطا شده است وظاهراست که درین کمالات بعضے ارفع اند وبعضے غیرارفع پس معلوم شدکه باوجود حصولِ ارفع حصولِ غیرارفع هم درکار میشود خصوصاً وقتیکه آن

marfat.com
Marfat.com

غیر ارفع طریق حصول ارفع باشد و در راه آن واقع شود کہ درینصورت حصول آن غیرارفع موقوف علیہ حصول ارفع است اگر نظر بآن کنند کہ آن غیرارفع فی نفسہ کمال است نیز مطلوب است و اگر نظربآن کنند کہ آن غیر ارفع طریق حصول ارفع است پس نیز مطلوب است مثل آنکہ جسم را نامی بودن کمال است و حساس بودن کمالے است دیگر ارفع ازان ونطق وعقل کمالے است وراء این دوکمال وآن ہر دو کمال درطریق این کمال آخر واقع اندپس آن ہر دو کمال بہر دو وجہ مطلوب اند بذاتہما و بغیر ہماوہمچنان مقام خلت را لسبت بامقام محبت باید فہمید دوم آنکہ مقام خلت ہم جناب آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم حاصل بود چنانچہ احادیث صحیحہ بآن ناطق است پس حصول آن بعد از ہزار سال چہ معنے دارد جوابش آنکہ حصول مقام خلت آنجناب را بلاشبہ یقینی وقطعی است بدلیل احادیث صحیحہ و ہم باین دلیل کہ در راہ مقام محبت واقع است و موقوف علیہ مقام محبت است وحصول الموقوف بدون الموقوف علیہ محال لیکن تصرف دران مقام خلت فرمودن وطالبانرا بالاصالۃ بآن مقام رسانیدن وطریق تحصیل این مقام را مدون ومفصل ساختن موعود بود کہ بعد از ہزار سال حاصل خواہد شد مانند آنکہ موافق احادیث صحیحہ متواترہ خلافت تمام روے زمین از مشرق تامغرب و ازجنوب تاشمال آنحضرت را بطریق اجمال حاصل بود بدلیل اعطیت مفاتیح کنوز الارض و در روایت دیگر است کہ وضعت مفاتیح کنوزالارض فی یدی و در صحیحین وارد است کہ زوّیت لی

marfat.com
Marfat.com

الارض مشارقها ومغاربها وسيبلغ ملك امتی ما زوی لی منها و در روایت دیگر ان الله زوی لی الارض مشارقها ومغاربها واعطیت مفاتیح کنوزالارض و در بعض روایات کہ در صحاح آمدہ جاءنی جبرئیل بمفاتیح کنوز الارض علی فرس ابلق حال آنکہ ایں معنی در زمان سعادت نشان آنجناب و درعہد کرامت عہد خلفاے راشدین واقع نشد بلکہ فتح ہند بردست سلطان محمود غزنوی وفتح ترکستان بردست دیگران وفتح روم بالکلیہ بردست عثمان ترکمانی و اولاد او بوقوع آمدہ وہنوز ملک حبشہ وملک وسیع چین و خطا از قلمرو آنحضرت خارج است ان شاء اللہ تعالیٰ درعہد حضرت مہدی وحضرت عیسیٰ بوقوع خواہد آمد و خلافۃ الارض کہ میراث حضرت ابوالبشر ست کمالے ست عمدہ دراں وقت ۔ آنجناب را بتوسط بعضے افراد اُمت کہ اعوان مہدی وعیسے علیہما السلام خواہند بود حاصل خواہد شد چنانچہ در جامع صغیر باین معنے اشارتے واقع شدہ کہ خیر امتی عصابتان عصابة تغزوا الهند وعصابة تكون مع عيسىٰ ابن مريم حالا مثل آفتاب روشن گشت کہ آنحضرت را جمیع کمالات حاصل بود و تصرف دران کمالات بتوسط بعضے افراد امت واقع شدہ در رنگ آنکہ آنحضرت را علوم اولین وآخرین حاصل بود چنانچہ درصحاح ستہ واردست کہ اوتیت علم الاولین والآخرین لیکن تصرف درعلم کلام مثلا بتوسط شیخ ابوالحسن اشعری وشیخ ابو منصور ماتریدی واستاد ابواسحٰق اسفرایینی وامام غزالی وامام رازی وامثال این مردم آنجناب را حاصل

marfat.com
Marfat.com

شد و ہمچنین تصرف در علم فقہ و تفصیل احکام شرعیہ از کتاب الطہارت تا کتاب السلم و الشفعہ و فرائض و وصایا بتوسط حضرت امام اعظم و امام شافعی آنجناب را حاصل شد و ہمچنین تصرف درآداب طریقت ومقرر کردن اشغال و اوراد و ذکر جہر و خفی وطور مراقبہ آنحضرت را بتوسط حضرت سید عبدالقادر جیلانی و حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند و حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی و امثال این بزرگواران حاصل شد قولہ وکمالات مختصہ آنجناب کہ در علم بود ہمہ عطا نمود فیہ بحث ظاہر زیرا کہ اگر مراد عطاء تقدیری است پس مسلم است لیکن دراِنَّ اللّٰہَ اِتَّخَذَنِیْ خَلِیْلًا نیز اتخاذ تقدیری مراد خواہد شد واگر عطاء وقوعی ست پس منع ظاہراست زیرا کہ مقام محمود ومقام وسیلہ ہنوز حاصل نشدہ در ہر پنج وقت بعد استماع اذان امت مامور باین دعا گردیدہ کہ آت محمدان الوسیلۃ و الفضیلۃ و ابعثہ مقاماً محمود نالذی وعدتہ انک لاتخلف المیعاد چنانچہ ہرپنج وقت باین دعا ہم مامور شدہ کہ اللھم صل علے محمد و علے آل محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید قولہ و خلاف مقتضی طبیعت بودن از کجا ثابت شد دلیل برین از نقل باید آورد جوابش آنکہ مراد اینجا از طبیعت طبیعت عنصری نیست بلکہ مراد از طبیعت طبیعت کمالیہ است وکمال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مقتضی آن بود کہ تہذیب ظاہر باعمال جوارح و تہذیب قلب ونفس وعقل باعمال باطن فرمایند وتصرف در ماوراء آن تفویض بکمل امت نمایند زیرا کہ اہم

marfat.com
Marfat.com

المقاصد و موقوف علیه جمیع کمالات همین را میدانستند و این معنی بر وافقان سیرت مصطفویه از شغل جهاد و تعلیم ارکان اسلام و قواعد اجالیه سلوک از مداومت ذکر لسانی و تکثیر مناجات وادعیه واذکار و تفقد احوال قلب از حب و بغض و احوال مدرکه از یقظه و غفلت و توجه آن قوت دزاکه در ضمن هر تعبیر و تجدد خواه انفسی باشده خواه آفاقی بسوء مبدء و ایثار حب الله بر ماسوی و بذل جان ومال واهل و اولاد درحب اُو و مانندِ این اعمال اوضح من الشمس است وابین من الامس چنانچه درتفسیر ان لك فی النهار سبحا طویلا دراحادیث مروی و مذکورست وقاعده مقرری است که شغل مالوف بحکم العادة طبیعة ثانیة مقتضی طبیعت میشود و خلاف آن خلاف مقتضی طبیعت نیست دلیل انی این مطلب اما دلیل نقلی پس در احادیث صحاح موجوداست که مر رسول الله بمجلسین فی مسجده فقال کلاهماعلی خیرواحد هما افضل من صاحبه اماهؤلاء فیدعون الله فان شاء اعطا هم وان شاء منعهم واماهؤلاء فیتعلمون الفقه اوالعلم یعلمون الجاهل فهم افضل و انما بعثت معلما ثم جلس فیهم ودلیل اصرح برین مقدمه آنست که حق تعالیٰ درمقام عتاب میفرماید واصبر نفسك مع الذین یدعون ربهم بالغداة والعشی یریدون وجه اگر خلاف مقتضیٰ طبیب آنحضرت نمیبود امربصبر چرامیفرمود و همچنین آیه ولا تطردالذین یدعون ربهم بالغداه والعشی یریدون وجهه ودلیل لی برین مقدمه آنست که تعلیم این امور

marfat.com
Marfat.com

یعنے تہذیب ظاہر و آنچہ در حکم ظاہراست از عقل و قلب و نفس موقوف علیہ جمیع کمالات ست و بنیاد تمام کارخانہ ولایت اگر درین امور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قدم نے نہادند و بکمال جہد تصرف دران نمی نمودند بنیاد کارخانہ خراب بود و ہیچ کس از امت قائم مقام آنحضرت درین تعلیم نمیتواند شد زیرا کہ این امور بغیر نصوص صاحب شریعت نمیتوان دریافت و کشف و عرفان بدریافت این مطالب نمیرسد بخلاف کمالات دیگر کہ دریافت آن بکشف و فراست نیز میتوان شد و شدہ است لیکن کشف و معرفت ہم موقوف بر تہذیب ظاہر و مافی حکمہ است پس تعلیم تہذیب ظاہر و مافی حکمہ معنی است از تعلیم تفاصیل مکشوفات اگر گوئی این کلام و این آیات و احادیث بلکہ تتبع سیرت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ دلالت میکند برترک تصرف ایشان درتسلیک طریق خلت ہمچنان دلالت میکند برترک تصرف ایشان درجمیع ولایات بعین ما ذکر فی المقامات گویم فی الواقع شغل و تصرفیکہ آنجناب را در تہذیب ظاہر و مافی حکم الظاہر بودہ درتہذیب باطن وکشف باطن نبود چنانچہ از تتبع سیر ہویدا است لیکن در مقام خلت و دیگر ولایات فرق بدیہی است بسہ وجہ اول آنکہ ازمقامات دیگر نشان دادہ اند و طریق تحصیل آن بیان نمودہ تارۃ صریحا و تارۃ کنایۃ مثلا یحبہم ویحبونہ ورجلٌ یحب اللہ وسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ ورضی اللہ عنہم ورضوا عنہ و لقدرضی اللہ عنہ المومنین اذ یبایعونك تحت الشجرۃ فعلم مافی قلوبہم

marfat.com
Marfat.com

وان الله امرنی بحب اربعة من اصحابی واخبرنی انه یحبهم الے غیرذالك من الآیات والاحادیث الدالة علے ان بعض الافعال والاشغال علامة حب الله اے کون الشخص محبالله وبعضها موصل اے محبوبیة الله بخلاف مقام خلت کہ ہرگز از طریق تحصیل و علامات حصول این نشان نداده اند وجہ دوم آنکہ ولایات دیگر در زمان قریب از زمان سعادت نشان آنحضرت رائج ومتداول شدند وصحابہ وتابعین و تبع تابعین وهلمّ جراً الے زمان الجنید و اقرانه ثم هلمّ جرًا الے زمان روساء القادریة والچشتیه کثرالتداول و طرق تحصیل آن مدوّن ومبوب ومفصل گردید بخلاف مقام خلت کہ درین عهود متطاول اصلاکسے مذکور آن نکرده و نہ طریق تحصیل آنرا کسے بیان نمود تا ہزار سال گزشت و طریق تحصیل آن مقام در پرده اختفاء احتجاب ماند تا آنکہ حق تعالی حضرت مجدد را بر روے کارآورد وایشانرا منشاء ظهور این مقام کہ در جوہر شریف آنحضرت صلی الله علیه وسلم مودع ومکنون بود گردانید و ہزاران طالبان را بطفیل ایشان سلوك این طریقہ میسر شد الحمدلله علی ذلك حالا بیان این طریقہ بوجہے نمایم کہ اختصاص آن باتباع مجددیہ کالشمس فی رابعة النهار منکشف گردد بگوش تامل باید شنید و قبل از حضرت مجدد طرق سلوك ہمہ از راہ محبت ومحبوبیت بوده اند اول راہ محبت مے نمودند وآخر برتبہ محبوبیت فائز میشدند و آنچہ لوازم محبت است از ذکر جہر ووجد وشوق وانکسار وتضرع وصبر وتوکل ورضا

marfat.com
Marfat.com

جوئی اُو و مراقبہ صفات خصوصاً احاطہ و معیت و استغراق در توحید وجودی و فعلی و خود را کاملیت فی ید الغسال داشتن و صفات خود را و غیر خود را مستہلک در صفات اُو دیدن بلکہ ذات خود را در ذات او مندمج ساختن و حسن و جمال او را در ہر مظہر مشاہدہ نمودن دران کوشش بلیغ مینمودند تا آنکہ بانوار و تجلیات در ابتداء سلوک و فنا و بقا در انتہاے آن فائز میگشتند دوم اتحادے زدند کہ انا من اہوی و من اہوی انا تا آنکہ حضرت خضر علیہ السلام بحضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کہ ارہاص طریقہ مجددیہ بودند تعلیم ذکر خفی نمودند باز در عہد حضرت خواجہ نقشبند این معنی برگ و بار پیدا کرد لیکن در عہد حضرت خواجہ عبیداللہ احرار علوم توحید با این نسبت ممتزج شدند و غلبہ پیدا کردند تا آنکہ حضرت مجدد قدس اللہ سرہ آن ہمہ را در بطون بطون رسانیدند و از چاک سینہ خود سراغے بمحبوب پیدا کردند مالا عنایت ساری موقوف شد و شوق و اشتیاق و وجد و مناجات و تضرع یک طرف ماند ہر چہ است در قلب و روح و سر و خفی و اخفی و عناصر و بدن است تا آنکہ انوار و تجلیات از باطن خود در باطن خودے افتد و رفتہ رفتہ بمقام خلت میکشد معنے محبت عاشقی است و معنے محبوبیت معشوقی است و معنی خلت یارانہ است اینجا صحبت یارانہ است و سابق عاشقی و معشوقی بود دینجا راز و نیاز از جانبین است و سرگوشیہا از طرفین واقع میشود و در عاشقی نعرہ و بیتابی و سر بر در و دیوار شکستن و در معشوقی ناز و دلال و فخر و مباہات بودہ است انیست طریق خلت بطریق اجمال و اگر تفصیل آن کسے خواہد باتباع مجددیہ چند سال نشست و

marfat.com
Marfat.com

برخاست نماید در وجدان خود نظر کند که چه رنگ پیدا میشود وراے طرق سابقین و از بسکه الوجدان لایکون دلیلا علی الغیر اگر غیر منکر شود باکے ندارد

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند — کہ برند از رہ پنہاں بحرم قافلہ را
قاصری گرکند این طائفہ راطعن قصور — حاش للہ کہ برآرم بزباں این گلہ را
ہمہ شیران جہان بستہ این سلسلہ اند — روبہ از حیلہ چساں بگسلداین سلسلہ را

وجہ سوم آنکہ خلت حالتے است ممتزج از محبت ومحبوبیت من الجانبین پس نسبت اوبامقام محبت ومحبوبیت نسبت مرکب وبسیط است والبسیط مقدم علی المرکب طبعاً فقدم وضعا اول درین امت محبت صرفہ ومحبوبیت صرفہ راسخ شد بایں طریق کہ در اوائل سلوک محبت باشد و درآخر آن محبوبیت کمافی السالک المجذوب یا بالعکس کما فی المجذوب السالک وچون دورۂ بسائط تمام شد دورۂ مرکب شروع شد

چون فراغت ز مفردات آمد — وقت مشقِ مرکبات آمد

وعجب آنست کہ ہرچند این طریقہ مجددیہ در رواج وشیوع فیضان فیوضِ الہی درضمن آن بر امت مصطفویہ متاخر است از طرق دیگر لیکن مبدء آن مقدم است برمبادی طرق دیگر زیرا کہ این طریقہ منسوب است بحضرت صدیق اکبر و اوائلِ خلفاء است اول من اسلم من الرجال البالغین است ونیز در حق او استحقاق خلت منصوص است چنانکہ ارشاد پیغمبر است لو کنت متخذامن امتی خلیلا لاتخذت ابابکر خلیلا الی آخر الحدیث واگر کے

marfat.com
Marfat.com

بخاطر فتور کند که درین صورت لازم می آید که عوام اتباع مجددیه افضل باشند از اولیاء سابقین سبحانك هذا بهتان عظیم گویم جوابش بسه وجه است اول آنکه این وقتے لازم آید که طریق خلت را افضل از جمیع طرق انگاریم حالانکه چنین نیست بلکه محبوبیت افضل است از مقام خلت بدلیل لأوثرن حبیبی علے خلیلی دوم آنکه افضلیت بعلو مرتبه است در هر مقام که باشد خواه خلت خواه محبت خواه محبوبیت مثالش آنکه بادشاهان و امرا را یاران و مصاحبین میباشند که مدام در حضور حاضر باشند و راز و نیاز بآنها درمیان و امراء و صوبه داران عمده و رساله داران و داردمه هائے کارخانه جات و متصدیان دفاتر میباشند و مرتبه اینهمه اشخاص بسیار بلند از مرتبه یاران و مصاحبان میباشند گو دوام حضور و صحبت دائمی مخصوص بیاران و مصاحبان مجلس است بلکه باخواص و خدمتگاران سوم آنکه منتهیان هرطریقه را این معنی یعنی دوام حضور و قرب دائمی حاصل است پس نسبت این قرب دائمی نیز از منتهیان طریق دیگر نمیتواند شد آرے مبتدیان این طریقه را بایں وجه ترجیح و تفضیل میتواند بود که در مجاهدات و ریاضات و کشف و کرامات و ظهور خوارق عادات مبتدیان طرق دیگر ارجح باشند ولهذا گوینده گفته است

اول ما آخر هر منتهی است ز آخر ما جیب تمنا تهی است

ماصل آنکه فضل جزئی را بجای کلی گرفتن و ملاحظه وجوه فضلش نکردن کار قاصر فهمان است قوله پس متوسطے از افراد امت آنحضرت صلی الله علیه وسلم را

marfat.com
Marfat.com

باید کہ از راہ دیگر مناسبت بمحیط داشتہ باشد تا او اکتساب کمالات آن مرتبہ نماید و بحقیقت آن مرتبہ متحقق گردد این الفاظ ناشی از کدام عالم ست منجر بتشویش میشود گویم ہیچ جائے تشویش نیست زیرا کہ مراد از راہ دیگر محبت و محبوبیت است وازین ہر دو راہ مناسبت بمحیط دائرہ خلت میتواند شد لما سبق ان الخلة ماهية ممتزجة من المحبة والمحبوبية وبحصول احد الجزئين من شئے يحصل مناسبته مع ذلك الشئ و هذا الامر كالبديهى ظاهرا معترض از راہ دیگر راہ وراے اتباع پیغمبر علیہ السلام فہمیدہ و بہ تشویش افتادہ حال آنکہ خود در کلام سابق اقرار نمودہ کہ جناب پیغمبر ما را صلے اللہ علیہ وسلم جمیع راہ ہا کشادہ بودند ہیچ راہے از حیطہ جمعیت ایشان بیرون نماندہ باز این توہم چہ معنی دارد و ہرچند ازین عبارت بطریق صراحت مستفاد نمی شود کہ مراد ازین فرد ذات شریف خود را مراد داشتہ باشند لیکن واقع چنین است و ہر کہ از احوال حضرت ایشان آگاہ است میداند کہ جمیع این قیود در ذات حضرت ایشان متحقق بود زیرا کہ ایشانرا قبل از آنکہ این طریقہ عنایت شود از والد بزرگوار خود حضرت شیخ عبدالاحد قدس سرہ طریقہ قادریہ را کہ بناء آن بر محبوبیت است باستیفاء کسب فرمودہ بودند و حضرت شیخ عبدالاحد از شاہ کمال کنتلی و ایشان از سید فضیل و هلم جراً الی آخر السلسلة و عجب تر آنکہ حضرت ایشانرا بعد از آنکہ این طریقہ عنایت شد و سالہائے تسلیک طالبان درین طریقہ فرمودند باز حضرت شیخ سکندر نبیرہ حضرت کمال کنتلی قدس اللہ سرہما بامر و اجازت از

marfat.com
Marfat.com

صاحب طریقہ محبوبیت خرقہ را آوردہ در سربند نخست ایشان پوشانیدند پس از راہ مقام خلت بمقام محبوبیت رسیدند چنانچہ سابق از راہ محبوبیت بمقام خلت رسیدہ بودند و این قسم نیرنگیا از عجائب معاملات خداست با بندگان برگزیدہ خود چنانچہ حضرت پیغمبر ما را صلے اللہ علیہ وسلم در ابتداء بوضع حجر اسود و شرکت در بناے کعبہ مقام ابراہیمی حاصل شدہ بعد ازان در مدینہ منورہ بسبب اشتغال بجہاد و مقابلہ با یہود و نصاری مقام موسوی و عیسوی حاصل شد بلکہ از شب معراج وقوع اسرا بسوے بیت المقدس آغاز این معنی شدہ بودتا غزوہ تبوک کہ اول غزوات شام است این معنی تضاعف و تزاید پذیرفت تا آنکہ درجہ الوداع باز بکمال ابراہیمی مشرف شدند و مقام ابراہیمی دران روز جلوہ عظیم نمود و النہایۃ ھی الرجوع الی البدایۃ متحقق گشت ۔ قولہ و در بعضے جا حضرت مجدد نوشتہ اند آن فرد خضر باشد یا الیاس درینجا خود را صریح مراد داشتہ اند گوئیم درین کلام تناقض نیست زیرا کہ در مکشوفات اکثرش مبہم القا میشود باز تعین آن مبہم میفرمایند و در وقتیکہ شے مبہم القا میشود عقل را در تعیین ما صدق آن مبہم جولانی رو میدہد چنانچہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم این قسم ابہام و تعیین واقع شدہ در صحیحین موجود است انی رایت دار ھجرتکم ما بین نخل و ماء فذھب وھمی انھا الیمامۃ او ھجر فاذا ھی المدینۃ یثرب ہمچنین است حال حضرت مجدد درین کشف اول ایشانرا بطریق ابہام معلوم شد کہ فرد متوسط چنین و چنان می باید چون دیدند کہ اساس این طریقہ حضرت

marfat.com
Marfat.com

خضر نهاده اند خیال بایں طرف رفت باز ملاحظه نمودند که حضرت خضر با مردم اختلاط بسیار دارند وطریقه خلت را خلوت وانزوا لازم است خیال بطرف حضرت الیاس رفت واین همه بنا بر این بود که متوسط در حصول کمالے برائے پیغمبر عالی قدر جز پیغمبر نمیتواند شد و در افراد این امت غیر ازین دو بزرگ پیغمبرے نیست آخر معلوم فرمودند که این متوسط را پیغمبر بودن ضرور نیست بلکه کمال متابعت پیغمبر خود کافی است درین امر و نیز مقصود انزوا و خلوت درانجمن است که بناء طریقه حضرت خواجگان بر آنست نه خلوت جسمانی و بهرحال بالیقین معلوم شد که آن متوسط ذات شریف ایشان است تحدیثا بنعمة الله که بآن هرکس ماموراست اما بنعمة ربك فحدث واشگاف بآن معنی اظهار نمودند این قسم اختلافات را تناقض فهمیدن کارکسے است که بامکشوفات این مردم آشنا نیست و الاازکلام شیخ اکبر در جایهاے بسیار مستفاد میشود که خاتم الاولیاء این امت حضرت امام مهدی رضی الله عنه است و در جاهای بسیار خود را خاتم الاولیا قرار داده اند

چو بشنوی سخن اهل دل مگو که خطاست سخن شناس نه دلبرا خطا اینجا است

قوله منم که این کمالات را برسول خدا کسب کنانیدم اقوال ازین عبارت صریح خیانت درنقل و تحریف واقع شده زیراکه متبادر ازکسب کنانیدن آن است که ین فرد بجاے شیخ و مرشد باشد و رسول خدا حاشا من ذلك بجاے طالب و تلمیذ باشند و هرگز مفاد کلام حضرت ایشان این معنی نیست حق عبارت آن بود

marfat.com
Marfat.com

کہ منم این کمالات را کسب کردہ منسوب بجناب رسول خدا ساختہ ام و د کمالات بانہایت آنجناب بطریق نیاز گزرانیدہ ام و در جریدہ اعمال آنجناب نویسانیدہ ام ۔ اگر بزبان طالب علمانہ این معنی را ارادہ کردہ شود باید گفت کہ ہرگاہ کہ گفتہ شود کہ این صفت فلانے را بواسطہ فلان چیز حاصل شد دو معنی بہم میرسد اول آنکہ واسطہ واسطہ فے الثبوت باشد یعنے آن صفت اولاً واسطہ را حاصل شدہ ازان بطریق سببیت مثل آں چیز بذی الواسطہ حاصل شد کحرارة الماء بواسطة النار فان هناك حرارتين احدهما قائمة بالنار والاخرى قائمه بالماء ناشية عن حرارة النار و این معنی ہرگز مراد حضرت ایشان نیست دوم آنکہ واسطہ ء واسطہ فے العروض باشد یعنی صفت واحدہ قائم شود بواسطہ حقیقۃً و ہمان صفتہ واحدہ قائمہ بالواسطہ منسوب گردد بذی واسطہ مثل حركة جالس السفينة بواسطة السفينة فان هناك حركة واحدة قائمة بالسفينة لا بالجالس نعم ينسب هذه الحركة اے جالس السفينة بالعرض والمجاز و مراد حضرت ایشان ہمین معنی است یعنی کسب این کمالات من کردم و آن کمالات بمن قائم شدہ منسوب بجناب رسول خدا گشتہ اند بحکم آنکہ اعمال امت در جریدہ اعمال پیغمبر محسوب میشود و آنحضرت فی نفسہ مستغنی اند از کسب این کمالات لحصول کمال ارفع منہ و این معنی ہیچ قباحت ندارد و نیز این را بدلائل بسیار ثابت کردہ میدہم بعون اللہ و توفیقہ ازانجملہ قصہ مفاتیح کنوز ارض و تصرف تام زمین از

marfat.com
Marfat.com

مشرق تا مغرب از دست تابعان آنحضرت بآنحضرت منسوب گشت و بعداز صدها سال بلکه زیاده بر هزار سال زویت لی الارض مشارقها و مغاربها متحقق شد و ازانجمله آنکه فتح فارس و روم و ہلاک کسری و قیصر از دست شیخین رضی الله عنها واقع شد و بعداز چند سال از وفات آنحضرت بآنجناب منسوب گشت و ازانجمله آنکه درحدیث صحیح وارد است که آنحضرت حضرت علی را فرمودند که یاعلی انك تقاتل علے تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیله و این معنی بعد ازی سال از دست حضرت علی مرتضیٰ بوقوع آمد و در جریده اعمال آنحضرت محسوب گشت اینجا نمیتوان گفت که قتال علے تاویل القرآن کمالی بود عمده وآنحضرت را حاصل نشده مگر بواسطه مرتضیٰ زیراکه کمال آنجناب که قتال علی تنزیل القرآن بود ارفع و اکمل است از قتال علی تاویل القرآن لیکن چون این قتال یعنے تاویل القرآن آنحضرت را بیواسطه متوسطے از افراد امت ممکن نبود ناچار متوسطے را بر روے کار آوردند که بواسطه او این قتال منسوب بآنجناب گردد وجه عدم امکان آنست که درعهد آنحضرت صلی الله علیه وسلم قتال علے تاویل القرآن متصور نیست زیراکه هر تاویل راکه آنحضرت بزبان خود فرمایند آن تاویل تنزیل میگردد پس قتال برآن قتال برتنزیل میشود نه بر تاویل و منکرآن تاویل کافر میشود گویا که منکر نص صریح قرآن شد پس لابد متوسطے باید ذوجهتین من جهة خلیفه و مجتهد باشد تا انکار تاویل او کفر نگردد و بانکا تنزیل منجر نشود و من جهة متحد الحکم برپیغمبر که خلیفه حکم مستخلف دارد چون انکا

marfat.com
Marfat.com

حکم او بالعرض انکار حکم پیغمبر است آن کارش منسوب بآنحضرت میشود و در جریده اعمال آنحضرت این کمال هم ثبت گردد کذا هذا بعینه قوله آن راه از کجا آوردند اقول مراد از عالم دیگر عالم امتزاج محبت و محبوبیت است که تعبیر ازان بمقام خلت کرده میشود و این را از نزد خدا آوردند چنانچه حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه قتال علے تاویل القرآن را از خدا آوردند و آن قتال از عالم دیگر است از قبیل جهاد کفار هم نیست و از قبیل قتل مسلمین هم نیست هیئت ممتزجه دارد این معنی ایشانرا بحکم خلافت نبوة و متابعت آنجناب حاصل شده چنانچه حضرت ایشانرا نیز بسبب کمال متابعت آنجناب روزی شده وعجب است از کسانیکه بر حضرت ایشان طعن میکنند باین حیله که حضرت ایشان دَم استقلال میزنند و برزخ را از میان برمیدارند ونمی شنوند ونمے بینند که کلام حضرت ایشان در مکتوبات وغیره آن مشحون ومملو است از تحریص بر کمال متابعت پیغمبر و جانجا برائے خود وتابعان خود همین معنی را از خدا طلب دارند و جانجا میفرمایند که بناء طریق ما بر کمال متابعت سنت است و اجتناب از بدعت وهل هذا الا ظلم عظیم ختم الله علی قلوبهم وعلی سمعهم وعلی ابصارهم غشاوة قوله برزخ محمد رسول الله از میان برنمی خیزد و مراتب ولایت خلیلے تمام بواسطه باشد از ولایت موسوی حاصل شدن معنی ندارد اقول فی الحال گزشت که ولایت خلیلی آنحضرت را حاصل بودند دران نفرموده بودند بسبب شغل مهم تر ازان حضرت ایشان را محض بکمال متابعت

marfat.com
Marfat.com

آنحضرت حاصل شد از پیشگاه جناب الٰہی و منسوب بآن حضرت گردید چنانچہ تصنیف مثنوی شریف کہ پر از جواہر گوناں گوں علم سلوک وعلم معرفت است از حضور خداوندی بمولانا جلال الدین رومی قدس اللہ سرہ محض بکمال متابعت پیغمبر خود عنایت شد و منسوب بحضرت رسالت گشت بے آنکہ تصنیف مثنوی آنحضرت ممکن باشد لقولہ تعالیٰ وما علمنا ہ الشعر وماینبغی لہ ارتفاع برزخ را فہمیدن از قبیل اوہام شیطانی است معاذ اللہ من ذلک وحل شبہ بالکلیہ آنکہ معانی و مضامین مثنوی ہمہ ماخوذ از مشکوٰۃ نبوۃ است وکسوت شعر پوشانیدن مخصوص بمولانا جلال الدین رومی است چنانچہ اجزاے مقام خلت یعنی محبت و محبوبیت ہمہ ماخوذ از جناب ختمی است وتصرف در ہیئت ممتزجہ در اختصاص کافی است چنانچہ واضع سکنجبین اگر دعوی اختصاص سکنجبین بخود کند سزاوار است کہ سرکہ وشہد از دیگرے باشد و خواص سرکہ وشہد را از دیگر آموختہ باشد کذا ہذا قولہ ودعاے اللھم صل علے محمد کما صلیت علے ابراھیم بعد از ہزار سال مقرون باجابت گشت و مبذول مستجاب شد اقول و درین ہیچ استبعاد نیست لقولہ تعالیٰ یدبر الامر من السماء الے الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مماتعدون ازین آیۃ صریح معلوم میشود کہ بعضے کارہاے خدا بامتزاج فیض سماوی وارضی صعوداً و ہبوطاً در مدت ہزار سال تمام میشود فلیکن من جملتہا ھذا الدعاء وایضاً بعضے مواعید آلہی درباره پیغمبر و امت پیغمبر در زمان حضرت امام مہدی

marfat.com
Marfat.com

بوقوع خواہد آمد اگر دعاے این مطالب کردہ شود قبول آنرا قطعا زیادہ تر بر ہزار سال خواہد گزشت و در تفاسیر و روایات صحیحہ آمدہ است کہ حضرت آدم در حق خود و ذریت خود دعاے بسیار نمودہ بودند و بعضے ازان دعاہا در عہد حضرت سلیمان علیہ السلام مستجاب شد وایضاً دعاے حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہم السلام ربنا واجعلنا مسلمین لك ومن ذریتنا امة مسلمة لك الی قولہ ربنا وابعث فیهم رسولا منهم یتلوا علیهم آیاتك ویعلمهم الکتاب والحکمة ویزکیهم بعد ہزاران سال مقرون باجابت شد و ہمچنین وعدہ و لقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثها عبادی الصالحون بعد ہزاران سال مقرون باجابت شد۔ قولہ درین مدت ہزاران اولیاء و خلفاء راشدین بودند از ہیچ یکے این کار نشد تعجب است اقول محل تعجب کلام بیہودہ این شخص است نمی فہمد کہ ارادہ الٰہی مخصص بعضے حوادث ببعض اوقات و ببعض امکنہ و ببعض اشخاص است سوال لِم دراں جاری نیست وچون و چرا را دران گنجایش نیست نمیتوان گفت کہ حضرت خواجہ بزرگ خواجہ معین الدین چشتی چرا مخصوص بارشاد اہلِ ہند شدند تا آنکہ شہرہ آفاق است کہ ایشانرا ولی الہند می گویند و قبل ازیشان از وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریب شش صد سال گزشتہ بود و درین مدت ہزاران ہزار اولیاء و خلفاء راشدین بودند از ہیچ یک ایں کار نشد تعجب است و فتح ظاہری ملک ہندوستان بر دست سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہ مخصوص شد حالانکہ قبل

marfat.com
Marfat.com

ازو مدت سہ صد سال تقریبا گزشتہ بودو دران مدت سلاطین عظام و خلفاے ذوی الاحترام بودند از ہیچ یک ایں کار نشد جاے تعجب است قولہ وآثار آن اکتساب کہ برسول خدا نسبت میکند کجا است خیلے تعجب است گوئیم معنی نسبت کردن برسول خدا سابق گزشت این شخص واسطہ فے العروض در لحوق صفتے از صفات اضافیہ بجناب حضرت رسالت پناہ متوسط واقع میشود وامت ایشانرا ازان کمال مکسوب خود بہرہ ور میسازد آثار آن جز تہذیب باطن کہ عبارت از لطائف ست بحصول ملکہ یادداشت وحضور دائمی ونسبت بیرنگی درجمع کثیراز امت مصطفویہ امرے دیگر نیست وبحمدللہ این معنی کالشمس فی رابعۃ النہار متحقق است واگر تعین مکان این جماعت کثیر کہ سوال کجا ازان بود میتوان گفت کہ بخارا وسمرقند وبلخ وبدخشان وقندہار وکابل وغزنی تاشکند و یارکند وشہر سبز وحصار شادمان کہ مسکن اہل اسلام است بے مشارکت ہنود و نصارے وروافض موجوداست غیرازین طریقہ طریق دیگر دران دیار رائج نیست الا شذوذا وندورا قولہ این فرد را براے حراست امت فرستاد دلیل انی این دعوی چیست گویم برظاہر است کہ از وجود ذات شریف حضرت ایشان شبہات ملاحدہ وروافض وغالیان توحید ومبتدعان طرائق ومعتقدان شرک خفی و جلی بالکلیہ برطرف شد وتابعان ایشان بفضلہ تعالی در اتباع سنت سرگرم ودر اجتناب از بدعت پیش قدم پس بمنزلہ آن شد کہ شخصے بیاید ودعوی کند کہ مرا فلان حکیم نائب خود درین شہر ساختہ ومردم از معالجہ او منتفع شوند واُو ہم طریق

marfat.com
Marfat.com

دوا و علاج را بخوبی سر انجام دہد متیقن میگردد کہ این شخص صادق القول است کہ از عہدۂ خدمت خود بوجہ احسن برآمدہ و سرانجام مہمات این خدمت نمود واگر سند فرماے از دفتر حکیم مطلق مطلوب است آنہم موجود است جلال الدین سیوطی در جمع الجوامع حدیث آوردہ است یکون فی امتی رجل یقال لہ صلة یدخل بشفاعتہ الجنة کذا و کذا عن ابن سعد عن عبدالرحمن بن یزید بن جابر بلاغاً (طبقات کبریٰ لابن سعد جلد ہفتم :۱۳۴)انتہی و شیخ بدرالدین در کتاب حضراۃ القدس آوردہ اند کہ این بشارت اشارت بوجود مسعود حضرت ایشان باشد چہ ایشان درمیان علما و صوفیہ صلہ بودند کہ اختلاف فریقین را در وحدۃ وجود بلفظی راجع داشتہ اند وخود نوشتہ اند کہ الحمدللہ الذی جعلنی صلة بین البحرین ومصلحاً بین الفئتین وحضرت ایشان از سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم مبشر شدہ اند کہ فردا چندین ہزار کس را بشفاعت تو بخشد منطوق حدیث و مضمون بشارت بر آن حضرت صادق مے آید و درین مدت ہزار سال دیگرے باین لقب نگزشتہ است و این استنباط مؤید بہ نقلیات و کشفیات است و در مکتوبات حضرت ایشان مسطور ست قولہ اگر شکر نعمت است کدام قبول خواہد کرد آہ طرفہ ماجرا است شکر نعمت را صاحب نعمت باید کہ قبول کند از قبول و ناقبول دیگران چہ میکشاید فقد قال اللہ تعالیٰ لئن شکرتم لازیدنّکم پس دعا کہ قبول شکر در جناب الٰہی است بموجب وعدہ او تعالیٰ حاصل است از قبول کسان دیگر

marfat.com
Marfat.com

کارے نیست

اِذَا رَضِیَتْ عَنِّیْ کِرَامُ عَشِیَّتِیْ فَلَا زَالَ غَضْبَانًا عَلٰی لِئَامُهَا

علاوہ آنکہ درین مدت دو صد سال صدہا اولیا ہزاران متقیان وصلحا از اتباع کرام حضرت ایشان بدل و جان شکر این نعمت عظمی را قبول کردند و بہزار بیان اعتراف بآن نمودند جعلنا الله من خیراتباعهم آمین رب العالمین

marfat.com
Marfat.com

رسالہ در رفع اعتراضات بر بعض عبارات

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

علامہ بشارت علی مجددی

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین

اس عبارت سے مفہوم ہوتا ہے کہ چند چیزیں مورد اشکال ہیں

اول: یہ ہے کہ مقام محبت مقام خلت سے ارفع ہے پس مقام محبت حاصل ہونے کے باوجود کیا مقام خلت حاصل کرنے کی ضرورت ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ معترض نے خود اقرار کیا ہے کہ شب معراج حضرت خاتمیت ﷺ کو مقام محبت عطا ہوا۔ چنانچہ معترض نے کہا ہے کہ یہ خبر بیہقی کی روایت سے ثابت ہے اور جامع صغیر سے نقل کیا ہے۔ اس کے بعد معترض نے پھر خود نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے آپ کو خلیل فرمایا ہے اور کتب صحیحہ میں لکھا ہے:

ان اللہ اتخذنی خلیلا کما اتخذ ابراھیم خلیلا

یعنی ''اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنایا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا''۔

معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کو مقام محبت جو مقام خلت سے ارفع ہے حاصل تھا مگر اس کے باوجود مقام خلت کا حاصل کرنا بھی درکار تھا ورنہ مقام خلت کے حصول پر فخر نہ کرتے اور یہ ارشاد ان اللہ اتخذنی خلیلا کما اتخذ ابراھیم خلیلا نہ فرماتے، خود معترض نے احادیثِ صحیحہ سے یہی سمجھا ہے کہ خاتمیت، اولوالعزمی اور رسالت جیسے تمام کمالات آنحضرت ﷺ کو عطا ہوئے ہیں، ظاہر ہے کہ ان کمالات میں بعض ارفع ہیں اور بعض غیر ارفع ہیں۔ معلوم ہوا کہ اگر ارفع حاصل ہو جائے تو

marfat.com
Marfat.com

پھر بھی غیر ارفع درکار ہوتا ہے۔ خصوصاً جب وہ غیر ارفع، حصولِ ارفع کیلئے واسطہ ہو اور وہ راہ میں واقع ہو تو اس صورت میں اس غیر ارفع کا حاصل ہونا موقوف علیہ ہے اس ارفع کے حصول کیلئے، اگر یہ دیکھا جائے کہ وہ غیر ارفع فی نفسہٖ کمال ہے تب بھی وہ مطلوب ہے اور اگر یہ دیکھا جائے کہ وہ غیر ارفع حصولِ ارفع کے لئے ذریعہ ہے تو پھر بھی مطلوب ہے مثلاً جسم کیلئے نامی ہونا کمال ہے اور حساس ہونا بھی ایک دوسرا کمال ہے جو اس سے بھی ارفع ہے اور نطق و عقل بھی ایک کمال ہے جو ان دونوں سے وراء ہے اور وہ دونوں کمال اس تیسرے کمال کیلئے واسطہ ہیں پس وہ دونوں کمال بذاتہما اور بغیر ہما دونوں وجہ سے مطلوب ہیں یونہی مقام خلت کی مقام محبت کے ساتھ نسبت سمجھنی چاہئے۔

دوم: یہ ہے کہ مقام خلت بھی آنحضرت ﷺ کو حاصل تھا۔ چنانچہ احادیث صحیحہ اس پر ناطق ہیں تو ہزار برس کے بعد اس کے حاصل ہونے کے کیا معنی ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ یقیناً اور قطعی طور پر احادیث صحیحہ کی دلیل سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مقام خلت حاصل تھا اور یہ بھی دلیل ہے کہ وہ مقام محبت کی راہ میں واقع ہے اور مقام محبت کے لئے موقوف علیہ ہے اور موقوف علیہ کے بغیر موقوف کا حصول محال ہے لیکن مقام خلت میں تصرف فرمانا، طالبین کو بالاصالۃ اس مقام میں پہنچانا اور یہ مقام حاصل کرنے کا طریقہ مدون اور مفصل کرنا موعود تھا کہ وہ ہزار برس کے بعد حاصل ہونگے چنانچہ احادیث صحیحہ اور متواترہ سے ثابت ہے کہ خلافت تمام روئے زمین کی مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک آنحضرت ﷺ کو اعطیت مفاتیح کنوز الارض (مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں) کی دلیل سے اجمالاً حاصل تھی

دوسری روایت میں ہے:

marfat.com
Marfat.com

وضعت مفاتیح کنوزالارض فی یدی یعنی زمین کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھ میں رکھی گئیں۔

صحیحین میں وارد ہے

زوّیت لی الارض مشارقها ومغاربها وسیبلغ ملك امتی ما زوی لی منها یعنی ''میرے لئے مشرق ومغرب کی زمین سمیٹ دی گئی ہے عنقریب وہ میری امت کی ملک ہوگی جو کچھ میرے لئے سمیٹ دیا گیا''۔

دوسری روایت میں ہے:

ان اللہ زوی لی الارض مشارقها ومغاربها واعطیت مفاتیح کنوز الارض یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کے سب مشرق ومغرب سمیٹ دیئے اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں''۔

صحاح کے علاوہ دوسری بعض کتابوں میں روایت ہے:

جآء نی جبریل بمفاتیح کنوز الارض علی فرس ابلق یعنی ''میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لے کر حضرت جبرائیل علیہ السلام ابلق گھوڑے پر آئے۔

حالانکہ یہ امر نہ آنحضرت ﷺ کے دور سعادت میں ظہور پذیر ہوا اور نہ ہی خلفائے راشدین کے عہد کرامت میں واقع ہوا بلکہ ہندوستان سلطان محمود غزنوی کے ہاتھوں فتح ہوا۔ ترکستان بعض دوسرے اہل اسلام کے ہاتھ سے فتح ہوا۔ روم مکمل طور پر عثمان ترکمانی اور اس کی اولاد کے ہاتھوں فتح ہوا۔ اب تک ملک حبشہ اور ملک وسیع چین اور خطا آنحضرت ﷺ کے قلمرو سے خارج ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ حضرت امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے عہد میں یہ ملک بھی آجائیں گے۔ خلافت الارض جو حضرت ابوالبشر علیہ السلام کی میراث ہے ایک عمدہ کمال ہے۔ اُس وقت

marfat.com
Marfat.com

آنحضرت ﷺ کی امت کے بعض افراد جو حضرت امام مہدی و حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے معاون ہونگے کی وساطت سے یہ کمال حاصل ہوگا چنانچہ جامع صغیر میں اس معنی کی طرف اشارہ واقع ہوا ہے۔

خیرامتی عصابتان عصابة تغزوا الهند وعصابة مع عیسی ابن مریم یعنی میری امت میں زیادہ بہتر دو گروہ ہیں۔ ایک وہ گروہ ہے جو ہند میں جہاد کرے گا۔ دوسرا گروہ وہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہے گا۔

اب آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ آنحضرت ﷺ کو سب کمالات حاصل تھے اور بعض کمالات میں تصرف امت کے بعض افراد کے ذریعے واقع ہوا۔ یونہی آنحضرت ﷺ کو اولین و آخرین کے علوم حاصل تھے۔ صحاح ستہ میں وارد ہے:

اوتیت علم الاولین والاخرین.....یعنی مجھے اولین و آخرین کا علم دیا گیا

لیکن علم کلام میں تصرف مثلاً حضرات شیخ ابوالحسن اشعری، شیخ ابو منصور ماتریدی، استاد ابو اسحاق اسفرائینی، امام غزالی اور امام رازی رحمۃ اللہ علیہم جیسے بعض دیگر علماء کی وساطت سے آنحضرت ﷺ کو حاصل ہوا۔

ایسا ہی علم فقہ و تفصیلِ احکام شرعیہ میں تصرف کتاب الطہارت سے کتاب السلم کتاب الشفعہ و فرائض اور وصایا تک حضرت امام اعظم اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے وسیلے سے آنحضرت ﷺ کو حاصل ہوا۔ ایسے ہی آداب طریقت، جہری و خفی ذکر اور مراقبہ کا طریقہ کے اشغال و اوراد مقرر کرنے میں تصرف آنحضرت ﷺ کو حضرت سید عبدالقادر جیلانی، حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند اور حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہم جیسے حضرات کے توسط سے حاصل ہوا۔

قولہ: آنجناب کے کمالات مختصہ جو علم میں تھے سب عطا کئے۔ اس میں ظاہری طور پر

marfat.com
Marfat.com

بحث ہے۔ اس لئے کہ اگر عطاء تقدیری مراد ہے تو مسلم ہے لیکن ان اللہ اتخذنی خلیلا میں بھی عطا تقدیری مراد ہوگی اور اگر عطاء وقوعی مراد ہے تو منع ظاہر ہے کہ یہ مقام تحقیق ہے کیونکہ مقام محمود اور مقام وسیلہ ابھی حاصل نہیں ہوئے اور امت پانچوں وقت اذان سننے کے بعد یہ دعا کرنے پر مامور کی گئی ہے

اٰت محمدن الوسیلة والفضیلة وابعثه مقاما محمودا ن الذی وعدته انك لا تخلف المیعاد یعنی اے پروردگار حضرت محمد ﷺ کو مقام وسیلہ وفضیلۃ عطا فرما اور آنحضرت ﷺ کو روز قیامت مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بلاشبہ تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

ایسے ہی ہر نماز میں یہ دعا اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انك حمید مجید کرنے پر مامور ہے۔

قولہ: طبیعت کے خلافِ مقتضیٰ ہونا کہاں سے ثابت ہوا، اس پر دلیل لانا چاہئے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ طبیعت سے مراد طبیعت عنصری نہیں ہے بلکہ طبیعت سے مراد طبیعت کمالیہ ہے اور آنحضرت ﷺ کا کمال اس امر کا مقتضی ہوا کہ تہذیبِ ظاہر اعمال جوارح، قلب، نفس اور عقل کی تہذیب اعمال باطن سے فرمائیں، اس کے علاوہ اور کمالات میں تصرف کرنا کاملین امت کے سپرد فرمادیا۔ کیونکہ اہم مقاصد اور سب کمالات کا موقوف علیہ انہیں کمالات کو جانتے تھے۔ یہ معنی سیرتِ مصطفویہ ﷺ یعنی شغل جہاد، ارکانِ اسلام کی تعلیم، سلوک کے قواعد اجمالیہ، ذکرِ لسانی پر مداومت، دعاؤں اور اذکار ومناجات کی کثرت، محبت وکدورت سے احوالِ قلب کا فقدان، احوالِ مدرکہ (یعنی بیداری، غفلت اور توجہ (اس قوتِ دراکہ کے ضمن میں ہر تعبیر وتجدد خواہ انفسی ہو یا آفاقی) بجانب مبدء، الحب للہ کے تحت ماسوا کے لئے

marfat.com
Marfat.com

ایثار، اللہ تعالیٰ کی محبت میں جان و مال اور اہل و اولاد کا فدا کرنا اور اس جیسے اعمال بجالانا، کے واقفین پر آفتاب سے زیادہ روشن اور فردا سے زیادہ آشکارا ہے۔

اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا کی تفسیر میں احادیث مروی و مذکور ہیں اور مقررہ قاعدہ ہے کہ شغل مالوف بھی طبیعت کا مقتضیٰ ہو جاتا ہے، اس لئے کہ عادت طبیعت ثانیہ ہے اور اس کا خلافِ مقتضیٰ، طبیعت کے خلاف نہیں ہے۔ یہ اس مطلب کی دلیل انّی ہے لیکن دلیل نقلی صحاح کی احادیث میں موجود ہے کہ

آنحضرت ﷺ اپنی مسجد میں تشریف لے گئے اور وہاں دو مجلسوں میں لوگ بیٹھے تھے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ''دونوں اچھے شغل میں ہیں۔ ان میں ایک جماعت دوسری جماعت سے افضل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں، اگر وہ چاہے تو انہیں عطا فرما دے اور اگر نہ چاہے تو کچھ بھی نہ دے لیکن وہ لوگ جو جاہلوں کو فقہ یا علم کی تعلیم دیتے ہیں پس وہ افضل ہیں اور میں تو معلم بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں'' پھر آنحضرت ﷺ انہیں لوگوں کی مجلس میں رونق افروز ہوئے۔

نہایت صریح دلیل اس امر میں یہ ہے کہ حق تعالیٰ مقام عتاب [1] میں فرماتا ہے:

واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغدة والعشى يريدون وجهه [2]

اور روک رکھئے (اے محبوب ﷺ) اپنے کو ان لوگوں کے ساتھ، جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام طلب گار ہیں اس کی رضا کے۔

اگر یہ امر آنحضرت ﷺ کی طبیعت کے خلاف مقتضیٰ نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ صبر کا حکم کیوں فرماتا ایسے ہی یہ آیت ہے:

---

[1] عتاب کی نفیس بحث سعادت العباد شرح مبدأ و معاد جلد ثانی ص: ۳۴۵ میں ملاحظہ فرمائیں

[2] الکہف ۱۸:۲۸

marfat.com
Marfat.com

ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ [1]

اور نہ دور ہٹایئے انہیں جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح وشام طلب گار ہیں اس کی رضا کے۔

اس مقدمہ پر دلیل لمّی یہ ہے کہ ان امور کی تعلیم (یعنی تہذیب ظاہر کی) اور جو کچھ ظاہر کے حکم میں ہے (مثلاً عقل، قلب اور نفس کی تہذیب) جمیع کمالات کے لئے موقوف علیہ ہے تمام کارخانۂ ولایت کی یہی بنیاد ہے اگر ان امور کی جانب آنحضرت ﷺ توجہ نہ فرماتے اور نہایت کوشش سے اس میں تصرف نہ فرماتے تو یہ بنیاد ناقص رہتی اور امت کا کوئی شخص اس تعلیم میں آنحضرت ﷺ کا قائمقام نہیں ہوسکتا اس لئے کہ یہ امور صاحبِ شریعت کی نصوص کے بغیر دریافت نہیں ہوسکتے اور کشف وعرفان ان مطالب تک نہیں پہنچ سکتا۔ بخلاف دیگر کمالات کے کہ وہ کشف وفراست سے بھی دریافت ہوسکتے ہیں اور دریافت ہوئے ہیں لیکن کشف ومعرفت اور وہ امور جو ظاہر کے حکم میں ہیں، تہذیب ظاہر پر موقوف ہیں پس تہذیب ظاہر ومافی حکمہ کی تعلیم سے مراد تفاصیل مکشوفات کی تعلیم ہے اگر آپ یہ کہیں کہ اس کلام اور ان آیات و احادیث بلکہ آنحضرت ﷺ کی سیرت کے تتبع سے جس طرح یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے طریق خلت کے سلوک میں تصرف نہ فرمایا یونہی اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جمیع ولایت میں تصرف نہ فرمایا جیسا کہ مقدمات میں مذکور ہوا تو اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ فی الواقع جیسا شغل اور تصرف آنحضرت ﷺ کا تہذیب ظاہر ومافی حکم الظاھر میں تھا ویسا تہذیبِ باطن اور کشف باطن میں نہ تھا۔

جیسا کہ سیر کے تتبع سے ہویدا ہے لیکن مقام خلت اور دیگر ولایات میں تین وجوہات سے بدیہی فرق ہے۔

---

[1] الانعام ۶:۵۲

marfat.com
Marfat.com

وجہِ اول

یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دیگر مقامات کی نشان دہی فرمائی ہے اور اس کے حاصل کرنے کا طریقہ بھی بیان فرمایا ہے کبھی صراحتہً بیان فرمایا ہے اور کبھی کنایۃً مثلاً یحبھم ویحبونہ ۔۔۔ورجل یحب اللہ ورسولہ ویحب اللہ ورسولہ ۔۔۔رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ ۔۔۔لقد رضی اللہ عن المومنین اذیبایعونك تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم ۔۔۔ان اللہ امرنی بحب اربعۃ من اصحابی واخبرنی انہ یحبھم وغیرہا آیات واحادیث اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ بعض اشغال و افعال اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت ہیں یعنی بندے کا اللہ تعالیٰ کا محب ہونا اور بعض کا اللہ کی محبوبیت تک واصل ہونا ہے بخلاف مقام خلت کے کہ آنحضرت ﷺ نے اس کے حاصل کرنے کا طریقہ ارشاد فرمایا ہے اور اس کے حاصل ہونے کی علامات بھی بیان فرمائی ہے۔

وجہِ دوم

یہ ہے کہ دیگر ولایات آنحضرت ﷺ کے زمان سعادت نشان کے بعد جلد رائج اور متداول ہوگئیں ۔ چنانچہ صحابہ و تابعین اور تبع تابعین سے لے کر حضرت جنید کے زمانہ اور آپ (حضرت مجدد) کے اقران تک پھر پیشوایان قادریہ و چشتیہ کے زمانہ تک کافی متداول ہوگئیں اور ان کے حاصل کرنے کے طریقے بھی مدون، مبوب اور مفصل مرتب ہو گئے، بخلاف مقام خلت کے کہ ان طویل زمانوں تک بالکل کسی نے اس کا ذکر نہ کیا اور نہ کسی نے اس کے حاصل کرنے کا طریقہ بیان کیا۔ یہاں تک کہ ہزار برس گزر گئے اور اس کے حاصل کرنے کا طریقہ پردۂ اخفا میں رہا۔ حق تعالیٰ نے اس امر کے لئے حضرت مجدد کو پیدا کیا اور ان کو اس مقام جو جو ہر نبوی ﷺ میں ودیعت و پوشید

marfat.com
Marfat.com

تھا، کے ظہور کا منشا بنا دیا۔ ہزار ہا سالکین کو آپ کے طفیل اس طریقہ کا سلوک میسر ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

اب میں اس طریقہ کا بیان اس انداز سے کرتا ہوں کہ اس طریقہ کا اختصاص متابعتِ مجددیہ کی بدولت آفتاب نیم روز کی مانند عیاں ہوجائے؟ گوشِ ہوش سے سنئے!۔ حضرت مجدد سے پہلے سلوک کے سب طریقے محبت ومحبوبیت کے ذریعہ سے حاصل کئے جاتے تھے۔ اول محبت کی راہ سے طے کرتے تھے اور آخر میں مرتبہ محبوبیت پر فائز المرام۔ اور وہ جو لوازم محبت ہیں مثلاً ذکر جہر، وجد، شوق، انکسار، تضرع، صبر، توکل، رضا جوئی اور مراقبہ صفات خصوصاً احاطہ، معیت توحید وجودی اور توحید فعلی میں استغراق، اپنے آپ کو کالمیت فی ید الغسال رکھنا، اپنی صفات اور غیر کی صفات کو اللہ تعالیٰ کی صفات میں فنا سمجھنا بلکہ اپنی ذات اللہ تعالیٰ کی ذات میں محو کرنا اور اس کا حسن وجمال ہر مظہر میں مشاہدہ کرنا ان امور میں زیادہ کوشش کرتے تھے حتی کہ ابتداء سلوک میں انوار وتجلیات سے فیض یاب ہوتے اور انتہاء سلوک میں فنا اور بقا کے درجہ پر فائز ہوجاتے تھے دوم اتحاد کا دم بھرتے تھے۔ انا من اھوی ومن اھوی انا (یعنی میں وہی ہوں جسے میں چاہتا ہوں اور جس کو میں چاہتا ہوں وہ میں ہوں)

یہی طریقہ جاری رہا کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ جو اصول طریقہ مجددیہ کے معدنِ خیر ہوئے ہیں کو ذکر خفی کی تعلیم دی اور پھر حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے عہد میں ذکر خفی نے برگ وبار پیدا کئے۔ لیکن حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں علوم توحید اس طریقہ میں شامل ہوگئے اور پھر سے علوم توحید کو غلبہ ہوگیا، تا آنکہ حضرت مجدد قدس اللہ سرہ نے ان سب کو بطونِ بطون میں پہنچا دیا اس کو خوب شائع فرمایا اور اپنے چاک سینہ سے محبوب کا سراغ ظاہر کیا۔ جو

marfat.com
Marfat.com

بے پناہ عنایات کے ساتھ جاری وساری ہوا اور شوق واشتیاق ،وجد ومناجات اور تضرع ایک طرف ہوئے ۔جو کچھ ہے قلب ،روح ،سر ،خفی ،اخفیٰ ،عناصر اور بدن میں ہے حتی کہ انوار وتجلیات خود اپنے باطن سے اپنے باطن میں پڑتے ہیں اور رفتہ رفتہ مقام خلت تک لے جاتا ہے محبت کا معنی عاشقی ہے اور محبوبیت کا معنی معشوقی ہے اور خلت کا معنی یارانہ ہے تو مقام خلت میں صحبتِ یارانہ ہوتی ہے اور سابق میں عاشقی اور معشوقی تھی ۔مقام خلت میں جانبین میں راز ونیاز ہوتا ہے اور طرفین میں سرگوشیاں ہوتی ہیں عاشقی میں نعرہ ، بے تابی اور در ودیوار میں سر مارنا جبکہ معشوقی میں ناز وادا اور فخر ومباہات ہوتا ہے یہ ہے طریقۂ خلت کا اجمالی بیان اگر کوئی اس کی تفصیل چاہے تو وہ متبعینِ طریقہ مجددیہ کے ساتھ چند سال نشست وبرخواست رکھے اور اپنے وجدان کی جانب نظر کرے کہ طرقِ سابقین کے علاوہ کیسا رنگ ظاہر ہوتا ہے اگرچہ وجدان دوسروں کے لئے دلیل نہیں ہے اگر کوئی منکر نہ ہو،تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ۔

نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند کہ برند از رہ پنہاں بحرم قافلہ را
قاصرے گر کند ایں طائفہ را طعن قصور حاشا للہ کہ بر آرم بزبان ایں گلہ را
ہمہ شیران ہاں بستۂ ایں سلسلہ اند روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را

یعنی نقشبندیہ عجب قافلہ سالار ہیں کہ پوشیدہ راہ سے قافلہ کو حرم تک لے جاتے ہیں اگر کوئی کوتاہ نظر اس طائفہ کے حق میں طعنِ قصور کرے تو حاشا للہ کہ میں زبان پر اس کا گلہ لاؤں کہ جہاں کے سب شیر اس زنجیر میں بندھے ہوئے ہیں لومڑی اس حیلہ سے کس طرح یہ زنجیر توڑ سکتی ہے۔

وجہِ سوم

یہ ہے کہ خلت ایسی حالت ہے کہ اس میں جانبین کی محبت اور محبوبیت شامل ہے تو

marfat.com
Marfat.com

مقام خلت کی نسبت مقام محبت ومحبوبیت کے ساتھ ایسی ہے کہ جونسبت مرکب اور بسیط میں ہے اور بسیط مرکب پر طبعاً مقدم ہے تو وضعاً بھی مقدم کیا گیا۔ پہلے اس امت میں محبت صرفہ اور محبوبیت صرفہ راسخ ہوئی ۔ یوں کہ اوائل سلوک میں محبت اور آخر سلوک میں محبوبیت ہو۔ جیسا کہ سالک مجذوب میں یا بالعکس (مجذوب سالک میں ہے) اور جب بسائط کا دورہ مکمل ہوا تو دورۂ مرکب شروع ہوا۔

چوں فراغت ز مفردات آمد وقت مشقِ مرکبات آمد

یعنی جب مفردات حروف کی مشق سے فراغت حاصل ہوئی تو مرکبات کی مشق کرنے کا وقت آیا

تعجب تو یہ ہے کہ اگرچہ اس طریقہ مجددیہ کا رواج اور شیوع اور اس ضمن میں فیوض الٰہی کا فیضان امت مصطفویہ پر متاخر ہوا ہے لیکن اس کا مبداء دیگر طرق کے مبادی پر مقدم ہے اس لئے کہ یہ طریقہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ منسوب ہے آپ اول خلیفہ ہیں اور بالغ مردوں میں سب سے پہلے اسلام سے مشرف ہوئے اور نص سے بھی آپ کا استحقاقِ خلت ثابت ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

لو کنت متخذا من امتی خلیلا لاتخذت ابابکر خلیلا ۔۔۔ اخر الحدیث یعنی اگر میں اپنی امت سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو حضرت ابوبکر کو اپنا خلیل بناتا

اگر کسی کے دل میں یہ خطرہ گذرے کہ اس صورت میں لازم آتا ہے کہ عام متبعین مجددیہ اولیائے سابقین سے افضل ہیں۔ سبحان اللہ یہ بہتان عظیم ہے

گویم: اس کا جواب تین وجوہات پر ہے۔

اول:۔ یہ ہے کہ یہ اس وقت لازم آئیگا کہ طریقہ خلت کو سب طریقوں سے افضل

marfat.com
Marfat.com

سمجھیں حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ محبوبیت، مقام خلت سے بدلیل لاوثرن حبیبی علی خلیلی (یعنی میں اپنے حبیب کو اپنے خلیل پر ترجیح دیتا ہوں) افضل ہے

دوم: وجہ یہ ہے کہ افضیلت علو مرتبہ کے اعتبار سے ہوتی ہے جس مقام میں بھی ہو خواہ خلت ہو، خواہ محبوبیت، اس کی مثال یہ ہے کہ بادشاہوں اور امیروں کے یار اور مصاحب ہوتے ہیں جو ہمیشہ حضور میں حاضر رہتے ہیں اور ان کے ساتھ راز و نیاز رہتا ہے اور امراء کے صوبیدار، رسالہ دار اور کارخانوں کے داروغے، دفتروں کے چوکیدار بھی ہوتے ہیں۔ ان سب کا مرتبہ یاروں اور مصاحبوں کے مرتبے سے زیادہ ہوتا ہے۔ اگرچہ دوام حضور اور دائمی قرب یارانِ مجلس اور مصاحبوں کے ساتھ مخصوص ہے بلکہ خواص اور خادموں کے ساتھ۔

سوم: وجہ یہ ہے کہ ہر طریقہ کے منتہیوں کو یہ دولت (دوام حضور و دائمی قرب) حاصل ہے پس دائمی قرب کی نسبت دیگر طرق کے منتہیوں کو بھی میسر ہوسکتی ہے۔ البتہ اس طریقے کے مبتدیوں کو اس وجہ سے ترجیح وفضیلت حاصل ہوسکتی تھی کہ مجاہدات، ریاضات، کشف وکرامات اور ظہور خوارق عادات میں دیگر طرق کے مبتدی ارجح ہوتے۔ چنانچہ کسی قائل کا قول ہے:

اولِ ما آخر ہر منتہے است ز آخرِ ما جیب تمنا تہی است

یعنی ہمارا اول ہر منتہی کا آخر ہے اور ہمارے آخر سے جیبِ تمنا خالی ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جزوی فضیلت کو کلی فضیلت کی بجائے اختیار کرنا اور اس کی فضیلت کی وجوہات کو ملحوظ نہ رکھنا کوتاہ فہموں کا کام ہے۔

قولہ: پس چاہئے کہ امت محمدیہ کا ہر متوسط دوسرے رستے سے محیط کے ساتھ مناسبت رکھے تاکہ اسے اس مرتبہ کے کمالات حاصل ہوں اور وہ اس مرتبہ کی حقیقت سے متحقق ہوجائے۔ یہ الفاظ کس عالم سے ظاہر ہوئے ہیں، اس سے تشویش ہوتی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

گویم: یہ کوئی جائے تشویش نہیں ہے کیونکہ راہ دیگر سے مراد محبت ومحبوبیت کی راہ ہے اوران دونوں طریق سے دائرہ خلت کی محیط کے ساتھ مناسبت ہوسکتی ہے اس لئے اوپر مذکور ہوا ہے کہ خلت وہ ماہیت ہے جو محبت ومحبوبیت سے ممتزج ہے اور کسی شئے کے دو جزؤں میں سے ایک جزء حاصل ہوجائے تو اس شے کے ساتھ مناسبت ہوجاتی ہے یہ امر بدیہی کی مانند ہے ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ معترض نے راہ دیگر سے مراد اتباع پیغمبر ﷺ کے علاوہ کوئی اور راستہ سمجھا ہے اور اس وجہ سے معترض تشویش میں پڑا ہے حالانکہ خود معترض نے کلام سابق میں اقرار کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہمارے لئے سب رستے کھول دیے ہیں تا کہ کوئی رستہ ان کی حیطہ جمعیت سے باہر نہ رہے۔ پھر معترض کو یہ وہم کیوں ہوگیا اگرچہ اس عبارت سے صراحۃً مستفاد نہیں ہوتا کہ مراد اس ایک شخص سے اپنی ذات شریف کو قرار دیا ہے لیکن فی الواقع یہی امر ہے کہ جو شخص آپ کے احوال سے آگاہ ہے وہ جانتا ہے کہ یہ سب امور آپ کی ذات میں متحقق تھے۔ اس لیے کہ اس طریقہ کی عنایت سے پہلے آپ نے اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ عبدالاحد قدس سرہ سے طریقہ قادریہ حاصل کیا تھا اور طریقہ قادریہ کی بنا محبوبیت پر ہے اور حضرت شیخ عبدالاحد نے یہ طریقہ حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا۔ اور انہوں نے حضرت سید فضیل رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح درجہ بدرجہ آخر سلسلہ تک یہ طریقہ حاصل ہوا۔ زیادہ تعجب اس امر سے ہے کہ جب ان کو یہ طریقہ عنایت ہوا اور برسوں سالکین کو اس طریقہ کی تعلیم فرمائی تو اس کے بعد حضرت شیخ سکندر نبیرہ حضرت کمال کیتھلی قدس اللہ سرہما جو صاحب طریقہ محبوبیت سے مجاز تھے خرقہ لائے اور سرہند میں ان کو پہنایا تو مقام خلت کی راہ سے مقام محبوبیت تک پہنچے جو پہلے راہ محبوبیت سے مقام خلت تک پہنچے تھے اس قسم کی نیرنگیاں خدا کے عجیب معاملات میں سے ہیں جو وہ اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ کرتا ہے چنانچہ ہمارے آنحضرت ﷺ کو ابتداء میں بنائے

marfat.com
Marfat.com

کعبہ میں شرکت اور حجر اسود رکھنے سے مقام ابراہیمی حاصل ہوا۔ اس کے بعد مدینہ منورہ میں اشتغال جہاد اور یہود و نصاریٰ کے ساتھ مقابلہ کی وجہ سے مقام موسوی اور مقام عیسوی حاصل ہوا بلکہ شب معراج بیت المقدس کی طرف وقوعِ سیر سے اس کا آغاز ہوا تھا غزوہ تبوک جو غزوات شام میں پہلا غزوہ ہے، سے اس دولت میں بہت زیادتی ہوئی حتی کہ حجۃ الوداع میں پھر کمال ابراہیمی سے مشرف ہوئے اور مقام ابراہیمی نے اس دن عظیم جلوہ دکھایا اور النهاية هي الرجوع الى البداية متحقق ہوگیا۔

قولہ: کسی جگہ حضرت مجدد لکھتے ہیں کہ وہ فرد خضر تھے یا الیاس (علیہما السلام)۔ اس سے صراحتاً معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی مراد اس سے خود اپنی ذات ہے۔

گویم: اس کلام میں تناقض نہیں اس لئے کہ مکشوفات میں اکثر مبہم القا ہوتا ہے پھر اس مبہم کا تعین فرماتے ہیں۔ جب مبہم شے القا ہوتی ہے تو اس مبہم کے صدق کی تعیین میں عقل کو جولانی ہوتی ہے چنانچہ آنحضرت ﷺ سے اس طرح کا ابہام اور تعین وقوع میں آیا ہے صحیحین میں موجود ہے:

انی رایت دارهجرتکم مابین نخل وماء فذهب وهمی انها الیمامة اوهجر فاذاهی المدینة یثرب میں نے تمہاری ہجرت کا مقام درخت خرما اور پانی کے درمیان دیکھا مجھے خیال ہوا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے تو معلوم ہوا کہ وہ مدینہ یعنی یثرب ہے"

ایسا ہی حال حضرت مجدد کا اس کشف میں ہے کہ پہلے آپ کو بطور الہام کے معلوم ہوا کہ فرد متوسط ایسا ایسا ہونا چاہئے۔ پھر جب دیکھا کہ اس طریقہ کی بنیاد حضرت خضر علیہ السلام نے ڈالی ہے تو خضر علیہ السلام کا خیال ہوا۔ پھر غور کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت خضر علیہ السلام لوگوں کے ساتھ بہت اختلاط رکھتے ہیں اور طریقہ خلت کو خلوت اور گوشہ نشینی لازم ہے تو حضرت الیاس علیہ السلام کی طرف خیال گیا۔ یہ سب خیال اس وجہ سے ہوا کہ

marfat.com
Marfat.com

جو کمال عظیم الشان پیغمبر کے لئے ہے، اس کے حصول کے لئے متوسط کسی پیغمبر کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہوسکتا۔ دنیا میں ان دو پیغمبروں کے سوا کوئی دوسرا پیغمبر نہیں اور پھر آخر میں معلوم ہوا کہ اس متوسط کا پیغمبر ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اس امر میں اپنے پیغمبر کی کمالِ متابعت کافی ہے اور اس امر کے لئے مقصود گوشہ نشینی اور خلوت در انجمن ہے جیسا کہ حضرات خواجگان کے طریقہ کی بنا اس پر ہے نہ کہ خلوت جسمانی پر۔ بہر حال یقیناً معلوم ہوا کہ وہ متوسط آپ کی ذات شریف ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

واما بنعمة ربك فحدث ..... یعنی اے محبوب ﷺ اپنے پروردگار کی نعمت بیان کیجئے۔

تو اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص پر اللہ تعالیٰ کی نعمت ہو تو اس کے لئے حکم ہے کہ وہ نعمت بیان کرے بایں وجہ حضرت مجدد نے یہ امر بیان فرمایا ایسے اختلافات کو تناقض سمجھنا اس شخص کا کام ہے جو حضرات کے مکشوفات سے آشنا نہیں ورنہ شیخ اکبر کے کلام سے متعدد مقامات میں مفہوم ہوتا ہے کہ اس امت میں خاتم الاولیاء حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ہیں اور شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے اکثر مقامات میں اپنے آپ کو خاتم الاولیاء قرار دیا ہے۔

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا ست
سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است

یعنی جب تو اہل دل کی بات سنے تو مت کہہ کہ خطا ہے تو سخن شناس نہیں، خطا اس مقام میں ہے۔

قولہٗ: میں ہوں کہ جس نے یہ کمالات رسول خدا کو کسب کرائے ہیں

اس عبارت کی نقل میں صراحتاً خیانت اور تحریف واقع ہوئی ہے۔ اس لئے کہ کسب کرانے سے متبادر یہ ہوتا ہے کہ وہ فہم شیخ اور مرشد کے بجائے ہے معاذ اللہ! رسول

marfat.com
Marfat.com

خدا ﷺ بجائے طالب اور تلمیذ کے ہیں حضرت مجدد کے کلام کا ہرگز یہ مفہوم نہیں اور صحیح عبارت یوں ہے کہ میں ہوں جو یہ کمالات کسب کر کے جناب رسول خدا کے ساتھ منسوب کرتا ہوں اور آنجناب کے کمالات بانہایت میں بطور نیاز پیش کرتا ہوں اور آنجناب کے دفتر اعمال میں لکھواتا ہوں۔ اگر زبان طالب علمانہ میں یہ مضمون ادا کیا جائے تو کہنا چاہئے کہ جب کہا جاتا ہے کہ یہ صفت فلاں کو بواسطہ فلان حاصل ہوئی تو اس کے دو معنی ہوتے ہیں۔

اول: یہ کہ وہ واسطہ، واسطہ فی الثبوت ہو، یعنی وہ صفت پہلے واسطہ کو حاصل ہوئی ہو۔ پھر اس واسطہ سے بطور سببیت وہ صفت ذی واسطہ کو حاصل ہوئی جس طرح پانی کی حرارت بواسطہ آگ ہوتی ہے تو وہاں دو طرح کی حرارت ہوتی ہے۔ ایک حرارت آگ کے ساتھ قائم رہتی ہے اور دوسری حرارت پانی کے ساتھ رہتی ہے کیونکہ پانی کی حرارت آگ کی حرارت سے حاصل ہوتی رہتی ہے یہ معنی حضرت مجدد کی مراد ہرگز نہیں ہے۔

دوم: معنی یہ ہے کہ وہ واسطہ، واسطہ فی العروض ہو یعنی صفت واحدہ درحقیقت واسطہ کے ساتھ قائم ہو اور وہی صفت واحدہ واسطے کے ذریعہ سے ذی واسطہ کے ساتھ منسوب ہو۔ مثلاً کشتی میں بیٹھنے والے کی حرکت بواسطہ کشتی ہے یہاں حرکتِ واحدہ کشتی کے ساتھ قائم ہے جالس (بیٹھنے والے) کے ساتھ نہیں ہاں یہ حرکت (جالس سفینہ کی طرف) بالعرض مجازاً منسوب ہوتی ہے۔ حضرت مجدد کی مراد یہی معنی ہیں۔ یعنی یہ کمالات میں نے حاصل کئے اور یہ مجھ میں قائم ہوئے اور رسول خدا ﷺ کی جناب کی طرف منسوب ہوئے ہیں۔ اس حکم میں کہ امت کے اعمال پیغمبر کے دفتر اعمال میں محسوب ہوتے ہیں اور آنحضرت ﷺ فی نفسہ ان کمالات کے کسب سے مستغنی ہیں۔ اس لئے کہ آپ کو اس سے ارفع کمال حاصل ہے اور یہ مفہوم کوئی قباحت نہیں

marfat.com
Marfat.com

رکھتا اور اسے دلائل سے بھی ثابت کر دیتا ہوں۔ بعون اللہ وبتوفیقہٖ

منجملہ (ان میں سے) مفاتیح کنوز الارض کا قصہ، آنحضرت ﷺ کے متبعین کے ہاتھوں مشرق سے مغرب تک تمام زمین میں تصرف جو آنحضرت ﷺ کی طرف صدیوں بلکہ ہزار برس سے زیادہ مدت کے بعد منسوب ہوا اور زویت لی الارض مشارقھا و مغاربھا کا مفہوم متحقق ہوا۔

ان میں سے یہ دلیل بھی ہے کہ فارس و رُوم کی فتح اور کسریٰ و قیصر کی ہلاکت حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں وقوع میں آئی اور یہ امر آنحضرت ﷺ کی وفات سے چند سال بعد آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہوا۔

یہ دلیل بھی ہے کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا

یاعلی انك تقاتل علیٰ تاویل القرآن کما قاتلت علیٰ تنزیله

یعنی اے علی تم قتال کرو گے ان لوگوں سے جو تاویل قرآن سے ثابت حکم کا انکار کریں گے جیسے میں نے قتال کیا ان لوگوں سے جنہوں نے قرآن میں نازل حکم کا انکار کیا اور یہ امر تیس برس کے بعد حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں وقوع پذیر ہوا اور آنحضرت ﷺ کے دفتر اعمال میں محسوب ہوا۔ تو اس مقام میں نہیں کہا جا سکتا ہے کہ قتال علیٰ تاویل القرآن ایک عمدہ کمال تھا جو آنحضرت ﷺ کو حاصل نہ ہوا مگر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حاصل ہو گیا اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کا کمال قتال علی تنزیل القرآن ارفع و اکمل ہے قتال علیٰ تاویل القرآن سے۔ لیکن قتال علیٰ تاویل القرآن آنحضرت ﷺ کے حق میں ثابت ہونا ممکن نہ تھا تاوقتیکہ کوئی متوسط افرادِ امت میں سے واسطہ نہ ہو۔ ناچار ایک متوسط قرار دیئے گئے کہ جن کے واسطے سے یہ قتال آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہوا اور عدم امکان

marfat.com
Marfat.com

کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے عہد میں قتال علیٰ تاویل القرآن متصور نہ تھا۔ اس لئے کہ جو تاویل آنحضرت ﷺ اپنی زبان مبارک سے فرما دیتے وہ تاویل، تنزیل ہو جاتی تو اس کے انکار سے جو قتال ہوتا وہ قتال بوجہ تنزیل ہو جاتا نہ کہ بوجہ تاویل اور اس تاویل کا منکر کافر ہو جاتا اس لئے کہ وہ گویا قرآن کی نص صریح کا منکر ہوتا، پس ایسا وجہتین متوسط لازم چاہئے جو ایک جہت سے خلیفہ و مجتہد ہو تا کہ اس کی تاویل کا انکار کفر نہ ہو اور اس سے تنزیل کا انکار لازم نہ آئے اور حضرت پیغمبر کے ساتھ متحد الحکم کی جہت سے خلیفہ مستخلف کا حکم رکھتا ہے جب اس کے حکم کا انکار بالعرض پیغمبر کے حکم کا انکار ہے اس لئے اس کا کام آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہوتا ہے اور آنحضرت ﷺ کے دفتر اعمال میں یہ کمال بھی لکھا جاتا ہے تو ایسے ہی یہ کمال حضرت مجدد کا بھی ہے۔

قولہ: وہ راہ کہاں سے لے آئے۔

اقول: عالم دیگر سے مراد محبت و محبوبیت کا عالمِ امتزاج ہے کہ جس کی تعبیر مقام خُلّت سے کی جاتی ہے اسے نزدِ خدا سے لے آئے۔ جیسا کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا قتال علیٰ تاویل القرآن خدا سے لے آئے اور وہ قتال عالم دیگر سے ہے جہاد کفار کے قبیل سے بھی نہیں ہے اور قتال مسلمین کے قبیل سے بھی نہیں۔ بلکہ اس کی ہیئت ممتز جہ ہے اور یہ امر حضرت علی کو بحکم خلافت نبوت و متابعت آنحضرت ﷺ سے حاصل ہوا۔ چنانچہ حضرت مجدد کو بھی یہ کمال آنحضرت ﷺ کے کمال متابعت کی بدولت میسر ہوا۔

تعجب ہے ان لوگوں کے حال پر جو آپ پر اس حیلہ سے طعن کرتے ہیں کہ آپ استقلال کا دم بھرتے ہیں، برزخ کو درمیان سے اٹھا دیتے ہیں۔ نہ سنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں کہ آپ کا کلام مکتوبات وغیرہ آنحضرت ﷺ کی کمال متابعت پر تحریص سے معمور

marfat.com
Marfat.com

ہے اور جا بجا اپنے اور اپنے متبعین کے حق میں یہی امر خدا سے طلب کرتے ہیں اور جا بجا فرماتے ہیں کہ ہمارے طریق کی بنا متابعتِ سنت کے کمال اور بدعت سے اجتناب پر ہے کیا یہ ظلم عظیم نہیں ہے ختم الله علی قلوبهم وعلی سمعهم وعلی ابصارهم غشاوة (مہر لگا دی اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے)۔

قولہ: حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا برزخ درمیان سے نہیں اٹھتا اور ولایتِ خلیلی کے مراتب اس واسطے سے مکمل ہو جاتے ہیں ولایت موسیٰ کے حاصل ہونے کا کوئی معنی نہیں۔

اقول: ابھی بیان کیا گیا ہے کہ ولایتِ خلیلی آنحضرت ﷺ کو حاصل تھی مگر اس سے اہم تر میں مشغولیت کی وجہ سے اس طرف متوجہ نہ ہوئے۔ حضرت مجدد کو آنحضرت ﷺ کی محض کمال متابعت کی بدولت ولایتِ خلیلی بارگاہ الوہیت سے حاصل تھی۔ جو آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہوئی۔

مثنوی شریف کی تصنیف جو گونا گوں علمِ سلوک و معرفت کے جواہر سے پُر ہے حضرت مولانا جلال الدین رومی قدس اللہ سرہ کو بارگاہ خداوندی ﷻ سے اپنے پیغمبر ﷺ کی محض کمالِ متابعت سے عنایت ہوئی اور وہ مثنوی حضرت رسالت پناہ ﷺ کی طرف منسوب ہوئی حالانکہ آنحضرت ﷺ نے خود تصنیف نہیں فرمائی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ [1]

(اور نہیں سکھایا ہم نے آنحضرت ﷺ کو شعر اور نہ یہ ان کے شایان شان تھا)۔

ارتفاع برزخ سمجھنا اوہام شیطانی کے قبیل سے ہے نعوذ بالله من ذالك اور یہ شبہ بایں طور حل ہو جاتا ہے کہ مثنوی کے معانی و مضامین سب مشکوٰۃ نبوت ﷺ

---

[1] یٰسٓ ۳۶:۶۹

marfat.com
Marfat.com

سے ماخوذ ہیں اور انہیں شعر کا جامہ پہنانا مولانا جلال الدین رومی کے ساتھ مخصوص ہے۔ ایسا ہی اجزاء مقام خلت یعنی محبت ومحبوبیت سب جناب ختمی مرتبت ﷺ سے ماخوذ ہیں اور حضرت مجدد کا ہیئت ممتزجہ میں متصرف ہونے کا اختصاص کافی ہے جیسے سکنجبین کا واضع (بنانے والا) اگر اپنے بارے سکنجبین کے اختصاص کا دعویٰ کرے تو اسے کرنے کا حق ہے اگر چہ سرکہ وشہد کی خصوصیت کسی اور کے ساتھ ہو اور اس سرکہ وشہد کے خواص کو کسی دوسرے سے سیکھا ہو مگر اس کا دعویٰ اختصاص صحیح ہے ایسا ہی یہ مقام بھی ہے۔

قولہ: اللھم صل علی محمد کما صلیت علی ابراھیم کی دعا ہزار برس کے بعد درجہ اجابت کو پہنچی اور مستجاب ہوئی ہے

اقول: یہ کوئی بعید نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون [1] (اللہ تعالیٰ) تدبیر فرماتا ہے ہر کام کی آسمان سے زمین تک پھر رجوع کرے گا ہر کام اس کی طرف اس دن جس کی مقدار ہزار برس ہے اس اندازہ سے جسے تم شمار کرتے ہو"

اس آیت سے صراحۃً معلوم ہوتا ہے کہ خداوند تعالیٰ کے بعض کام بامتزاج فیض سماوی وارضی صعوداً وہبوطاً ہزار سال کی مدت میں تمام ہوتے ہیں تو ہوسکتا ہے کہ یہ دعاء بھی اس قبیل سے ہو اور یہ بھی جواب ہے کہ بعض مواعید الٰہی جو پیغمبر ﷺ اور امت کے حق میں ہیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں وقوع میں آئیں گے۔ اگر ان مطالب کے لئے دعا کی جائے تو ظاہر ہے کہ وہ دعا صدیوں کے بعد قبول ہوگی۔ (یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں قبول ہوگی)

---

[1] السجدہ ۳۲:۵

marfat.com
Marfat.com

تفاسیر و روایات صحیحہ میں آیا ہے کہ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے حق میں اور اپنی اولاد کے حق میں بہت دعائیں کی تھیں ان دعاؤں میں سے بعض دعاء حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد میں مستجاب ہوئی نیز حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی دعا ربنا واجعلنا مسلمین لك ومن ذریتنا امة مسلمة لك ___ ربنا وابعث فیهم رسولا منهم یتلوا علیهم ایاتك و یعلمهم الکتاب والحکمة ویزکیهم[1] ہمارے رب! بنادے ہم کو فرمانبردار اپنا اور ہماری اولاد سے بھی ایک جماعت پیدا کرنا جو تیری فرمانبردار ہوائے ہمارے رب! بھیج ان میں ایک برگزیدہ رسول انہیں میں سے تاکہ وہ پڑھ کر سنائے تیری آیات اور ان لوگوں کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور پاک صاف کردے انہیں۔

یونہی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثها عبادی الصالحون[2] (اور تحقیق ہم نے لکھ دیا ہے زبور میں پند و موعظت کے بعد کہ بلاشبہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہیں) ہزاروں برس کے بعد پورا ہوا۔

قولہٗ: اس مدت میں ہزاروں اولیاء اور خلفائے راشدین ہوئے اور کسی سے یہ کام سرانجام نہ ہوا تعجب ہے۔

اقول: یہ کلام اس بے ہودہ شخص کے لئے محلِ تعجب ہے جو نہیں سمجھتا کہ اللہ تعالیٰ کے ارادے میں بعض حوادث، بعض اوقات، بعض مقامات اور بعض اشخاص کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں۔ لِمَ کے سوال کا وہاں گذر نہیں اور چون و چرا کو اس میں گنجائش نہیں ہے۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اہل ہند کے ارشاد کیلئے حضرت خواجہ بزرگ معین الدین

---

[1] البقرہ ۲:۱۲۷___۱۲۹ [2] الانبیاء ۲۱:۱۰۵

marfat.com
Marfat.com

چشتی رحمۃ اللہ علیہ کیوں مخصوص ہوئے۔ چنانچہ شہرۂ آفاق ہے کہ آپ کو ولی الہند کہتے ہیں۔ اوران سے قبل آنحضرت ﷺ کے وصال کو تقریباً چھ سو برس کا زمانہ گذرا تھا اور اس مدت میں ہزاروں اولیاء کرام اور خلفائے راشدین گذرے (تو چاہئے کہ معترض اس مقام میں بھی کہے) کہ یہ کام کسی سے نہ ہوا تعجب ہے۔ ملک ہندوستان کی ظاہری فتح سلطان محمود غزنوی انارَ اللہ برھانہٗ کے ہاتھ سے مخصوص ہوئی اوران سے قبل تقریباً تین سو برس کا زمانہ گذرا تھا (تو چاہئے کہ معترض اس مقام میں بھی کہے) کہ اس مدت میں (اکثر) سلاطین عظام اور خلفاء ذوی الاحترام گذرے اور کسی سے یہ کام نہ ہوا تعجب ہے!

قولہٗ: اس اکتساب کے آثار کہ جس کی نسبت آنحضرت ﷺ کی طرف کرتے ہیں، کہاں ہیں نہایت تعجب ہے۔

گوئیم: رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت کرنے سے کیا مقصود ہے اس کا مطلب اوپر بیان کیا گیا۔ حضرت مجدد واسطہ فی العروض ہیں یعنی آنحضرت ﷺ کی صفات اضافیہ میں سے ایک صفت کے لاحق ہونے کیلئے متوسط ہوئے ہیں اور اپنے اس کمال مکتسبہ سے آنحضرت ﷺ کو فیض یاب کرتے ہیں۔ اس کے آثار یہ ہیں کہ تہذیبِ باطن (جسے لطائف سے تعبیر کرتے ہیں) امت کی کثیر جماعت کو یادداشت کا ملکہ، دوام حضور اور نسبتِ بے رنگی کے حصول کے سوا کچھ اور نہیں ہے۔ بحمد اللہ یہ امر آفتاب نیم روز کی طرح متحقق ہے اور معترض نے جو سوال کیا ہے کہ اس کے آثار جو جماعتِ کثیر میں ہیں وہ کہاں ہیں؟۔ تو اس سوال کے جواب میں کہا جا سکتا ہے کہ بخارا، سمرقند، بلخ، بدخشان، قندھار، کابل، غزنی، تاشکند، یارکند، شہر سبز اور حصار شادماں جو اہل اسلام کا مسکن ہیں، میں ہیں۔ وہاں ہنود و نصاریٰ اور روافض نہیں ہیں اور ان مقامات میں اس طریقہ کے سوا کوئی دوسرا طریقہ رائج نہیں ہے۔ شاذ و نادر ہی کوئی دوسرا طریقہ ہو

قولہٗ: اس فرد کو امت کی نگہبانی کیلئے بھیجا، اس دعویٰ کی دلیل کیا ہے؟

marfat.com
Marfat.com

گوئیم: ظاہر ہے کہ آپ کی ذات مبارک نے ملاحدہ، روافض، غالیان توحید، مبتدعین طرائق اور معتقدینِ شرک خفی وجلی کے شبہات مکمل طور پر رد کئے اور بفضلہ تعالیٰ آپ کے متبعین اتباع سنت میں نہایت سرگرم اور بدعت سے اجتناب میں پیش قدم ہیں، پس آپ کی مثال یوں ہے کہ کوئی شخص (کہیں سے) آئے اور دعویٰ کرے کہ مجھے فلاں حکیم نے اس شہر میں اپنا نائب بنایا ہے اور لوگ اس کے معالجہ سے مستفید ہوں اور وہ علاج معالجہ بخوبی سرانجام دے تو یقین ہو جائے گا کہ یہ شخص صادق القول ہے کہ وہ اپنا منصب خدمت بطریق احسن بجالایا اور اس نے اس خدمت کے امور بخوبی سرانجام دیے اور اگر معترض حکیم مطلق کی سند چاہتا ہے تو وہ بھی موجود ہے چنانچہ امام جلال الدین سیوطی نے جمع الجوامع میں حدیث بیان کی ہے۔

یکون فی امتی رجل یقال له صلة یدخل الجنة بشفاعته کذا و کذا عن ابن سعد عن عبدالرحمن بن یزید بن جابر بلاغا انتهیٰ

یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک عظیم شخص ہوگا جسے صلہ کہیں گے۔ اس کی شفاعت سے بے شمار لوگ بہشت میں داخل ہوں گے۔ یہ روایت ابن سعد سے ہے انہوں نے عبدالرحمن بن یزید بن جابر سے روایت کی اور یہ روایت مرفوع ہے"

حضرت شیخ بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب حضرات القدس میں لکھا ہے کہ یہ بشارت حضرت مجدد کے بارہ میں ہے کیونکہ علماء اور صوفیاء کے درمیان آپ صلہ تھے کہ فریقین میں جو وحدتِ وجود کے مسئلہ میں اختلاف ہے اسے نزاع لفظی پر محمول فرمایا ہے اور آپ نے خود تحریر فرمایا ہے کہ

الحمد لله الذی جعلنی صلة بین البحرین و مصلحا بین الفئتین

یعنی سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں کہ جس نے مجھے بحرین کے درمیان صلہ اور دو

marfat.com
Marfat.com

گروہوں کے درمیان مصلح بنایا ہے۔

حضرت سرور عالم ﷺ نے آپ کو بشارت فرمائی ہے کہ کل (روزِ قیامت) ہزار ہا آدمی آپ کی شفاعت سے بخشے جائیں گے۔ منطوق حدیث (مذکور) اور مضمون بشارت آنجناب پر صادق آتا ہے اور اس ہزار سال کی مدت میں کوئی ایسا نہیں گذرا کہ اس کا لقب صلہ ہو۔ اور یہ استنباط، نقلیات اور کشفیات سے بھی موید ہے اور یہ آنجناب کے مکتوبات میں بھی مرقوم ہے۔

قولہ: اگر یہ نعمت کا شکر ہے تو قبول کون کرے گا۔

اقول: آہ طرفہ ماجرا ہے کہ شکر نعمت چاہئے کہ صاحبِ نعمت قبول فرمائے، دوسروں کے قبول یا نہ قبول کرنے سے کیا حاصل ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لان شکرتم لا زیدنکم (یعنی اگر تم شکر کرو گے تو ہم تمہیں اور زیادہ دیں گے)۔ تو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے موافق آنجناب کا شکر قبول فرمایا گیا ہے، دوسرے لوگوں کے قبول سے کوئی کام نہیں۔

اِذَا رَضِیَتْ عَنِّیْ کِرَامٌ عَشِیَّتِیْ
فَلاَ زَالَ غَضْبَانًا عَلٰی لِئَامُهَا

یعنی جب مجھ سے میرے کریم راضی ہیں تو مجھے کمینوں کے خشمناک ہونے کا کوئی خوف نہیں۔

دو صدیوں کی مدت میں حضرت مجدد ؒ کے متبعین کرام میں سے سینکڑوں اولیاء، ہزاروں اتقیاء و صلحاء نے اس نعمتِ عظمیٰ کے شکر کو دل و جان سے قبول کیا اور انہوں نے ہزار بیان سے اس کا اعتراف کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے بہترین متبعین میں سے بنائے آمین یارب العالمین

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم

بروز ہفتہ ۱۰ مارچ ۲۰۱۲ء

marfat.com
Marfat.com

مکاتیبِ حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ

در دفاعِ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

ماخوذ

مقاماتِ مظہری

تالیف

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مطبوعہ مطبع مجتبائی، دہلی

۱۳۰۹ھ

marfat.com

Marfat.com

مکتوب پنجم

در بیان اجوبہ شبہات کہ بر کلام حضرت مجدد مینمایند

برخوردار از اجوبہ شبہاتی کہ برمقالات کرامت آیات قیوم ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزعم بیخردان وارد می شوند استفسار کردہ اند بمطالعہ درآمد دریابند کہ بنائ این اعتراضات برجہل است یابرحسد و این رسم انکار معمولِ قدیم اہل تعصب است درتکفیر شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ و اکابر دیگر رسالہ ہا نوشتہ اند وحضرت مجدد درمکاتیب خود جوابہای ہمہ شبہات بطریق دفع دخل تحریر فرمودہ[1] واز اولاد امجاد ایشان حضرت شاہ یحیی رحمۃ اللہ علیہ رسالہ[2] مفصل درین باب وحضرت مولوی فرخ شاہ رحمۃ اللہ علیہ رسالہ مسمی "بکشف الغطاء عن وجہ الخطا[3]" بطریق اجمال تحریر نمودہ اند و از مخلصان آنجناب مولانا محمد بیگ ترکی ثم المکی رسالہ مسمی "بعطیۃ الوہاب الفاصلۃ بین الخطاء والصواب"[4] مشتمل بر تفصیل اسولہ و اجوبہ در ردّ رسالہ محمد برزنجی[5] تلمیذ شیخ کردی ثم المدنی نوشتہ وبمہرہاے علمای مذاہب اربعہ دیارعرب مسجل و مسلم گردانیدہ و مادۂ حسد ظہور معارف غیر متعارف ہست از جناب ایشان کہ درقرن اول وثانی شیوع داشتہ وبعد قرون ثلثہ مشہود بالخیر در پردۂ کمون رفتہ از خصوصیت طینت مطہرۂ ایشان کہ بقیت طنیتِ

marfat.com
Marfat.com

مقدسہ جناب رسالت بودہ بروز نمودہ اند

نی نی تر از تربت یثرب گرفتہ اند پنہان زشام و رُوم بسر ہند ہشتہ اند

وانصاف آنست کہ اول درشان قائل مقامات نظر کنند اگر متبع کتاب وسنت است و اکثر اعمال و اقوال او موزون بمیزانِ شریعت است پس متشابہات کلام اُو را موافقِ محکماتِ کلامِ او تاویل کنند یابعالم السروالعلانیۃ واگذارند و اُو را معذور دارند چراکہ این قوم را عذر ہای بسیار عارض می شوند گاہ درغلبۂ حال عبارات ایشان برادات ایشان مساعدت نمیکند و گاہ در معلومات کشفی بنا بر غلط وہم و خیال خطا واقع می شود و دران خطا مثل خطای اجتہادی معذور اندو گاہ اطلاع براصطلاح ایشان میسر نمی آید پس برعایت این امور ترک اعتراض لازم است خصوصاً برکرامت انتظام حضرت مجدد محض فضولی است کہ بنای طریقہ ایشان بر اتباع سنت و مصنفات[۶] ایشان مشحون بہمین نصیحت وموعظت است و بیشتر سبب ہیجان این فتنہ انکار توحید وجودی است و اثبات توحید شہودیست[۷] چراکہ ازچہار صد سال یعنی از عہد حضرت شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ تاعہد مبارک ایشان ادعیۂ اسماع و اذہان مردم از مسئلہ وحدت وجود مملو بودہ است و انکار حضرت مجدد بر توحید وجودے نہ مثل انکار علمای[۸] ظاہراست بلکہ از مقامی کہ وجودیہ تکلم می کنند تصدیق و تسلیم آن می نمایند[۹] این قدرہست کہ مقصود اصلی را فوق این مقام میفرمایند و غیریتی فی الجملہ بین الحق والخلق بنہجی کہ مخل وحدت وجود حقیقی کہ متحقق درخارج حقیقی است نگردد ثابت می کنند بخلاف وجودیہ کہ درمیانہ حق وخلق عینیۃ اثبات می

marfat.com
Marfat.com

نمایند و تصویر مسئلہ وحدت وجود و وحدت شہود در دو مکتوبی دیگر نوشتہ شدہ والسلام

مکتوب ششم درجواب شبہات بعد حمد وصلوۃ از فقیر جانجاناں مولوی[10] صاحب مہربان سلمہ الرحمن مطالعہ فرمایند کہ التفات نامہ طولانی مشتمل برشبہاتی کہ ہمہ متوجہ مقالات کرامت سمات حضرت قیوم ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ بود ورود فرمود مخدوما این شبہات از عدم اطلاع بر مصطلحات[11] آنجناب ناشی شدہ اگر میسر شود مجلداث ثلاثہ مکاتیب حضرت ایشان مطالعہ فرمایند خاطر جمع خواہد شد و فقیر امتثالاً للامر حرفی چند می نگارد باید دانست کہ حضرات صوفیہ لفظ وجود را بر سہ معنی اطلاع می نمایند یکی وجود بمعنی کون و حصول کہ امر انتزاعی و معقول ثانوی است دویم وجود منبسط کہ منشاء انتزاع معنی اول و معبر بظاہر وجود بصادر اول است و بدیہی است کہ این ہر دو وجو داز حضرت ذات تعالت و تقدست متاخراند وذات باین ہر دو وجود مصدر آثار نمی تواند شد سیوم وجودیکہ اول الاوایل و مبداء المبادی است و بزعم قوم عین ذات است و ذات بآن وجود مصدر آثار است وحضرت ایشان مامیگویند کہ ذات او تعالیٰ خود مصدر آثار خود است و ہرگاہ وجود و ذات ہردو در حقیقۃ یکی باشند صدور آثار را خواہ بوجود منسوب باید کرد خواہ بذات مطلب واحد[12] است پس اختلاف راجع بنزاع لفظی است تسلسل را اینجا چہ دخل است وتحاشی حضرت ایشان از اطلاق لفظ وجود برذات او تعالی و تجنب از حمل بالمواطات[13] یکی بر دیگری از راہ احتیاط است کہ درلسان شرع این اطلاق وارد نشدہ و صفات و اسماء آلہی توقیفی اند و دو شبہ دیگر کہ در مبحث حقیقت محمدی و فضلِ حقیقتِ

marfat.com
Marfat.com

کعبہ بر حقیقتِ محمدی است صلی اللہ علیہ وسلم از مکتوبات جلد ثالث[۱۴]
رفع میشود و تحریر جوابہای آنہا طول[۱۵] دارد و آنچہ در تاویل قول حضرت غوث
الثقلین رضی اللہ عنہ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ نوشتہ اند اگر
مخصوص بمعاصرین دارند چہ نقصان عاید بجناب آنحضرت می شود و استثنای
متقدمین خود ازین حکم بحکم ادب لازم است کہ بعضی از آنہا اجداد و مشایخ آ
نحضرت اند و بحکم حدیث مرقوم لایدری اوّله خیرام اخرہ[۱۶] استثنای
متاخرین نیز مجوز است چرا کہ تقدیم و تاخیر امر نسبی است و ہر متاخری را
متاخریست پس ممکن است کہ متاخر آنحضرت از آنحضرت افضل باشد[۱۷] فقیر
در تفرقہ حق و باطل در التفات نامہ مامور بودم و المامور معذور اللهم ارنا
الحق حقا وارنا الباطل باطلا والسلام

حواشی بر مکتوبات

۱ مکتوبات امام ربانی: ۱/ ۲۰۹، ۳/ ۸۸، ۹۲، ۱۲۱

۲ شیخ محمد یحییٰ کے اس رسالہ کا نام ردشبہات ہے، جس کا خطی نسخہ رضا لائبریری رام پور میں ہے۔ (فہرست مخطوطات فارسی رضا لائبریری ص: ۱۴۷)

۳ یہ رسالہ ہم نے کئی خطی نسخوں کی مدد سے ایڈٹ کیا ہے، جو تا حال شائع نہیں ہوا

۴ عطیۃ الوہاب ۱۰۹۴ھ/ ۱۶۸۳ء میں تالیف ہوا مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی کے عربی ترجمہ کی جلد سوم کے حاشیہ پر طبع ہوا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

۵ برزنجی نے اس سلسلہ میں کئی کتابیں لکھیں تھیں (رک احوال وآثار عبداللہ خویشگی ص:۱۵۹)

۶ حضرت مجدد الف ثانی کے رسائل متعدد مرتبہ چھپ چکے ہیں۔

۷ تفصیل کے لئے دیکھئے وحدت الوجود تالیف ملا بحر العلوم ترجمہ وحواشی مولانا ابوالحسن زید فاروقی، مقامات مظہری، مقدمہ

۸ ایضاً

۹ ایضاً

۱۰ مولوی صاحب مہربان سلمہٗ الرحمٰن سے حضرت مظہر کے خلیفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مراد ہیں، (رک مکاتیب میرزا مظہر مرتبہ عبدالرزاق قریشی)

۱۱ اکثر معترضین کے رسائل سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اصطلاحات تصوف کو کما حقہ نہیں سمجھا، اس سلسلہ میں حضرت مجدد الف ثانی کے پوتے علامہ محمد فرخ مجددی نے اصطلاحات صوفیہ پر ایک ضخیم کتاب لکھی تھی، جو ہم شائع کرنے والے ہیں۔

۱۲ رک دستور العلماء

۱۳ ایک شی کے لئے دوسری شی کا حکم یا اس حکم کا منشاء اگر ثبوت مل جائے۔ (ایضاً)

۱۴ مکتوبات امام ربانی ۳ / ۱۲۴، مبداء ومعاد، منہا: ۴۸، حضرات القدس: ۲ / ۱۲۶

۱۵ احوال وآثار عبداللہ خویشگی ص: ۱۵۰۔ ۱۵۳

۱۶ ترمذی (کتاب الامثال باب: ۶ نمبر ۲۸۶۹) ۵ / ۱۵۲

۱۷ کلمات طیبات ص: ۱۹

[ماخوذ از مقامات مظہری حواشی نوشتہ محمد اقبال مجددی طبع دوم: ۴۸۲۔ ۴۸۳]

marfat.com
Marfat.com

مکاتیبِ حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ

در دفاعِ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

ماخوذ

مقاماتِ مظہری

ترجمہ

علامہ بشارت علی مجددی

marfat.com
Marfat.com

مکتوب پنجم

ان شبہات کے جوابات میں جو حضرت مجدد قدس سرہٗ العزیز کے کلام پر کئے گئے ہیں۔

برخوردار! ان شبہات کے جوابات میں سے جو قیوم زمانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مقالات کرامت آیات پر بے وقوفوں کی طرف سے وارد کردہ شبہات کے متعلق پوچھے گئے تھے، مطالعہ کئے۔ معلوم ہونا چاہئے کہ ان اعتراضات کی بنیاد جہالت پر ہے یا حسد پر۔ انکار کی یہ رسم اہل تعصب کا پرانا معمول ہے حضرت شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابر کی تکفیر میں بہت سے رسالے لکھے گئے۔ حضرت مجدد نے دفعِ دخل کے طور پر تمام شبہات کے جوابات تحریر فرمائے ہیں آپ کی اولاد امجاد میں سے حضرت شاہ یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلے میں ایک مفصل رسالہ اور حضرت مولوی فرخ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کشف الغطا عن وجہ الخطا کے نام سے بطریق اجمال ایک رسالہ اس سلسلے میں تحریر کئے ہیں آنجناب کے مخلصوں میں سے مولانا محمد بیگ ترکی ثم المکی نے محمد برزنجی شاگرد شیخ (ابراہیم) کردی ثم المدنی کے رد میں ایک رسالہ بنام عطیہ الوہاب الفاصلۃ بین الخطاء والصواب سوال وجواب کی صورت میں تفصیلاً لکھا اور دیار عرب کے چاروں مذاہب کے علماء سے مہریں ثبت کروا کر تصدیق کروایا۔

حسد کا مادہ آنجناب سے معروف معارف کا ظہور ہے جو قرن اول اور دوم میں شیوع پذیر ہوئے اور مشہود بالخیر قرون ثلاثہ کے بعد پردۂ غیب میں چلے گئے خصوصاً آنجناب کی طینت مطہرہ جو جناب رسالت مآب ﷺ کی بقیہ طینت مقدسہ تھی کے

marfat.com
Marfat.com

متعلق ظاہر ہوئے ہیں انصاف یہ ہے کہ پہلے ان مقامات کے بیان کرنے والے کی شان کو دیکھا جائے اگر وہ کتاب وسنت کے مطابق ہے اور اس کے اکثر اعمال واقوال میزانِ شریعت کے مطابق موزوں ہیں تو اس کے کلام کے متشابہات کی اس کے کلام کے محکمات کے موافق تاویل کریں یا اسے پوشیدہ وعلانیہ امور کے جاننے والے (خدا تعالیٰ) پر چھوڑ دیں اور اسے معذور جانیں کیونکہ اس قوم (صوفیہ) کو بہت سے عذر پیش آتے رہتے ہیں۔ کبھی غلبہء حال میں ان کی عبارات ان کی مرادات سے مساعدت نہیں کرتیں، کبھی وہم وخیال کے اختلاط کی بنا پر کشفی معلومات میں خطا واقع ہوجاتی ہے اور اس خطا میں وہ خطائے اجتہادی کی طرح معذور ہیں اور کبھی ان کی اصطلاح پر آگاہی میسر نہیں ہوتی پس ان امور کی رعایت کرتے ہوئے ترکِ اعتراض لازم ہے خصوصاً حضرت مجدد کے کلام کرامت انتظام پر اعتراض محض فضول ہے کیونکہ ان کے طریقہ کی بنیاد اتباعِ سنت پر ہے اور ان کی تصانیف ایسی ہی نصیحت وموعظت سے معمور ہیں اس فتنہ کے ہیجان کا زیادہ تر سبب توحید وجودی کا انکار اور توحید شہودی کا اثبات ہے کیونکہ چار صدیوں سے یعنی حضرت شیخ ابن عربی کے عہد سے لے کر آنجناب کے عہد مبارک تک مسئلہ وحدت وجود کی طرف دعوت سے لوگوں کے کان اور ذہن بھرے رہے ہیں اور حضرت مجدد کا توحید وجودی سے انکار علمائے ظاہر کے انکار کی طرح نہیں ہے بلکہ وہ مقام جس کی بابت صوفیائے وجودیہ کلام کرتے ہیں آپ اس کی تصدیق فرماتے اور اسے تسلیم کرتے ہیں البتہ اتنا ضرور ہے کہ آپ مقصودِ اصلی کو اس مقام سے بلند تر بتاتے ہیں اور حق تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان غیریت اس نہج سے ثابت کرتے ہیں کہ وہ وجود حقیقی (جو خارج حقیقی میں متحقق ہے) کی وحدت میں مخل نہ ہو بخلاف وجودیہ کے جو حق اور خلق کے درمیان عینیت ثابت کرتے ہیں مسئلہ وحدت وجود اور وحدتِ شہود کا بیان دیگر دو مکتوبات میں کیا گیا ہے والسلام

marfat.com
Marfat.com

مکتوب ششم

بعض شبہات کے جواب میں

حمد وصلوٰۃ کے بعد فقیر جانِ جاناں کی طرف سے مولوی صاحب مہربان سلمہ الرحمٰن مطالعہ فرمائیں کہ آپ کا طویل التفات نامہ موصول ہوا جو ایسے شبہات پر مشتمل تھا جو تمام تر حضرت قیوم ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے مقالات کرامات سمات پر کئے گئے تھے۔

مخدوما! یہ شبہات آنجناب کی مصطلحات سے عدم آگاہی کی بنا پر پیدا ہوئے اگر آپ کے مکاتیب کی تینوں جلدیں میسر ہوں تو ان کا مطالعہ فرمائیں قلبی اطمینان ہو جائے گا، فقیر تعمیل ارشاد کی خاطر چند باتیں لکھ رہا ہے۔

جاننا چاہئے کہ حضرات صوفیہ لفظِ وجود کا اطلاق تین معنوں پر کرتے ہیں اول وجود بمعنی کون وحصول ہے جو امر انتزاعی اور معقولِ ثانوی ہے۔ دوم وجود منبسط جو پہلے معنی سے انتزاع کا منشاء اور صادرِ اول سے ظاہرِ وجود کا معبر ہے اور یہ امر بدیہی ہے کہ یہ دونوں وجود حضرت ذات تعالیٰ وتقدس سے متاخر ہیں اور ذات کا ان دونوں وجودوں سے مصدرِ آثار نہیں ہوسکتا۔ سوم وہ وجود ہے جو اول الاوائل اور مبدء المبادی ہے اور اس قوم (صوفیائے وجودیہ) کے خیال کے مطابق عین ذات ہے اور ذات اس وجود سے مصدر آثار ہے اور ہمارے حضرت مجدد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بذاتِ خود اپنے آثار کا مصدر ہے جب وجود اور ذات دونوں حقیقت میں ایک ہوں تو آثار کے صادر ہونے کو خواہ وجود سے منسوب کرو خواہ ذات سے مطلب ایک ہی ہے پس یہ

marfat.com
Marfat.com

اختلاف نزاع لفظی کی طرف راجع ہے، تسلسل کو یہاں کیا دخل ہے آپ کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر لفظ وجود کے اطلاق سے بچنا اور ایک کا دوسرے پر حمل بالمواطات سے اجتناب کرنا احتیاط کی بنا پر ہے کیونکہ لسانِ شریعت میں یہ اطلاق وارد نہیں ہوا اور اللہ تعالیٰ کی صفات اور اسماء توقیفی ہیں۔

دیگر دو شبہات جو حقیقت محمدی (ﷺ) اور حقیقت محمدی ﷺ پر حقیقت کعبہ کی فضیلت کی بحث کے متعلق ہیں وہ مکتوبات جلد ثالث کے مطالعہ سے رفع ہو جائیں گے، ان کے جوابات تحریر کرنا کافی طویل ہے۔ اور جو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے قول قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله کی تاویل میں لکھے ہیں اگر اسے معاصرین کے ساتھ مخصوص کریں تو آنحضرت کی جناب میں کیا نقصان عاید ہوتا ہے اور متقدمین کا استثناء خود اس حکم سے ادب کی بنا پر لازم ہے۔ کیونکہ ان میں سے بعض آنحضرت کے اجداد اور مشائخ ہیں اس حدیث مرقوم لَا یُدْرٰی اَوَّلُهٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ کے بموجب متاخرین کا استثناء بھی جائز ہے کیونکہ تقدیم و تاخیر امرِ نسبی ہے اور ہر متاخر کا متاخر ہے پس ممکن ہے کہ آنحضرت کا متاخر آنحضرت سے افضل ہو۔ میں فقیر التفات نامہ کے مطابق حق اور باطل میں فرق کرنے پر مامور ہوں اور کسی کام پر مامور معذور ہوتا ہے اے اللہ! ہم پر حق کی حقانیت آشکارا کر دے۔ اے اللہ! ہم پر باطل کا بطلان واضح فرما۔

marfat.com
Marfat.com

مکتوب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

در دفاع حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

ماخوذ

مکاتیب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

جامع

شیخ عبدالرحمٰن بن شاہ محمد عاشق پھلتی

مرتبہ

نسیم احمد فریدی

ناشر

رضا لائبریری، رام پور

۲۰۰۴ء

marfat.com

Marfat.com

مکتوب: ۸۴

به نام

خواجہ محمد امین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

(کہ از مخصوصانِ آنجناب اند، دررفع شبہات مکتوبِ شیخ احمد سرہندی کہ در باب مقامہای خلت وآنکہ حصول آن مرآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را بہ واسطۂ بعض افرادامت نوشتہ اند)

برادر عزیز القدر خواجہ محمّد امین اکرمہ اللہ تعالی بشہودہ سؤال کردہ بودند کہ حضرت شیخ مجدد قدس اللہ تعالی سرہ العزیز در مکتوب نود دو چہاراز جلد ثالث و غیرآن نیز تصریح کردہ اند بہ آنکہ آنحضرت راصلّی اللہ علیہ وسلّم ، بعد ہزار سال بہ واسطۂ بعض افرادِ اُمت مقام خلت حاصل شد و دعاء اللّٰھُم صلِّ علی محمّد کما صَلّیتَ عَلی ابراھیمَ مستجاب گشت و بہ اشارہ مفہوم می گردد کہ مراد از آن فرد ذات حضرتِ مجدد است و این مقدمہ بہ ظاہر مورداشکالاتِ کثیرہ است۔ ازآن جملہ آنکہ توسط فردی از افرادِ امت در حصولِ مقامِ خلت کہ از اعلی مقامات است مستلزمِ فضلِ اُو برذات حضرتِ خاتم الانبیاء است علیہ الصلوات والتسلیمات ۔ و حضرتِ مجدد متصدی جواب این اشکال خود شدہ اند کہ خدام وغلمان اگر برای مولای مخدوم لباسی فاخر تیارکنند ہیچ منیت ایشان رالازم نمی آید۔ وفیہ مافیہ وازآن جملہ آنکہ در حدیثِ صحیح وارد شدہ است اِنّ اللہ اتّخذَنِی خَلیلًا کَما اتّخَذَ اِبراھِیمَ خلِیلاً و این

marfat.com
Marfat.com

حدیث نص صریح است در اثباتِ خلت مر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را، پس قول بعدم حصول آن مرتبہ الاّ بعد ہزار سال مخالف حدیثِ صحیح صریح باشد گفتہ نشود کہ مراد از این خلت کہ در این حدیث وارد شد مطلق محبوبیت است نہ خلت مصطلحہ۔ فلا اِشکال زیرا کہ تشبیہ بہ خلت حضرت ابراہیم علیہ السلام از این تأویل ابا می کند۔ پس در این مسئلہ آنچہ نزدیک تو متحقق شدہ باشد بنویس بہ این سبب بہ خاطر رسید کہ ہر چہ در حالتِ راہنہ توفیق تحریر آن یابد بنویسد۔

باید دانست کہ کشفِ اہل اللہ راست و درست است ؛ لیکن در بعض اوقات حقیقت الامر را بہ طریق اجمال درمی یابند و در بعض اوقات بہ تفصیل شیخ بہ شیخے و در بعض اوقات بغیرِ حجاب۔ و متبعانِ کلام صوفیہ لاچار اند از دانستنِ اجمال و تفصیل و اغماض نظر از مخالفتی کہ قایل را درمیان کلام مجمل و کلام مفصل می باشد، پس ما شک نداریم کہ در ہر طایفہ از زمان فیضی دیگر فتح می کنند و دراین زمان فیضی دیگر درمیان مردمان مفتوح شدہ و چون روح حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوات والتسلیمات بہ سبب علوی مبدأ یقین ایشان و عموم فیضی کہ از دست ایشان بر مردمان القاء شدہ است و بہ سببِ ظہور انتظام دورہ بہ نوری کہ از حجرہ بستِ ایشان سر برآوردہ وَلِاَسْبَابٍ اُخْرٰی لانُطیق أن نَحصُوها غَایَةً هٰذهٖ عنوان حظیرة القُدس و شیخ آن و روپوش آن و مظنۂ آن و تمثیلِ صورت و ہر چہ از این قبیل می توان گفت شدہ است، ہر فیضی جدید کہ در عالم پیدا می شود در تازگی روی کار می آید ضمیمۂ

marfat.com
Marfat.com

خطیرۃ القدس می شود بہ سبب احجار بہشت ، ای نفوس بنی آدم کہ طبقہ بعد طبقہ پیدا می شوند۔ اہل دل بسا است کہ این امر را اجمالاً ادراک کنند و بہ این لفظ تعبیر نمایند کہ این کمالات الحال آن جناب را حاصل شدہ است و تفصیلِ این کلام و ایفای حقّ آن است کہ گفتہ شود مصلحتِ کلیۂ الہیہ تقاضا کردہ است کہ بعض شروح و تفاصیل و عکوس تجلیِ اعظم در ہر عصر پیدا شود و منشای آن حجر بہشت شخصی باشد از کمل و آن حجر بہشت بہ آن نور مجدد بہ منزلۂ شعاعِ تجلی اعظم و بہ مثابۂ اعراض آن جوہر افخم گردد و آن بہ طور خود است بہ حسبِ اطوار و ادوار و بہ طور خود است بہ حسبِ اشخاص و ازمان و این فقیر اشارتی کردہ بہ این قسم ظہور و بہ این قسم استکمال در این بیت:

باجمالِ ذاتیش حسنِ دگر در کار شد

چشمِ اورا سرمہ ام یا زُلفِ اورا شانہ ام

چون این مقدمہ ممہد شد مقدمہ ای دیگر باید دانست کہ حقایق اجمالیہ کہ برابلِ اللہ ظاہر می شود چون لغت و عرف از تعبیر آن کوتاہ است ہمین طایفہ لفظی از کتاب و سنت کہ بہ حسب فن اشارۃ و اعتبار بر آن حمل توان کرد، می گیرند و آن را عنوان آن حقایق اجمالیہ فایضہ بر قلب ایشان می گردانند و سخن را بہ آن مربوط می سازند و آن معارف غامضہ را در پردہ آن لفظ ادا می فرمایند۔ متفرسان از مطالعہ کنندگان را لازم است از خصوصیت آن لفظ اغماضِ نظر کنند و مطمع نظر خود ہمان حقیقت اجمالیہ و معرفت غامضہ سازند۔ پس فیما نحنُ فیہِ اقامتِ لفظ خلت و استجابت دعاء اللّٰھُم صلِّ علی محمّد کما صَلّیتَ

marfat.com
Marfat.com

عَلی اِبراھیمَ وتصویر دایرہ ای کہ مرکز آن صرف ذات است ومحیط آن کمالات ذات و باز صیرورت آن مرکز دایرہ تامہ کہ مرکز آن محبوبیت است و محیط آن امتزاج محبت ہمہ نیرنگ فن اشارۃ واعتبار است۔ اعتراض بہ مثل این مقدمات وارد نمی شود چنانکہ در صورتِ رَأیتُ اَسَدًا یَرَانِی اعتراض بہ فقدِ اَنیاب و اَظفارِ اَسد یادُبر و ذَنب اُو وجہی ندارد و ہمچنین سخن در حقیقتِ قرآن و حقیقتِ کعبہ و حقیقتِ محمدیہ وبیان دوایر واقواس۔

پس خلاصۂ کلام آن است کہ بعد از اَلف فتح دورہ ای دیگر شدہ است کہ بہ بعض اعتبارات اجمال فیوض متقدمہ است۔ مثلاً احوالِ قلب وزوح و سر غیرآن ہمہ مجمل شدہ ہیئتِ جمعیت پیداکردہ و بہ بعض اعتبارات تفصیل فیوض متقدمہ است۔ مثلاً مسایل حجر بہت و انانیتِ کبریٰ در این دورہ مفصل تر است از ادوارِ سابقہ و تفصیل حقایق این دورہ شرحی می طلبد کہ این ورق گنجایش آن ندارد و بالجملہ شیخ مجدد ارہاص این دورہ اند و بسا معرفت مختصۂ این دورہ کہ از زبان شیخ بہ طریق رمز وایماء سرزدہ وشیخ قطبِ ارشاد این دورہ است و بردست وی بسیاری از گمراہانِ بادیۂ طبعیت وبدعت خلاص شدہ اند۔ تعظیم شیخ تعظیم حضرت مدوّرِ ادوار و مکوّنِ کاینات است وشکرِ نعمتِ شیخ شکر نعمت مفیض اوست اعظم اللہ تعالیٰ لہ الأُجُور۔ فقیر در اکثر معارف کہ شیخ بہ زبان فتح دورہ آوردہ، مصدّقِ اوست، مثل اشارہ بہ توحیدِ شہودی۔ اگرچہ شیخ از رمز وایماء در آن تجاوز نکردہ و سخن بی پردہ ادا نفرمودہ و مثل قول بہ حقانیت علماء اہل سنت در معارف اجمالیہ کہ بہ تقلید انبیاء علیہم السلام اخذ

marfat.com
Marfat.com

کرده اند و مخالف نبودن آنها با تحقیقاتِ صوفیه۔ زیراکه معارف علما مقتضی است بر بیانِ حظیرۃ القدس و تجلی اعظم وآن متعین است در نفسِ کلیه بسان صورت رأیی که در مرآۃ متعین شود۔ از این تعین بساطتِ اُولی چند مرحله برتراست وایشان هرچه ازاین مرتبه خبر می دهند همه راست ودرست است و در این صورت واجب است قول به حدوثِ ماسوای الله و قول به اراده که تعلقاتِ متجدده داشته باشد۔

این است آنچه نزدیک فقیر در شرحِ معارفِ شیخ مجدد متعین شده واگر تحقیقِ دانشمندانه در حلّ این اِشکال سر دهیم می توانیم گفت که غرضِ شیخ اثبات اصلِ خلت است آنحضرت را صلی الله علیه وسلم در اوّلِ امر بغیر توسط واثباتِ توسطِ خود در فیضانِ خلت بر بنی آدم ۔ به این معنی که به توسط او بعد هزارسال مردمان حصه ای ازآن خلت یافتند ودر اینجا هیچ خدشه نمی آید۔ زیراکه فضایل اضافیه مثل مقتداء و متبوع محم شدن به توسط خلق متحقق شده است وهمچنین هر عالمی که به سببِ او جمعی مهتدی شوند واتباع حضرت خاتم الانبیاء صلّی الله علیه وسلّم درست کنند وآن عالم واسطهٔ عموم دعوت و مقتداء بودن آنحضرت صلی الله علیه وسلم مرآن قوم را خواهد بود، انکارِ آن مکابره است والحمدلله تعالیٰ اوّلاً وآخراً وظاهراً و باطناً وصلّی الله علی خیر خلقهٖ محمّدوآلهٖ واصحابهٖ وسلّم ۔

marfat.com
Marfat.com

رسالۃ الذب عن القطب الربانی والامام الصمدانی

تالیف

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

ماخوذ

خاتمہ خطی نسخہ مکتوبات امام ربانی

مخزونہ کتابخانہ اسلامیہ کالج، پشاور

نمبر ۹۳۹

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الفیاض فضلہ وعطائہ تخلع انعامہ علی اولیائہ فہم بذلک لہ حامدون واختصہم بمحبتہ وراقہم
بخدمتہ ودعاہم الی حضرتہ واظہر فیہا مراتبہم فالسابقون السابقون اولئک المقربون وفتح لہم ابواب فضلہ
ورفع عن قلوبہم حجاب بعدہ فہم بین یدیہ متادبون ولاطہم بودہ وآمنہم من اعراضہ فضدہ الا ان اولیا
اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ونور بصائرہم بفضلہ وطہر سرائرہم واطلعہم علی السر المصون
وصانہم عن الاغیار وسترہم عن اعین الفجار وجعل المنکر علیہم کالہباء لانہم عرائس ولا یری العرائس الا المحرمون
فاذا نظر علیہم ولی من اولیاء اللہ او سمعوہ نسبوہ الی الزندقۃ او الجنون وتریہم ینظرون الیک وہم لا یبصرون
فمنہم المنکر لکرامتہم ومقالاتہم ومنہم المبغض لمقاماتہم ومنہم السالک لاعراضہم ومنہم المعترضون یعترضون
علی احوالہم ویخوضون بجہلہم فی مقالہم وہم یستہزؤن اللہ یستہزئ بہم ویمدہم فی طغیانہم یعمہون اولئک
الذین اشتروا العمی بالہدی فما ربحت تجارتہم وما کانوا مہتدین مثلہم کمثل الذی استوقد نارا فلما اضاءت
ما حولہ ذہب اللہ بنورہم وترکہم فی ظلمات لا یبصرون یجعلون اناملہم فی اذانہم من الصواعق حذر الموت
والبرق یخطف ابصارہم وہم لا یرجعون ولو شاء لذہب بسمعہم وابصارہم ولکنہم فی ذلک مستدرجون
ما اظہرہم شقاوتی الدنیا والآخرۃ فاولئک ہم الخاسرون ان الذین ضلوا وصاروا کالانعام
سواء علیہم انذرتہم ام لم تنذرہم فانہم لا یفہمون والذین فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا ولہم
ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم فانہم لا یسمعون ومنہم من یقول آمنا باللہ وباولیائہ وما ہم
بمومنین اللہم امطر علیہم حجارۃ من السماء بما کانوا یکذبون ومنہم من یخادعون اللہ واصفیائہ وما
یخدعون الا انفسہم وما یشعرون اللہم انزل علیہم کسفا من السماء بما کانوا یفسقون واذا قیل لہم لا تفسدوا
فی الارض قالوا انما نحن مصلحون الا انہم ہم المفسدون ولکن لا یشعرون واذا قیل لہم امنوا کما
آمن الناس قالوا انؤمن کما آمن السفہاء الا انہم ہم السفہاء ولکن لا یعلمون واذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا وا
خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مخدعون اللہم انزل علیہم رجزا من عندک بما کانوا یظلمون فسبحان
من قرب اقواما واصطفاہم لخدمتہ فہم علی بابہ لا یبرحون وسبحان من جعلہم نجوما فی سماء الولایۃ وجعل
اہل الارض بہم یہتدون وسبحان من اباحہم حضرۃ قربہ والمنکرون عنہا مبعدون فالاولیاء فی حضرۃ القرب

marfat.com
Marfat.com

متنعمون والمنکرون علیہم فی نار الطرد معذبون لایسال عما یفعل وہم یسالون ونطق کلامہ العزیز فی حق اصفیائہ واولیائہ اولئک علی ہدی من ربہم واولئک ہم المفلحون واشہدان سیدنا ومولانا وقدوتنا الی اللہ بہ سبحانہ افضلنا واولنا محمدا عبدہ ورسولہ وصفیہ ومجتباہ وخلیلہ ومحبوبہ الذی اعطاہ اللہ وبث فیہ سر الافعال والاسماء والصفات والذات وعلمہ علوم جمیع الکائنات فکان ذلک العلوم اجمالا وتفصیلا من کل الجہات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وشیعتہ ووارثیہ وحزبہ صلوۃ وسلاما کلما ریاح السعادۃ وفاح مسکہا وعطرہا علی کل قلب منیب فتاب واستغفر اللہ سبحانہ وانابہ وبعد فیقول العبد الضعیف المسکین المتمسک بالعروۃ الوثقی والحبل المتین قلیل البضاعۃ وعدیم الاستطاعۃ احد خدام حدیثہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم وشمردن این احقر عاصی خاکسار بے مقدار خود را از جملہ خادمان حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم بمثابہ زال یعوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام چنانچہ در خطبہ رسالہ السیف المسلول علی من اعرض عن سنۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم ایمائی بران شدہ بہت میرزا خان الملقب باولاد الدین المدعو علی لسان بعض العارفین بمرزا جان بالجیم مکان الخاء المعجمۃ البرکی ثم الجالندہری بصرہ اللہ سبحانہ اجیب نفسہ وجعل یومہ خیرا من امسہ ہذہ رسالۃ عظیم النفع اتفہا خالصا لوجہہ الکریم موجبا للفوز لدیہ فی جنات النعیم توذن بوجوب تسلیم کل ما قالہ القوم من السادۃ الصوفیۃ وتکلموا بہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وفی اعلی غرف الجنان اسکنہم وارقہم سمعا وطاعۃ وعدم الاعتراض علیہ لا باللسان ولا بالجنان والاجتناب عن التفوہ علیہ بشیء وتفویض علم ما لم یفہم الی اللہ سبحانہ والی رسولہ فانہم کلما علی ہدی من ربہم بل اولئک ہم المحررون قصبات السبق فی میدان الفلاح والہدایۃ بیہات بیہات لو بلغ غیرہم کنہ من المنکرین علیہم لعشر معشار ما بلغوا وان طریقتہم کلہا محررۃ بالکتاب والسنۃ سدادا ولحمتہا منہما وبیان انہا لا تکون مذمومۃ الا ان خالفت صریح القرآن او السنۃ او الاجماع لا غیر واما اذا لم تخالف فغایۃ الکلام انہ فہم اوتیہ رجل مسلم فمن شاء فلیعمل بہ ومن شاء ترکہ وان علم التصوف عبارۃ عن علم القدح من قلوب الاولیاء جاز استنارت بالعمل بالکتاب والسنۃ فکل من عمل بہا انقدح لہ من ذلک علوم وآداب واسرار ودقائق تعجز الالسن عنہا نظیر ما انقدح لعلماء الشریعۃ من الاحکام حین عملوا بما علموہ من احکامہا ولیس لکل مجتہد اجتہادہ شیء لم یصرح الشریعۃ بوجوبہ اولا من ایجاب ولی اللہ تعالیٰ حکما فی الطریق لم تصرح الشریعۃ بوجوبہ کما صرح بہ بعض المحققین منہم الامام الیافعی وایضاح ذلک انہم عدول فی الخبر اختارہم اللہ عزوجل لدینہ فمن دقق النظر علم انہ لا یخرج شیء من علوم اہل اللہ عن الشریعۃ المطہرۃ وکیف یخرج علومہم من الشریعۃ والشریعۃ ہی وصلتہم الی اللہ عزوجل وکل لحظۃ وبالجملۃ فما انکر احوال الصوفیۃ الا من جہل حالہم کما سیاتی ایضاح ذلک کلہ مفصلا ومبینا ان اراد مسمی العلیم الحکیم

marfat.com
Marfat.com

فخاب والله وخسر من طعن في طريقتهم او عقيدتهم او شيء من احوالهم او مقاماتهم او مقالاتهم
نسال الله تعالى العافية منه آمين فهذه شهادتي على نفسي انه من عند كل من رآنا ووصلت اليه
يوديها اذا سئلها حيثما كان نفعنا الله تعالى وايا كم بهذا الايمان وثبتنا عليه عند الانتقال الى الدار
الحيوان واحلنا دار الكرامة دار الرضوان وحال بيننا وبين ذار سرابيل لها قطران وجعلنا من العصابة
الذين اخذت الكتاب بالايمان وممن انقلب من الحوض وهو ريان وثقل الميزان وثبت منه على صراط
القدمان انه المنعم المحسان آمين آمين آمين ثم اعلم يا اخي ان معظم قصدي ومطمح نظري بتاليف
تلك الرسالة الذب عن القطب الرباني والامام الصمداني صاحب الكمال الرحماني العارف الكامل
والعالم الفاضل قطب سماء الحقيقة ومجمع اسرار دقائق الطريقة بلبل الافراح عمدة اسرار الملك الفتاح
احد من اعطي له على الظاهر والباطن وثبت له في سائر الاماكن الى اليوم نفحة الصور قطب الوجود
والنور المحمدي شيخنا وقدوتنا الى الله سبحانه الشيخ احمد الفاروقي النقشبندي الكابلي ثم السهرندي
نور الله تعالى ضريحه ومضجعه وفي اعلى غرف الجنان اثره واضجعه والله ثم والله ما اعطى لذباب
مثلي قدرة ان يقوم بالذب عن مثل هذا الولي الذي هو عمدة الابرار وكالشمس في رابعة النهار كيف
وقد بعثه الله سبحانه على راس الالف الثاني لينجدد دين هذه الامة المرحومة كما نطق به الحديث الصحيح الذي
اخرجه الطبراني وابو داود وابن عساكر عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم
ان الله يبعث لهذه الامة على راس كل مائة من يجدد لها امور دينها وقد تلقت الامة برمتها هذا الحديث
بقبوله من اهل الظاهر والباطن ولكن بغية الجناب الالهي جراني وحداني وحملني لاشمر بالذب عنه
لاجل ما قيل فيه فانا اول من هو من بهذه الكرامة المخصوصة له والا فاني لست باقدر لدفع الذباب
على النبي فضلا ان اقوم بالذب عن مثل هذا الولي الذي نطق الشجر والحجر والمدر حتى الحيتان في
الفلا في بحرها والطيور في وكرها بل جميع الكائنات بولايته الى اليوم فيقوم الناس بين يدي رب العالمين
ونصب الصراط والميزان ويساق الى جهنم المنكرون بسبب انكارهم على اوليائه وعدم احترامهم اصفيائه
وعدم الانقياد والاستسلام والاذعان لما يتكلم به احباؤه ولذلك ورد نقول التصلح جوابا عن كلمات
صدرت عن الشيخ وصار بها مورد اللطعن واللوم حاشا ثم حاشا الجناب ان يتكلم بما يخرق به سور الشرع
او يهدم شيئا من اركان الدين لا والله والمكان في الامهلة وضعت ان الله سبحانه
رسالة اخرى بالفارسية واكتب اجوبة الاعتراضات برمتها بالترتيب بان اذكر كلامه الذي يوهم بظاهره مخالفة
الشريعة واذكر ما اورد عليه واكتب جوابه تحتها ثم وثم الى ان يتم بهذا النسق واصدر معظم اجوبته منها بدليل
عقلي ونقلي من حديث او كلام الاكابر من السلف والخلف واجيب عنها بخصوص الشيخ في مكاتيبه الشريفة
وغيرها فان رجعت ما يرد به عن الشخص ما ذكره في مؤلفاته كما فعل القطب الرباني والعارف الصمداني
الامام الشعراني في الذب عن مربي العارفين وقطب الاصفياء الشيخ محيي الدين بن العربي نور الله

marfat.com
Marfat.com

ضریحہا و مرقدہما و فی اعلیٰ غرف الجنان مسکنہما و ارتدہما فانہ لو کان یعتقد غیرا لما ذکرہ فی مؤلفاتہ لان
اذعان الشخص بخلاف ما یجدہ فی نفسہ مما حکی لہ فی حاشیۃ البیضاوی للفاضل السیالکوتی وانکان فی
کل نقل اذکر فیہ ذہ الکرار لیس استغفار عنہا لمن کان لہ قلب او القی السمع وہو شہید ومن تفکر و انظر بعین
ظاہر الاعتساف او اصمہ فی نفسہ الاعوجاج واللجاج فلا یفیدہ التطویل وان تلیت علیہ التورۃ والانجیل
وانادی بصوت رفیع ایہا المسلمون ان الشیخ المذکور الذی نحن بصدد ذبہ عن الاشرار الذین لا یخشون
اللہ تعالیٰ کان حامل لواء العلم باللہ اعلی العلوم والمعارف اللدنیۃ قل من اعلی مثلہ وکشف لہ
الغطاء فشاہد الجمال الاسنی وسکر بمحبۃ للتوکل وعرفہ باسمائہ الحسنی وصفاتہ العلیا وتحلی من صفاتہ
بمحاسن الاخلاق ومشاہد عجائب ملکوتہ وغرائب حکمتہ وعلائم آیاتہ الکبری وتخلیہ فی حضرۃ قدسہ
واجلسہ علی بساط انسہ وقلبہ بصفات الجمال والجلال تجلی جعلہ مطالع انوارہ وخزائن اسرارہ ومعادن
المعارف والحکم وسبحان من انشاء علام ولایتہ واحیی بہ الدین ونفع بہ المریدین وجلی بہ عن القلوب
الصدی وانعش بہ العباد واصلح البلاد وہو الناطق بالحق عن الحقیقۃ والمرشد الی سلوک
الطریقۃ نطق بالحکم من بحور تلاطم اکموا جہا وبارکا جہا فاستقرت دار التوحید فی مروجہا وانت
الانوار علی ساحاتہا وانبسطت فی الاخطار وتشعشعت فی الامصار فاستخرج منہا اللآلی الکبار
وادعی من العلوم اللدنیۃ بواہر الاسرار وخرقت لہ الحجب العلویۃ والعلوم الالہیۃ والانفاس الرحمانیۃ
الروحانیۃ فاتضح لہ العلم المصون وانکشف السر المکنون من غیران تکون لہ دعاوی عریضۃ بالکلام
مشہور من الحق بحضرۃ الاسم الظاہر فاعظی مقام السولۃ والہمۃ والشطح واظہار العلو علی امثالہ
واشباہہ لیس ہو اعلی منہ فی مقامہ وہذا المقام وان کان رفیعا فثم ما ہو ارفع منہ وہو مقام
الادب وہو مقام الذل والمسکنۃ فان من شطح علی اسکام اللہ تعالیٰ فہو اکثر ادبا ممن شطح علی عباد اللہ
فان اللہ سبحانہ یقبل الشطح لوسعہ بخلاف المخلوق لضیقہ وثم قوم یشطحون علی اہل اللہ من شہود حضرۃ
خیالہ فہؤلاء لا کلام لنا معہم ولا یعرف علو مکان ہذا الحبر الربانی والعارف السبحانی الذی لم تلد النساء مثلہ لا بعدہ
ولا قبلہ من دہر طویل الا من مکنہ اللہ سبحانہ علی الظاہر والباطن وامامن وقف فہمہ وصار حجابا حائلا
علی ظواہر العلوم الظاہرۃ بحیث لا یتسری عنہا ذلک الحجاب عن فہم العلوم الذوقیۃ اللدنیۃ مبتعد عن درجات
الکمل فہو یخبط خبط عشواء حتی بارز اللہ سبحانہ بالمحاربۃ من غیران یعلم بنفسہ ولا یشعر فہو ملحق بالاخسرین
اعمالا الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا کما قال اللہ تبارک وتعالیٰ افمن زین لہ
سوء عملہ فرآہ حسنا فان اللہ یضل من یشاء ویہدی من یشاء فلا تذہب نفسک علیہم حسرات ان اللہ علیم بذات الصدور
فان اللہ سبحانہ یقبل الشطح لوسعہ بخلاف المخلوق لضیقہ ونعم قوم یشطحون علی اہل اللہ من شہود حضرۃ
خیالہ فہؤلاء لا کلام لنا معہم ولا یعرف علو مکان ہذا الحبر الربانی والعارف السبحانی الذی لم تلد النساء مثلہ لا بعدہ
ولا قبلہ من دہر طویل الا من مکنہ اللہ سبحانہ علی الظاہر والباطن وامامن وقف فہمہ وصار حجابا حائلا
علی ظواہر العلوم الظاہرۃ بحیث لا یتسری عنہا ذلک الحجاب عن فہم العلوم الذوقیۃ اللدنیۃ مبتعد عن درجات
الکمل فہو یخبط خبط عشواء حتی بارز اللہ سبحانہ بالمحاربۃ من غیران یعلم بنفسہ ولا یشعر فہو ملحق بالاخسرین
اعمالا الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا کما قال اللہ تبارک وتعالیٰ افمن زین لہ
سوء عملہ فرآہ حسنا فقد جعل اللہ تعالیٰ افعالہ القبیحۃ فی عینہ حسنۃ لیکون سببا لہلاکہ وکان الامر کذلک
فی بعض الناس فی زماننا وقد شوہد فان اللہ سبحانہ یقابلہم بعدلہ وہو المنتقم ممن یحارب اولیاءہ کما نطق بہ
الحدیث الصحیح وما مثال منکری الاولیاء عند خروجہم من الدنیا الا کمثل بقیۃ الحبۃ الظمآن ماء حتی اذا جاءہ
لم یجدہ شیئا ووجد اللہ عندہ الآیۃ لانہم یعتقدون فی دار الدنیا انہم علی شیء من الحق وہم فی محض
باطل وتعصب وعناد فلا یحققون باطلہم الا فی عالم البرزخ لانہ بمثال یتحقق التمیز بین السعداء واللاشقیاء
فیا خسران المنکرین فی ذلک الیوم ویا فضیحتہم اذا شاہدوا الشیخ المذکور فی کوکب الاصفیاء والصدیقین
ویا لیت شعری ماذا یقول القائلون فی ہذا الاستاذ الاجل فی عالم البرزخ وماذا یقولون ایضا فیمن قربہ
الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم واجلہ بجنسہ بخ بخ لہ اصحابہ الکرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

marfat.com
Marfat.com

والنکان ذلک بمثابۃ قرب الخادم مع مخدومہ لمسار اہ عند ابنائہ واخوتہ ومقربیہ الذین ہو فوقہ ذالرتبۃ بیقین واین
مرتبۃ من مرتبتہم شتان بینہما کبین السمار والارض وماذا یقولون ایضا فیمن اکرمہ اللہ سبحانہ وجعلہ من
جملۃ من یجدد دین ہذہ الامۃ وبعثہ علی راس الالف الثانی وماذا یقولون ایضا فیمن اکرمہ اللہ سبحانہ واصطفاہ اللہ
باعطاء ہذہ المعارف والاسرار والحقائق فانکشف لہ العلم المصون واتضح لہ السر المکنون شرب روحہ راح المحبۃ فی حفرہ
القدس فسکرت عند مشاہدۃ الجمال علی بساط الانس فہو الصفی المحب والجلیس المقرب نور اللہ تعالی ضریحہ ومضجعہ
وفی اعلی غرف الجنان ارقدہ واضجعہ وسبب نکران بعض المنکرین الذین لم یطلعہم اللہ سبحانہ علی العلوم الکشفیۃ
والحکم الذوقیۃ علی ہذا العارف ان الاولیاء المتقدمین لم یدعوا مثل دعاوی ہذا الشیخ وانہ قد اظہر العلو علی امثالہ
واشکالہ بل علی من ہو اعلی منہ حاشاہ من ذلک فان اللہ سبحانہ لما اظہر ہذا الکولی وفتح علیہ شیئا تکل عنہ
الالسن ویعجز عن وصفہ البشر فاظہر معارفہ ومواہبہ علی رؤس الاشہاد بمقتضی عزمن قائل واما بنعمۃ
ربک فحدث کما سیاتی الکلام علی ذلک کلہ بالبسط بما لا مزید علیہ ان شاء اللہ تعالی فلما رای ذلک المنکرون
انکروا علیہ وقالوا فیہ لشیئ ونسبوہ بما لم یکن فیہ منہم فی ذرۃ واحدۃ والشیخ بمعزل عن دعاوی عریضۃ وتکلمہ بما یخرق
سور الشرع حاشاہ من ذلک قلت واللہ ثم واللہ ما ذاک الا الحرمان والخسران والطرد عن حضرۃ سبحانہ بسبب
انکارہم واعتراضہم علی مقالات مثل ہذا العارف وغاب عن ہؤلاء الذین لا یخشون اللہ تعالی ان مثل
الاولیاء والفقراء الصادقین ککنز صاحب الجدار وقد یعطی اللہ تعالی من جاء فی آخر الزمان ما حجبہ عن اہل
العصر الاولی فان اللہ تعالی قد اعطی لمحمد صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم ما لم یعط الانبیاء الذین ہم فوقہ
قبلہ ثم قدمہ علیہم فی المدح ویا للہ العجب من کثیر من المنکرین ینکرون ما اجمع علیہ الاولیاء والصدیقون بما
وصل الیہم علی لسان فقیہ واحد وربما یکون استنادہ فی ذلک القول الدلیل قیاسی ضعیف اولی شذوذ
من القول ماذاک الا واللہ لغلبۃ الحرمان کما سیاتی والذی اقوی اتحقق وادین اللہ تعالی بالاعتقاد
فی صحۃ کلامہ ومعارفہ ومقالاتہ وولایتہ ان الشیخ کان رئیس الطریقۃ حالا وعلما وامام التحقیق حقیقۃ ورسما
ومحیی علوم العارفین فعلا واسما وہو بحر لا یکدرہ الدلاء وسحاب لا یقاصر عنہ الانواء وجبل لا تنزلہ الاعاصیر
تنفجر عن مکانہ کانت دعواتہ تخرق السبع الطباق وتفترق برکاتہ فتملا الآفاق والی اصفہ وہو یقینا
فوق ما وصفتہ وناطق بما کتبتہ وغالب ظنی انی ما انصفتہ وما علی اذا ما قلت معتقدی دع الہوی
یظن العدل عدوانا واللہ واللہ واللہ العظیم ومن اقامہ حجۃ للدین برہانا ان الذی قلتہ
بعض من مناقبہ فازدت الا علی زدت نقصانا ولقد اجاد فیما افاد صاحب خزانۃ المفتین بعد ما اورد
نبذۃ من مدح سیدنا ونبینا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم فی خطبۃ کتابہ ہذا حیث قال ما ان مدحت
محمدا بمقالتی لکن مدحت مقالتی بمحمد اللہم صل وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ وصحبہ واخوانہ من النبیین والصدیقین
کما یلیق بعلو شانہ وشانہم ویجری وعظیم ومجد وکرم وشرف وبارک لنا لک وارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ
وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ واہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
بحرمۃ سید البشر المطہر من زیغ البصر ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا فانصرنا علی القوم المنکرین عن الحق آمین

marfat.com
Marfat.com

علی اولیائک وعلی القوم المطرودین عن بابک بسبب انکارہم علی اصفیائک واجعلنا من المصدقین المؤمنین بکرامتہم ومقالتہم آمین اللہم آمین

marfat.com
Marfat.com

اسداحقاق الحق
واعزاهل الباطل
واهله

امحاق الحق
من
تصانيف الشيخ عبد الحق

هذه الرسالة من مصنفات القاضي
ثناء الله العثماني المجددي
غفر له

باذن النبي الرحيم
الله واسكنه
بحبوحة
جنته

فرغ من تاليف هذه الرسالة يوم السبت الخامس
والعشرين من شهر شوال سنة ستين
ومائة بعد الالف من
الهجرة على صاحبها الصلوة
والتحية

marfat.com
Marfat.com

الحمد للہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ادعی ما تمناہ

الحمد لله الذي لا يصلح عمل المفسدين ويحق الله الحق بكلماته و
لو كره المجرمون والصلوٰة على من فضله على جميع خلقه حتى الانبياء
والمرسلين وجعل من تبعه من الهداة المهتدين ومن شبعه كما ينبغي
من العلماء الراسخين بعد از حمد و صلوٰة معروض مي آيد كه از اعاظم مقاصد انسان اين است كه طالب
الهي محب و انقياد بهم رساند و از غير او بكلي وارهد و اين و اين بسبب محبت اولياء و مشائخ و توجهات
جه از بعض محبت علمي كه اين بزرگواران را صدراً عن صدر مبارك مشرف اقدس اعلى عليه الصلوٰة
والتسليمات رسيده است بسته شدن نتواند رسيد والا محال است و دون خرد الفعاريس محبت اين
بزرگواران واجب آيد كه از براي اهم مقاصد حاصل ميشود قوله تعالى وما خلقت الجن والانس
الا ليعبدون اي ليعرفون پس بعضي از اين طائفه از سموم قاتله شبل به تريا قي و محبت اهل
بعض به تراز محبت ما بشد ما به تنها بهمي از جاني زنه چاره از جان و از ايمان زنه و چون بعض
از علماء اين بزرگوار را از اصل خود دانسته و در خود وا نمايند شريك حال خود نشناخته و از ما
شان علي و زيده و براي اعظم اولياء كلام ايشان نافهميده سخن چيني نمودند و از دريافت فضائل
ايشان محروم ماندند چنانچه بر كلام امام العارفين زبدة المقربين قدوة العلماء والراسخين
المتمسكين بحكمات كتاب الله ومتشابهاته الواقفين على رموز خطاب الله

والشاذ

marfat.com
Marfat.com

واستدانه الواصلین الی درجات القرب کمال الوصول الاخذین بسنة
الرسول بکمال القبول وارث محمد المصطفی علیه الصلوٰة والسلام
الاصالة والخلافة شیخنا واما منا شیخ احمد الفاروقی النقشبندی مجدد
الف الثانی بالتحقیق اعطانا الله برکة محبته وصحبة اصحابه منتهی
کمالاته وبلغنا اقصی مقاماته ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انک
علی کل شئ قدیر اکثر اعتراضات نوشته [redacted]
[redacted] و بر خلق الله عظیم
اعزوی مسلمین که بر کدام اعتراضات، را مپسند از جناب حضرت ایشان بعض پیدا میکنند
در سنه ست ایه بی کرفتار شوند العیاذ بالله منها برای انکه امام الزمان
عن الطریق سید الانام علیه التحیة والسلام ارشاد فرموده بیش از
دفع ضرر بعضی ثابت کردن ایم واجبات بسه اگر بینا و جاه است - و خاموش نشینی کناه
نهایت بی جا خواهد شد در حدیث صحیح ثابت شده و بهمدانی قدر جهاد نموده و دفع ازی ارشاد
خواسته اللهم ثبتنی امری واحلل عقدة من لسانی یفقهوا قولی
المذهب من الله العصمة والتوفیق و انسان بجز ان که رضا نے حضرت
خواجه محمد باقی قدس سره حاصل نماید الی انکه مخالفت شان قیامت از ناکامی نترسد.

marfat.com
Marfat.com

متصف بر تجرد اعراض نشدی بلکه در حیات و بعد وفات پسر خود زیاده از حد حضرت
از حالات و کمالات خود خبر دادن کرا فتند جواب انکه این هیچ بدی نداشت چه اکابر دین
پیراون در حیات خود از بن قسم مقالات منع فرمودندی و مشهور است و از تصانیف و ملفوظ
خضر سرخ
صحیح ظاهر و هویدا است که حضرت خضر حضرت این راجه قسم میگفتند کما حول
مقامات خویش از حضرت این ن میپرسیده و مردمان حاضر خود را و جمیع مریدان
خود را بجناب این ن رجوع کردندی و گفته که من کوکب ام و این ن شمس اند انوار
تنقیص و تخطیه بزرگان مثل سید الطائفه جنید بغدادی و سلطان العارفین بایزید
بسطامی نمودند جواب انکه تنقیص و تخطیه بی از نفسانیت میشود و معذور
که حضرت این ن نزد حضرت خواجه طریقه نقشبندیه حاصل نمودند و حضرت
خواجه قسم سلوک با حضرت این ن میفرمودند ادنی نظر کردگان این ن را
نقص نمی ماند حضرت این ن را نقص کی بود کرا این افعال نقص باشد و بعد
قد نقص اعاد ان ممکن نیست لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن
ذکر الله شاهد حال این ن است دیگر انکه حضرت ایشان در مکتوب سابع
میفرمایند که خود را از خود خوبتر میدانم پس بنا قسم مردم تخطیه اویا
نظام نمودن ساقط است پس معلوم شد که انچه میفرمودند از الهام بود نه از

marfat.com
Marfat.com

نف نیت انهم سبحانک هذا بهتان عظیم اعتراض سوم تعجب دیگر
دیگر اولیا بطل کرفتار ماند نه وحضرت ایشان باصل واصل الاصل رسیده
این چگونه باشد وجه آن چه باشد جواب صدق این وانموده تعلق از مکاشفات
دارد نه از استدلال که بسیخها رسیده شدی. کاز نظامی زفلک برشدی پس
خدمت فقرا بایه کرد تا ازین دولت بهره ورشوی وناکه بهره ورشوی چنانچه
نقل احادیث محل یکباره دل کفایت میکند که برهمین جمیع احکام شرع مبنی است
و در مجتهدات قول ابی حنیفه رضی الله عنه معتمد است در فهم فحوای اولیا وثقات
کار نفس نیست نه دارد و کذب راه ندارد و سلم قائل میشود نه بطریق اولی کافی و بسنده
واکر باور نکنی غم نیست ورنه باور خواهی کرد ولیکن نفع نخواهی کرد سیعلمون غدا
من الکذاب الاشر دیکر انکه حکایت اکثر اولیاء سابق چنانچه آمده است کشف
وصفات واعیان ذات تجویز نمودن وزبان ایشان از ذکر وغیره چنانکه خلاف اقوال
انبیاء ومخالف نص واجماع نزد اوست پس یقین که مکاشفه ایشان را برنص و
اجماع تقدیم نباید داد وعلامتی از کفتار ایشان بدست دو یکی. مکاشفه حجت
ایشان مخالف نص نیست قیاس کن زکستان من بهار مرا. وجهان تحت هذا فضل الله
ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء وکر باید حجت تلاش تا تحصیل نماید

marfat.com
Marfat.com

بعضهم علی بعض" چہ باید کرد بہ اعتراض چہارم انکہ از حضرت ایشان بجناب
حضرت خواجہ کہ پیر و مربی ایشان بودہ تقصیرہا در رعایت ادب بظہور آمد
حق سبحانہ و تعالیٰ منزہ است جواب آنکہ بہتان محض است رعایت ادب حضرت
ایشان در عرضہ است و مکاتیب شریفہ بایدت والله یقول الحق
وهو یهدی السبیل قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت
ویؤمن بالله فقد استمسک بالعروة الوثقی لا انفصام لها والله
سمیع علیم قولہ در باب حضرت غوث الثقلین گفتہ اند الی آنکہ ناقص بود
اعتراض دیگر آنکہ در باب حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه گفتہ کہ کثرت
ظہور کرامات بسبب نقصان عقل است و این بے ادبی است جواب آنکہ حضرت
ایشان آنچہ توصیف حضرت غوث الثقلین نمودہ اند در جلد ثالث از
مکاتیب شریفہ واضح است کہ ایشان را از دوازدہ امام شمردہ اند
و بعد حضرت امام عسکری رضی الله عنه عنہ ایشان را بالاصالہ قطب
ارشاد و کمالات ولایت فرمودہ نبوده بلکہ ایشان کمالات خود را از تابع خود
الثقلین ام [illegible]
[illegible]

marfat.com
Marfat.com

واقع بشد از اکابر متقدمین چنانچه گفته اند بکبار دن بعید است و اگر این قسم اخبار این فقیر
کدام معجزه از این ها در کشف بشد که معلوم نگردید پس محروم ماند و برای این قوم
بشد که نامردم بسبب قلت کرامات از اولیاء اعتقاد نکنند چه حضرت
خواجه فرمودند که اکثر اوقات کرامات وقت وفات نادم شده الآن
حقیقت الحق ۔ تا کمال رنجه از عنوان نکارم که حکمت در پیدا کردن من الی الکل
اعظم است از آنها ۔ حاصل انکه گفته اند که در زمن کمال محمدی و کمال ابراهیمی هر دو جمع
شده اند این اعظم آمد هم جواب انکه حاصل کلام شریف آن است که از کمال
متابعت حضرت رسالت مرتبت علیه السلام والتحیة و متابعت ابراهیم
علی نبینا و علیه السلام که بگم و اتبع ملة ابراهیم حنیفا در ضمن ان متابعت
حق سبحانه و تعالی هر دو صاحب شریعت چنانچه خود را از خدم میرسد کرامت
آن هر دو صاحب شریعت علیهما السلام میرسد و از اولیاء هیچ کس را رسد این اظهار نعمت
و شکرست و اگر افتخار بر اولیاء هم معلوم شود مضایقه ندارد چه اولیاء
سابق کمالات افتخار بر فضل خدا بسیار فرموده اند و حضرت غوث الثقلین
قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله که مشعر بر همین ارشاد کما لا یخفی است
و غیر ذلک بسیار فرمودند و آوردن این امور از اعاظم امور نیست امامنا امام

marfat.com
Marfat.com

سب العظیم مرصان یک بندہ را قتل داد نرود کفارہ تدر ترکیب جوہر من الی الکل
راست نباشد حاصل انکہ خود مسلم کہ جوہر من از نفسہ جوہر باشد مایہ وجود حضرت
رسول علیہ السلام است چنانچہ نخل از نفسہ طبیعت آدم است جواب انکہ این جا
مضایقہ دارد چونکہ پیدایش نخل از نفسہ طبیعت آدم (نخل) یا آدم بلکہ مانکی امنی
آدم میساوات نمیتواند کرد و بر زیکہ آن بر انسان لازم میآید ہم چنین در نفس حضرت
ہم مساوات با نکی از انبیا لازم نمیآید بلکہ بر زیکہ برادری لازم میآید و بودن
جوہر حضرت ایشان مجوہر حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام از فضل بعید نیست
چہ اگرچہ طعام مثل سلطان محمود بہمنی نمیرسد کہ در خود او لیکن از کمال
لذت لیاقت را ان میدہد کہ خود میخورد دیگران دعوت نمیتواند کرد و کہ
از نہایت حضرت ایشان برحسی بر لازم میآید و آن بالہ جماع باطل است
بر انکہ مجاہد بسبب اختلاط و کمال متابعت مناصرہ آن سرور جان شدہ
بودند کہ بطفیل آن سرور حقیقت ثانی عیسی آن سرور خدا میدانستند کہ ان
نمک افتند و نمکین شدہ اند بعد از طعامی کہ در و خیر نمک افتند شان ہمہ جواب
دیگر طعام کہ حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ بہر دو ہا نبات و نافع زود ہضم
میدہم اگر بالفرض و ان کان محال این قسم نیستند از حسن ظن و متابعت
این قسم

marfat.com
Marfat.com

ما ازین قسم اموریا کہ توجہ او فی نظر کوتاہی شان حکم کجا دارد چہ جائیکہ بر حق
پرستان روشن است باید حزر نیز سد و اگر این چنین بشر کاهو للعقین
پس انکار شما حضرت ایشان را کہ از جوہر پاک خبر یافتہ فی الجملہ انکار نجاست
حضرت رسالت مرتبت رجوع میکند نعوذ باللہ منہا قد جاء الحق
ونهق الباطل ان الباطل کان زهوقا ترجمہ
متابعت ایشان مرتبہ ہست ہمہ را حاصل ہست اما متابعت پیغمبر علیہ السلام
محال نیست والا مقتدا خیر البودی لیکن کمال آن مرکاهدی رابانہ کہ
صلے اللہ علیہ وسلم مثل امتی کمثل المطر لا یدری اولہ خیر ام اخرہ کجا رسد
جمیع کمالات محمدیہ با تفاوت درجہ حاصل ہست لیکن بر تبع وطفیل
اما ریں مساوات با دیگر انبیا علیہم السلام لازم نمی آید خصائص عن المراتب العلیہ
العالیہ للمصطفویہ چہ اگر انچہ شیخ ما حاصل خوردہ بود او نیز از ہر گلشن
بگلہ نے خورد بلکہ زیادہ ہم این ہست مزیتہ کہ ہر وارث متبوعہ بہ
شاخ دیگر چہ رسد اگرچہ بجا نثار جنس خود مزیتہ بہ اصل نمودہ
اول ازینجا شرح کلام حضرت ایشان نمودہ میگوید قال رضی اللہ عنہ

من مرید اللہ فلم شکر اللہ وسلسلہ ارادت من بہ او سلسلہ بابو بکر

marfat.com
Marfat.com

مسلمان است یعنی مراد از ما جدا از در بعد چنانچه از اینجا معلوم میشود که جناب ایشان
بود و نسبتی نمی طفیل سیه للبشر اجتباء و مراد یتیم دارم کلام حضرت
خواجه که بیان نمودن شود شاهد است و در مراد به و اجتباء حق عشق
از جانب معشوق هم میشود چنانچه حضرت خواجه در شان حضرات و مودی است
" عشق معشوقان چنان است و عشق عاشق با دو صد طیل و نفیر "
لیک عشق عاشقان تنها کند عشق معشوقان خویش در بکند و معشوق اوست
از همین امور بینه بقین است که خدا در اجتباء هر کس که خواهد احتیاج وسایط
نیست وسایط! نگاه دارید که ادنی طالب اعلا شود و یقینی است که فقرا
در طلب اند، و سایط باید و شاید، باد در طلب فقر حاجت وسایط است
این کلام حضرت ایشان درست است لیکن چون که اجتباء غیر از سلوک و
عدم تفاوت الی جانب در رنگ سایر صفات و وجوه بمنزله اجتباء آمده
عدم الصلح و التبعیت و تابع اوست و هم ما در اجتباء سلوک است که عبارت
از ذاتیان شریعت است پس در صورت هم نزد ما تابع بودن جایز نیست
بلکه عدم صورت صوفی نمودن کفر و زنده است و این ها کلا مجتبی آن
بسوی میسر نمیشود مگر یکی راه زیر پیشها و نشاه بردهی و نیز بروی میشود لیکن

marfat.com
Marfat.com

ولی من نائب اللہ است ولی اللہ از منتہیست تا ولی شیخ
ہر کس نمی آید لیکن تقصیر آنحدیث چیتوان کفت قال علیہ السلام قال
اللہ تعالی ما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ
فاذا احببت کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی
یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا
ولئن سألنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ چہ کفر وچہ اسلام
بخیریت وارادۃ من باللہ قبول وسایط نمیکند چہ اکر وچہ نکند محبت
رسول اللہ از راہ اصابت بہ ووصول بخدا از راہ اجتباء و
او اقرب بہ ست از سبیل ارید فکار پیغمبر دعوۃ وارادۃ طریق بہ ست انک
لا تہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء الا مر اد ستقیم
لبیک ہم مربہ کو رسول اللہ نم وہم ہم چریکو بہ : اعتبار سابق بر جوان
این دولت ہر چند طفیلی ام اما خواندہ ام وہر چند تابعم بار

marfat.com
Marfat.com

اصالت با بهره هم و هر چند امتم اما مخر شریک دولتم این هم بهمون در
اعتبار است نه شرکتی که از وی سری خیزد که آن کفر است بلکه شرکت
خادم با مخدوم چرا که آن شرکت تابودی که اجتبا، و مرادیه حضرت ایشان
ظل و تابع اجتبا، سید البشر علیه من الصلوة افضلها نبودی و این متصور
چه وجود و توابع ان را بر کسی رابطه ای هست لولاک لما خلقت الافلاک
ولما اخترت لربوبیته شاهد این معنی است تا نخواسته آنحضرت بایی دولت
در ار نکرده ام هر چند اویسیم اما مربی حاضر ما ظل دلم بدو اعتبار سابق و هر چند
در طریقه نقشبندی مجدد در سلوک واحد لدی جذب و اجتبا، بهره ای عمده ایشان
تمام کلام حضرت ایشان تا ذکر سی مرتبه آنی جلت نزام و مجتبی و مختار و غیر ذالک
این منوط بهمین اعتبار سابق است فلیتامل و این کلمات است الی آخره
در دوستی شکستگی و خاکساری و ادب و تواضع و کم زدن نفس است
اقول در دلیش رنگها دارد سکوت است و محو عجز است و کبریا شنیده ایم آنچه در شان
تکبر در فقرا، کبریا است زانکه بتر هم هر دو منقول کبر و خواست آنچه
است از امر آنی است نفسانیت چه دخل دارد هر کس نوحه میکند
به نفس میشود منقول است جای بینوا بخدمت حضرت عروة الوثقی آمده

marfat.com
Marfat.com

حضرت بمرتبہ بودند کہ باشنیدن کفر ایشان چون سر بر داشتند و توجہ فرمودند بر ہیچ
مندند ہر یک توجہ نمایند بر باطل ایشان کہ بمرتبہ ولایت رسانیدند و مجاز دانستند
از ریاکاری اقتباس از خود نکرد کہ چہ باید در فروختن سیر و شیر خود خواجہ کہ پارسا گفتند
تا انکہ از این قبیل ہفوات ایشان کلام بر عجز و دلالت میکنند و انرا در فقیری ممنوع نمی دانم
حجت کنیم و اما ان نسبت باقران تا انکہ اللہ اللہ در سورہ اخلاص تمام کلام مجز است
ہر آینکہ فخر و مباہات بنسبت اخوان و اقران جایز است نہ در حضرت سید کائنات
علیہ السلام و از پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم کنون باید بر در کلام حضرت ایشان مخالفیات
جواب انکہ از کلام حضرت فخر بر اقران بر سبیل احتمال و عدم آن نظر نمی باید زیرا
سید کائنات چنانچہ شیخ خود در صورت اجتماع احسان رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
زیادہ ہست چنانچہ از مثل شاہ و وزیر و میر و وزیر او را وزیر باشد معلوم شد و انچہ
از شفاعت کبری مستثنی شد یا انکہ کوشند در سبب عود حصل در مقامی رسیده ام الی
اکنون بمعارف و حقایق کہ در تحقیق و شہودی نوشتہ اند دست زد تا قبل این کلام کرشما
میکوشید از کلام حضرت ایشان مفہوم نمیشد کہ من مشترع و واضع و مخیر بودم حاشا بل
مفہوم ما این اعزاز است لازم ایشان و مراد از شرکت ہمسری نیست بلکہ محل شرکت
در مکنہ ذو صحل و اجتباء اگرچہ مانند شرکت مشتری با کاول بنز و ابنگ میکوینہ

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

[redacted]

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

از این کلام حضرت رفیع ارفعه جا می شود که چون بسبب محبت ممزوجیه
وارد اعدم توسط به نیچ کس جا نمی رفت در ابتدا و انتها حاصل است عدم توسط
دیگر بعد اطلاق حقیقت سالک بر حقیقت محمدی هم به امتحان و انهم موجب
مساوات نیست حسابچه بیان کرده میشود وصول فیوض الی الکل حیلولت و رعا
نیز دست داد حاصل انکه حسابچه بقدرت کامله خود سجانه و تعالی با حقایق ممکنات
کرده محض است و مقرر است بعلم حضرتش اینه انعکاسی میگیرند از حقیقت محمدی
که حقیقت الحقایق است از صفات اضافیه حق است نقش وجود بهم رسانیده
که از شخص ظل او در مرات منعکس کنند همان شخص تعالی فاهر است که ان ظل را
که بسبب آن عدم که حقیقت ممکن است بوجود آمده محبت و حرکت عشق فرموده که ان ظل
از ان اینه عدم برخوردار حاصل خود ملحق و منخرط گردد و این تعبیر و تشخص که ظل را بسبب
عدم که بتبع اصل او بود حاصل شده بود رفع کرده ماحاء عدم را که حقیقت شیء
بسبب از ظل حاصل شده بود رفع نتوان شده و باصل خود رجوع نموده مطلق ممکن
بس ابتدا از ممکن نزاسیچ مانده نه رسیده لاعینا ولا اثرا و سیغ ان توزد اوامانات الی
اصلها ان آید انکه ممکن از حقیقت محمدی فانی و مستهلک گردیده هم انکه
ممکن را در حقیقت محمدی بتبع حاصل شود که این فنا و بقا و انی در باطن راست

marfat.com
Marfat.com

الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدینا الله
لقد جاءت رسل ربنا بالحق فوراتی حقیقت ساک گردی که حضرت
الخلافت است چه میخواهد دارد الی انکه فایده نداد آنها که حقیقت انی و شرکت
و تناسخ خالی و فحوای و بیان فنا و بقا موافق اصطلاح حضرات ایشان و اصطلاح
حصلت سابق در چیز نقد رس توانست کنجید بیان نمود شده و از اینجا نقد رانچه از عرایض
اینعزیز دانست هم مخیل و مفصل کردید و حقیقت امر زیاده از انچی بیان نمودند کار
زبان و قلم نیست سعدی میگوید اگر همه اجزای من زبان شوند اگر زبان و اجزای
هر مدرس درس انهم میگفت پس بجهد اگر عقل را مدخلیت بود احتیاج بعثت انبیا
نمیشد و رسول الله نمیفرمود لا صلوة الا بحضور قلب و قول او حق است و سخن او
بازاریزای و الا فردا نزدیک است سیعلمون غدا من الکذاب الاشر قول کاشکا شما
الی الکه یکانیکی نسبت قرار از کلام حضرت ایشان بریزد، باسرورکائنات علوم جمیعه
جانکه بردانا مخفی نیست مگر اغراض رفیعه موجود میکند. ختم الله علی قلوبهم و علی
سمعهم و علی ابصارهم غشاوة و لهم عذاب عظیم جواب الی الکه از وسایط چاره نبود تو در
ایام طفولیت و سخن بالغین نیست الی الکه ناتمام و ابتر است اکنون حاصل اقوال الکه
از بیان چاره نیست و دلیل برطرف وسائط در جنب باید آورد جواب الکه دلیل احتیاج

وسایط

marfat.com
Marfat.com

وسایط نبودن در جذب باوجود عدم مساوات بسیار در کمالات عبد الحکیم سیالکوٹی
بیان رفع جواب اگر گوئید کہ احتیاج الی الکمر در ہر دو جائی ساقط نگردد و سخن در آنجاست
اول حاصل انکہ اگر ذوق تقدم و تاخر جذب کنند و بگویند در صورت تقدم ذوق
بعد وصول بمقصود وسایط ساقط میشود نہ در صورت تاخر ای تکلم بہ است
جواب انکہ چنانچہ گذشت ای ذوق نیست چرا کہ ای جذب مقدم و موخر جذب
شیخ معاران جذب است کہ در مراد بہ دخل دارد پس بحث تقدم و تاخر لازم نیست
سوال چون مبنی کلام شیخ چنین باشد فضل در تقدم جذب راست کہ سلوک خادم
اوست و در تاخر جذبہ سلوک مخدوم اوست جواب انکہ جذبہ خاصہ غیر جذبہ شیخ
کہ مراد ان راست بر سلوک موقوف نیست چرا کہ داخل جذبہ شیخ است
و سلوک منم و خادم او باشد و مریدان را دائما جویند بہ جذبہ یا خاصہ و سلوک آخر
کار حاصل شدہ پس سلوک مخدوم او باشد طریق دیگر ان انکہ در طریق جذبہ گذشت
کہ مراد حضرت این ذوق کہ بود معنی مقرر فرمود ہ این تقریر بعون جذب و محبوبیت
کہ بالا گذشت تقریر ہمین است کہ برگس را کہ در حضرت او معنی محبوبیت ثابت
حق تعالیٰ او را بجانب خود جذب فرماید و در ین جذب جائی انکہ خاصہ مقصود باشد
باشد و در احتیاج وسایط نیست و بارادت و اقتدا ذکر او نیز مفروض است

marfat.com
Marfat.com

marfat.com

Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

کلام حضرت ایشان تا کسے نگفتہ باشد از حضرت خود نہ کہ صاحب قرآن است
و صاحب وحی و الہام، فصوص و فتوحات مکیہ است قیاس کن زگلستان بہ خار
بنگر چہ پسند کردہ است العمی صم و البکم فہم لا یرجعون و آنکہ در حق
آمدہ است الی آخرہ از حیلولت حقیقت محمدی کہ دون ذات خدا است نہ از
حیلولت نعوذ باللہ بلکہ متقضی تابع و طفیلی بودن ہستی خود و آنکہ فرمودہ اند در رویہ
اخروی الی آخرہ کہ تابع۔ حاصل اعتراض آنکہ نمی گوید کہ در آخرت رویت ذات
بے توسط حیلولت خواہد بود خوب نیست چرا کہ رویہ نمی شود و باز نمی گوید چیزے
در میان نیست در عرف ہم ذات با صفت را و بدون ذات نمی بیند پس اگر روح محمدی
ذات حکم صفات دارد نہ حایل نخواہد بود۔ پاسخ آنکہ اولا ایں کلام از مکاتیب ذوق ثابت
نمی شود بلکہ در مکتوب شریف کہ بشیخ نور الحق بر سبیل عرض ارقام فرمودہ نوشتہ اند کہ مرتبہ
ہستی مرکز مبدا تعینی اوست کہ بصورت انہار و انہا و غیرہ متصور شدہ۔ بجذبہ کاملہ
ایں انہار و غیرہ عالم یکبارگی مبدا میگردد و بسیر رویہ غیر مکلف میشوند باز بکمالات اصلیہ آئینہ وار
کہ در شئون مبدا نہ از ایں کلام شریف علم جہد نے در ہستی معلوم میشود و نہی است کہ کسی را
و حزب باین جا بود نہ منظور نیست کسے را کہ صفات نمی بیند بر صفت گوی منطبق نگشتہ
حیرت حضرت محمدی بایں ہست فضلی خدا دادی صفات است و اما کیف ما کان طفیل حبہ البشر

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

این ذکر مناسبت به کرد فضل آنہ متعدد نشد و گفتہ باتباع ملک بخش نہ بلکہ برای دفع شبہ و اسعاد فہم قول بہ رأی است بلکہ برای آنست کہ در اباشہ اعتراض وارد شدہ کہ چرا کار را بعمل برعکس آیہ مکرر بفضل من یشاء من عبادہ مثل آنجا نفرمودہ تا احتمال دہد کہ انسان را در حسنہ من نعمۃ من اللہ تفضلہ منہ فان کل ما یفعلہ اللہ من الطاعۃ لایکافی نعمۃ الامر بالتکلیف فتقتضی غیرہ ولذالک قال صلی اللہ علیہ وسلم ما احد یدخل الجنۃ الا برحمۃ اللہ قیل ولا انت قال ولا انا پس ازینجا معلوم شد کہ فلا تتبع سبیل المفسدین مرجوح بکفتہ محبی والا مرجع الی انکہ بظنون او اعتبار نیست آنچہ ازین کلام سرعبد الحق از خلاف کلام سابق فہمیدہ محض قصور تتبع و تفحص است و از حقارت نسبت قول امام بر حدیث سکردہ مراد الی انکہ ابو الوقت کویند چہ نسبت قول حاصل انکہ صورت کہ محو بر سکر افضلیت صاحب سکر ابو الوقت و چہ جسکر او اعتبار نیست بلکہ ہم کہ محو اسیر از سکر بہتر است لیکن مراد ازین نیست کہ اصلا ملکہ صحو حاصل نشود بلکہ مراد آنست کہ بسبب وہج کاہ سکر را اثر و امتزاج نباشد کما ہی حق نصیب نبی است بلکہ مراد آنست کہ سکر غالب نباشد مثل نمکے در طعام و گاہے این سکر غالب ہم می آید چنانچہ حضرت موسی علیہ السلام را بر طور بجذبہ شوق وصل و سکر غالب آمد و کفت ربی ارنی انظر الیک و این نیست جز از غلبہ سکر و محو کہ اصلا ملکہ صحو نیست بلکہ مراد آنست کہ سکر غالب نباشد و گاہے بصحو رجوع کند و ہمچنین ہست حال ہر کہ بمرتبہ کمال رسیدہ باشد و ہمچنین ہست حال ہر کہ بمرتبہ کمال رسیدہ باشد و ہمچنین ہست حال ہر کہ بمرتبہ کمال رسیدہ باشد

marfat.com
Marfat.com

حدیث صدیق اکبر در نماز از صحاح چهارگانه نقل کرده از کتب حدیث است که در ایام علت
علیه السلام جای تشریف برده بود و تشریف آوردند حضرت صدیق را امام نموده مردم داخل
نماز شدند تا کار در رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم آمدند حضرت خواستند که داخل جماعت شوند مردم
برای اطلاع حضرت صدیق دستک زدند چون صدیق از آمدن حضرت معلوم نموده خواستند
برعقب خود قصد رجوع نمودند هر چند حضرت فرمودند که برمکان قایم باشید حضرت صدیق برمکان خود
قایم نتوانستند حضرت رسالت پناه دست حضرت صدیق فرمودند و حضرت صدیق ایستاده نماز تمام نمودند
غرض بس ازانچه گذارش یافت الی آنکه در کتب امام عبد الوهاب شعرانی قدس سره آورده حاصل این
کلام آنست که کلمه که مشعر بر فروتنی باشد از اقطاب مثل شیخ ابو الحسن و جنید بغدادی رضی اللہ عنہما
شنیده اند مراد بر آن محمول نباید ساخت زیرا که این کلمه از ایشان بطریق تواضع و انکسار واقع شده
چنانچه حضرت موسی را خطاب لن ترانی و حضرت ابراهیم انی سقیم و نظائر این بسیار
بنقل مکاتیب صوفیه ترانی رجوع میکنند و از موسی امتثال نمیکنند
زانی که احکام مختلف با مختلف اند مراد مجموعه که رجحان واقع شده باشد

marfat.com
Marfat.com

العالم فی السکر کا مفصلہ فی اللغز وغیرہ فسالت بعض درصدر اسکا الحکم برافتی رہ اختیار
بہرا ایشود کہ مخالف است دیگر اعوان راہیچ قباحتے نداشت و ازانجا کہ این کلام بامر آنحضرت
بیشک مطابق واقع است و حکم کلام دیوانگان ندارد و بخلاف کلامیکہ در بیسکہ خالص شربہ
مثل سکنجبین و امثالش پس ازین مقدمہ جواب صدور شد کہ اختلاف ندارم آنچہ ازاکہ در بیسکہ
مثل سکنجبین و امثالش پس ازین مقدمہ جواب صدور شد کہ اختلاف ندارم آنچہ ازاکہ در بیسکہ
ساغ امر آنحضرت نیست و مراد ازین سکر مخالف نیست بلکہ سکریکہ مثل تنگ در جوشانیدہ و در
وقت غلبہ غضب کردہ باشند پس ازین سکر را بہ نسبت سکر خالص محرم میدانند گفت و بران
احکام محرمش صرف و جزء ہم مترتب میشود فوائد حاصل انکہ قسمے از مربہ ای حضرت این
سکر حاصل میکند و قسمے محصل ہر سکر میدارند و قسمے بر امر آنحضرت حکم ہر سہ غضب بلکہ قسمے کہ
از اسکر غضب باید کہ دو حاصل بعلم دو قسم دیگر چرا کہ امر آنحضرت این قسم بجز سکر نیشود دیگر ان
سکر مختلط با جوشانیدہ گو. اما این حرف کہ در حق نسبت بسرور کائنات پادشاہ وکشاف بیہ
بیان نمودہ کہ در حق کلام شریف حرف کشاف نیست: نعوذ باللہ سبحانہ ما ذکر
بہر تقدیر توقف و تسلیم الی اللہ واجب و مکلف را مدفع نبود از حاصل این کلام است
کہ از کلام حضرت ایشان کہ استدلال سکر بعلم منبو در گفتہ اند مخالف منصب عالی آنحضرت
و مقتضای حق حاصل منبو در گفتہ اند کہ از انجا سکر غضب ہم سکر سزدہ و این نزد ما بر آمدہ و اللہ اعلم
کہ در کلام حق سبحانہ اختلاف صوری ہست و ہم در بیان نہ نہاد آنچہ کہ در دیباچہ کہ انتقسیم سخن نمودہ ام

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

اول خلاصہ کلام شریف انکہ از مشائخ سابق ہم کلام اس قسم بسیار واقع شدہ است مثل قدس سرہ العالی عارف شہیر وحید وقتی اللہ کہ افتخار و اوس سر قطبیت از عرف التقلین صادر شدہ کہ بعد از عرف از ظاہر ایمنی بہم میرسد و اللہ قدم برکون کسے منصور نمیشود از جزم و جوسکر امیر منصب بگوید چونکہ ظاہر مخالف علوم شرعیہ باشد بر ظاہر حمل نباید کرد چنانچہ کلمہ بیدہ وجہ را کہ در ابیات آنہا واقع شدہ است اکثر بر ظاہر محمول دانستہ اند و قائل بجسم او سبحانہ شدہ بمنکر جناب کہ آن کلمات را بر محمل خوب خود آرند و اگر خود آوردن نتوانستہ بحکم ظنوا الومنون والمومنات بانفسہم خیرا ادنی مسلمانی نباید کفت گفت و رعن نزیبد کت باشد از ظہور سخن براند و بسرا رالا انکہ بعرف ایشان از ظاہر تجاوز نماید حاصل کلام آنکہ شطحیات کہ از عارفان ظاہر اشاد و بسیار بسرزد و تنقیص نسبت بایشان و باجداد ایشان روا نباشد جناب سرمد کلمات از کسے نشنیدہ جواب سلام مشغول بود و بملک فرمود و بسیار از مشائخ بسیار بودہ اند چنانچہ گذشت و نسبت بیک مصطفیٰ صلعم از عرب و عجم نرسیدہ نظر ما و شما بہتر نظر کسے کہ وقت کردہ چیزے نشنیدہ باشد کہ او نشنیدہ باشد و نشنیدہ باشد کہ او نشنیدہ باشد

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

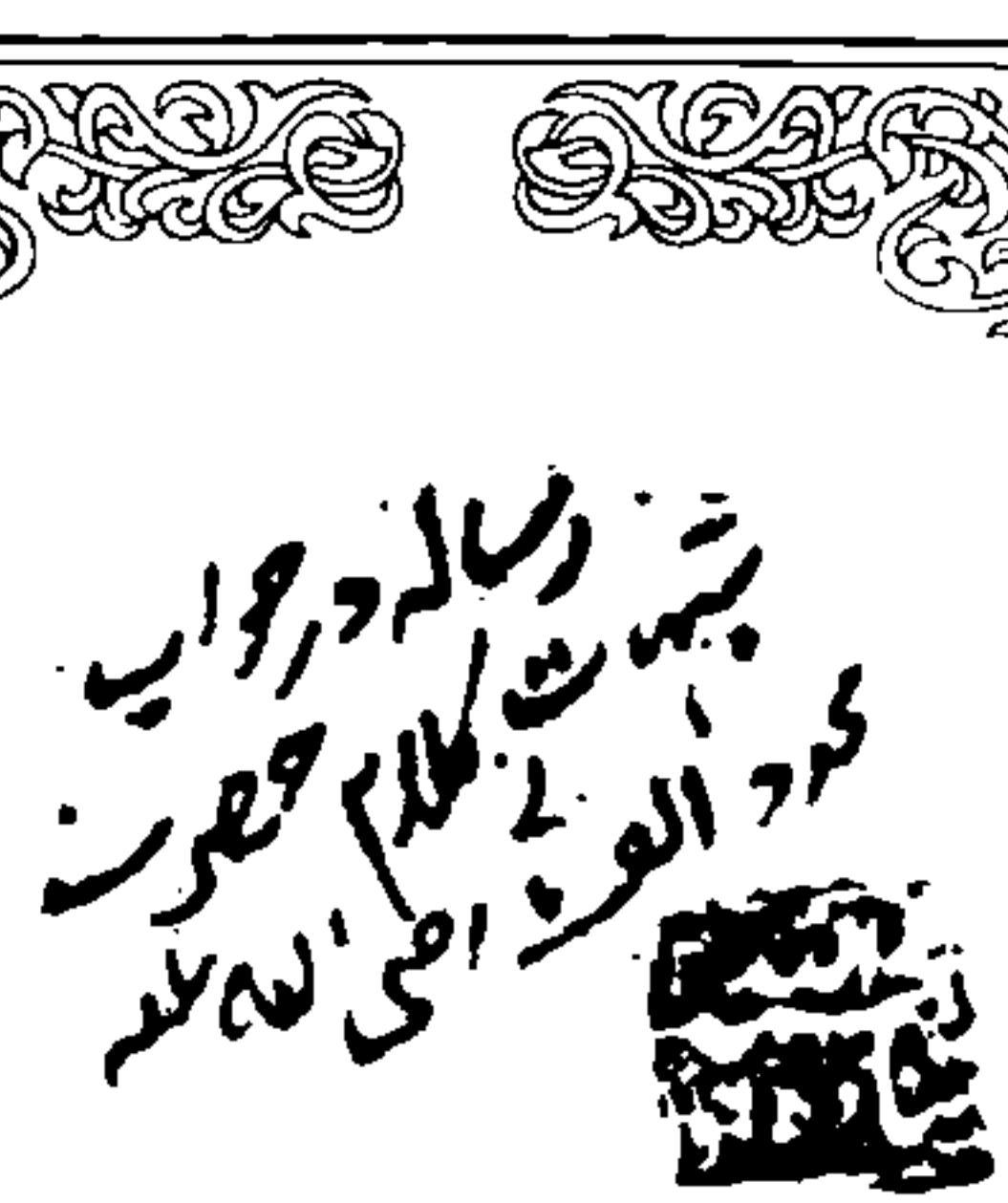

رسالہ در جواب شبہات
بر کلام حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ علی رسولہ نمودہ می آید کہ چندی از اہل
عناد بر کلمات حضرت ایشان قدس سرہ الربانی تعصب بعض
اعتراضات و شبہات ایراد نمودہ بودند ما بر آن جواب و حل
آن بر وجہی کہ موافق عقل و نقل بود جمعی از مخلصان آنحضرت تمنی
کردند مرقوم نمودند و بعضے ازان شبہات کہ من بعد ظاہر شدہ باز در
جواب آنہا نیز چند کلمہ رقمی نمودہ شد و بعین مخالط التماس نمودہ اند
شبہہ اول آنست کہ حضرت شیخ در مکتوب ہفتاد و ہشتم از
جلد ثالث نوشتہ اند کہ انبیا کہ متوسل نمی شوند بحضرت ذات حق تعالیٰ
بر سند آن نبی در میان ذات و در میان آن انبیا حائل نیست
و ایشان را بلا واسطہ از حضرت ذات صیب ست بخلاف امت
نبی کہ بتوسل او بر سد آن بمرور میان او و حائل ست
نوشتہ اند

marfat.com
Marfat.com

ذرا دادا وقت را بالاصالة از حضرت ذات حق تعالی نصیب
بود ا بجائیز حیلولة نبی مفقود است و متبعیت موجود ا بجا گوئیم کہ
این کدام افراد است کہ او را بالاصالة از حضرت ذات نصیب یافتہ
و زہیچ کتب یافتہ نمیشود کہ اصالت انبیاء است دیگران توسل و متبعیت
ہست و آنچہ در حق ذرا دادا وقت می نویسند باید کہ از روی شہ لغزش اثبات
کنند ہیچ کس خیول کمتہ دلکہ عدیات را عتبار نیست جواب اولین
شبہ بطریق اجمال آنست کہ اصالت را در اطلاق نیست اطلاق
اول آنکہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام بی توسل و متبعیت احدی از حضرت
قبلت حق تعالی نصیب و بشہود و حیلولة دیگری در شہود ذات
منفقود باشد و این اصالة اتم و اکمل است و مخصوص بخاتم الرسل
علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام و اطلاق دیگر آنکہ عارف را در شہود و
وصول ذات حق تعالی حیلولة نبی مفقود باشد و توسل و متبعیت
نبی کاین بود و فرق بین ہر اطلاقین واضح است زیرا کہ در اطلاق اول
نہ متبعیت و توسل ہست در اطلاق ثانی اثبات توسل و متبعیت
و رفع حیلولة ہست و استدلال بہ ایراد معترض را اطلاق اول کہ مخصوص

marfat.com
Marfat.com

بخاتم الرسل ثابت علیه الصلوٰة والسلام باطلاق ثانی که در غیر نبی ما فته
می شود ثابت شده نخست لهذا اطلاق ثانی بر اصالتی که در غیر نبی
مثبت می نماید و میگوید که در هیچ کتب یافت نمی شود که اصالة احدی
دیگر از متوسلین متبعیت ثابت و ظاهر است که در کتب شریعت آنچه
نزد اکثر فقهاء تقریر نموده یعنی اصالت است و غیر از اجماع رفع توسل
و متبعیت نبی و اصالت که بمعنی ثانی است یعنی فقدان صلاحیت نبی
را در شهود و ذات اکثر اجماع تعرض و ذکر در کتب شریعت مست نیافت
و نفی و ما نیز میکنیم که اصالتی که بی توسل و متبعیت ثابت شد نخاص رسول
علیه الصلوٰة والسلام مخصوص است و اولاد امت را بلکه متوسل و متبع
نبی و ما راست و نفی توسل و متبعیت در حق اولاد امت الی یوم
است و اصالة که بمعنی صلاحیت ثانی است در شهود و ذات اولاد امت
را ثابت می نمائیم و ظاهر است این مقدمه کسی را مجال نمی است و دلیل بر
در کتب شریعت کمتر است تا شاهد بر آن از شیخ طلب شود با آنکه گوئیم که
آنحضرت قدس سره درین باب تمسک بحدیث کرده اند باین عبارت
که در حدیث صحیح آمده که بنده چون بمقام فنا و محبت و محبوبی که در میان

نمازه و حضانت

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

وبسط کلام در بیان الہام اولیاکہ بتوسط ملک باشد و بلی توسط ملک
نمودہ ہست کہ ایرادات آن درین مقام بتطویل می انجامد و از جملہ کلمات
او این عبارتست قدس سرہ فان قلت فہل یکون الالہام بلا واسطۃ
لاحد فالجواب نعم قد یلہم العبد من الوجہ الخاص الذی بین کل انسان وبین ربہ
عزوجل فلا یعلم بہ ملک الالہام لکن ہذا الوجہ یشارع الناس الی انکارہ ومنہ انکر موسی
علی الخضر علی نبینا وعلیہ الصلوت والسلام وعذر موسی فی انکارہ ان ہذا
یعود الی اختلاف احکام شرعہم الاہی یدل لذلک پس ازین نقلہا کرد از کلام صوفیہ
تا بدیہ کہ ایراد نمودہ شد ظاہر میشود کہ قول مخالف کہ عندیات شیخ را علیار
نسبت باطل و فاسد است و ناشی از عدم تتبع کلام صوفیہ و جواب
تشفی این شبہ در مواضع متعددہ از مکاتیب شریفہ ایشان ظاہر و واضح میگردد
چنانکہ ارباب انصاف را ہیچ شبہ و ریب در آن نمیماند بلکہ بر حسن ایمان می افزاید اول
تعصب اصحت خارجہ از جملہ آن مواضع مکتوب صد و یکم است از جلد ثالث
بنام میر حسام الدین مرحوم کہ بیان آن بتفصیل مرقوم افتادہ و ملخص آن ایراد نمودہ می آید
قال قدس سرہ حقیقت توسط بحدہ بتوسط بیان میدہد بغایہ نیک بشنو و فہمیدہ طریق
بحدہ را چونکہ گفتش از جانب مطلوب است ناچار قبول و سماعت کنندہ را طریق

marfat.com
Marfat.com

سبابک چونکہ انابت از جذب طالب است از وجود وی سالک چہار نمود در نفس
جذبہ بر چند وسالت در کار نیست اما تمامی جذبہ بسلوک است تا کہ سلوک
کہ عبارت از اتیان شریعت است با جذبہ منضم نگردد جذبہ بتمام وابتر است و در
طریق جذبہ اگر توسط متابعت شریعت کہ عبارت از سلوک است وصولی بمطلوب
میسر شود بسیار بجا و بسیار نزدیک خواہد بود و گفتہ اند و لیتم و لو تقع ای اللہ تعالیٰ یعنی
اگر کشیدہ شود شما بحضرت حق سبحانہ و تعالیٰ در رسانید و شوید یا بطن بطون ہر آئینہ در
میان شما و در میان حق جل و علا حیلولت و حجاب بسیار نخواہد بود و شاید بخاطر شریف
شما ہم مانده باشد کہ حضرت خواجہ ما قدس سرہ میفرمودند کہ وصول از راہ معیت حق
راجح بسلطانہ تا بیدہ است اگر میسر شود و ناچار بی توسط غیری خواہد بود کہ مناسب
معیت است و راہ معیت یکی از طرق جذبہ است استماع فرمایند ہر طفل را با صل خود
شاہ راہ است و ہمچو میدان ایشان جایی نیست اگر بعنایت خداوندی جل شانہ
طالبی را بسلوک مسلک پیدا شود و کشش با و ہمراہ کردہ دولت متابعت صاحب
شریعت علیہ و علی آلہ الصلوات والتسلیمات آن طفل را با اصل وصولی
و الحاقی حاصل آید ہر آئینہ بی حیلولتی خواہد بود و چون آن اصل اسمی است از اسماء
الٰہی جل شانہ چہارم اسم مسمای او عالی نخواہد بود وصول طفل این راہ با اصل

marfat.com
Marfat.com

علیہ وعلی الہ الصلوٰۃ والسلام استماع فرمایند کہ مکشوف گشتہ است کہ محبوبیت
او ما یہ علی آلہ الصلوٰۃ والسلام بآن محبت واجبی مثل شانیان ایشان است کہ ذات بحتہ
او تعالیٰ بی مثل حظ مشہود و اعتبارات نامحدود آنحضرت است و حضرت ذات تعالیٰ بآن محبت
بسبق محبوب گشتہ بخلاف محبوبیت دیگران بآن محبت کہ این است کہ تعلق
شیونات و اعتبارات بجز و بالتبع بآنجناب است یا بکمال استناد و صفات
علی تفاوت الدرجات فال بفضل رسول اللہ لہ ما قدم

تحقیق این مقام آنست کہ توسط آن سرور علیہ وعلی الصلوٰۃ والسلام در معنی تواند بود
یکی آنکہ او صلی اللہ علیہ وسلم فی نفسہ محجوب بود در میان سالک و میان شہود مطلوب
و معنی دیگر آنست کہ سالک بطفیل او و بتوسط متابعت او و متابعت او علیہ الصلوٰۃ والسلام
بمطلوب واصل گردد و در طریق سلوک پیش از رسیدن بحقیقت محمدی توسط بہر دو معنی
کما ہی ست و بعد از رسیدن بحقیقۃ الحقایق توسط بمعنی ثانی ہست یعنی متابعت و طفیل نہ
حجاب و حجاب کہ پردہ شہود و مشاہدہ گفتہ میشود و کار ازین عدم توسط گرچہ بکلی نبود و لیکن
قصوری بجناب حضرت خاتمیت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام لازم می آید گوئیم کہ این عدم
بتوسط مستند بکمال آنجناب ست نہ مستلزم قصور بلکہ قصور در وجود و توسط
بیرا کہ کمال تر و بہ آنست کہ تابع او بطفیل و متابعت او بجمیع مدارج کمال برسد

marfat.com
Marfat.com

وہیچ دقیقہ فرو نگذارد و این معنی در عدم توسط کما ہی ہست در وجود و توسط ابو بکت
و ظلمت خادم است کہ خادم بود در ہیچ مقامی از وی تکلف نکند و تبعیت
او سر تمکین و دولت بمکان او کرده از ینجاست کہ آن سرور فرموده علیہ و علی آلہ
الصلوٰۃ والسلام علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل در حدیث صحیح آمده است لہذا
چون نماز واصل میشود و حجابی کہ در میان بنده و خداست جل شانہ رفع میگردد
لہذا صلوٰۃ معراج مومن آمده حظ وافر از ان نصیب منتہی واصل گشت حیث
رفع حجاب مخصوص بواصل منتہی است پس ارتفاع توسط و حیلولہ ثابت شد
اینمعرفت از خواص معارف لدنیہ این فقیر است کہ بمحض فضل و کرم آنرا بتوسط فرموده اند
مشایخ طریقت از توسط و عدم توسط آن سر در آخته فرا دارند علیہ و علیہم الصلوٰۃ
والتسلیمات جمعی بتوسط رفته اند و کردہی بعدم توسط و ہیچ کدام شان تحقیق نکرده
و عدم توسط مخمود ہست ارباب طوایف بر ان متفق کہ عدم توسط را از کمال ایمان نفهمیده
نفهمیده و قایل آنرا نادانسته تضلیل کنند و توسط را از کمال ایمان تصور نمایند
و حال انکہ عدم توسط مبنی از کمال متابعت است و توسط مشوب از قصور
متابعت کما ہی ذلک منہم لعدم الدرک عن حقیقۃ الحال قال اللہ تعالیٰ
بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ و لما یاتہم تاویلہ کذلک کذب الذین من قبلہم فانظر

marfat.com
Marfat.com

کلامه قدس سره فی ذلک المکتوب و در مکاتیب دیگر در تحقیق این مطلب مرقوم
رقم فرموده اند ایراد آن بتطویل می انجامد و برای ارباب انصاف که اجتناب دارند
از اعتساف اینقدر رسم کافی است بقیه دوم باین عبارت آورده و دیگر
در همان مکتوب دیگر این قول می نویسد چه مطلوب از دعوت مجدد
است دیگر اینرا بطفیل او خواهد و بطفیل او طلبد اما همه جا یکسان سفر نیست
و در یک مجلس علی التفاوت از جهت شوق، تلذذات و تنعمات می
فرمایند امتان اذکر له بر دارالسلام نزد او فرمایش خواهش کند فردی از افراد
امت آن کریم که بکرم خداوندی حق شان مخصوص بود و علیین مجلس اکابر بود
چنانکه گذشت بآن کریمان کار دانشوار نیست آنجا بخاطر نرسد که همه را بطفیل
آن سرور صاحم بخوانند و به تبعیت او طلبند هر فردی از افراد امت را که بکرم
طلبهد و نقل افراد امت را حیلولة نبی مغفی و نبود و تبعیت موجود درین نقل چنان
معلوم شد که این فرد امت را تبعیت و طفیلیت نیز هست که بکرم خدای
تعالی مخصوص است و این در هیچ کتاب دیده نشده که افراد امت را حیلو
نبی مفقود بلکه دیگر از بطفیل او طلبند و به تبعیت او خواهند بلکه افراد امت را که بکرم
خویش مخصوص گردانند درین نقل حیلولة مانند تبعیت و طفیلیت

marfat.com
Marfat.com

پس این افراد عدم است شنیدی که آنرا از شریعت اثبات کنند بر
منتقلی نیز اعتماد کرده شود جواب این شبهه آنست که این طاعن معنی
کلام آنحضرت را ما بصیده اعتراض کرده و در معنی کلام آنحضرت غلطی
صریح خورده زیرا که محصول کلام ایشان که درمیان فصلیت انبیاء
واقع شده است راجع بچند حکم است حکم اول آنکه مقصود دعوت تحویلیت
و انبیاء دیگر بطفیل آنحضرت مدعوا للامر حتی مجلس او سید علی نبیاد علیهم الصلوات
والتسلیمات بعد از تمام شدن این کلام حکم دیگر ایراد کرده لذا بین عبارت که اشان
خزنه بردار و اولش حوابشانه یعنی جلیس مجلس ایشان نیز کرد و پس ظاهر است
که این استثنا راجع باین حکم و کلام ثانی است که با شان متعلق است نه بحکم
اول که به انبیا متعلق است زیرا که این حکم درمیان استثنا و کلام اول فصل
باجنبی واقع شده است و از حکم متصل نه شده بحکم منفصل راجع نمیتوانه شد و سر بحا
است بغرض که حق کلام برای آنست و آن افضلیت انبیا بر دوست است
و هر که صاحب ادنی تمیز است آنرا فهم میتواند کرد و معترض نا رسیده طلب سوء افهم خود
خیال کرده که استثنا راجع بکلام سابق است لهذا حکم کرده که از این نقل نه حیلوله
ماند و تمام است پس این افراد بکدام روست بشنود و این توهمی است باطل و خیال

marfat.com
Marfat.com

فاسد و اعتراضی که بریں خیال فاسد کردہ بر خاسد است اللہ تعالیٰ اعلم
انصاف و عقل و تمیز در کنہ وقایع آنست کہ بحکم شاہ دیں
مکتوب و در مکاتیب دیگر کہ ذکر آن در جواب شبہ اول گذشتہ است
چندیں تحقیقات برای ہمیں مطلب یعنی اثبات متعیت و ظلیت ما دون
نمودہ اند و کلمات محکمہ بعبارات مستوثقہ آوردہ و این بی انصاف کلمہ
بر لحوت خیال خود محمول داشتہ و فہم معنی کہ خلاف مرادش است نمودہ
از تمام تحقیقات سابقہ و لاحقہ چشم پوشیدہ است و عقل و فراست خود را برباد
داد: خود در ورطہ ضلالت افتادہ جرأت بطعن آنحضرت نمودہ شبہ
سیوم آنست کہ شیخ در مکتوب نود و دوم از جلد ثالث می نویسد کہ تعین
اول مرحضرت ذات را تعالیٰ و تقدس تعین حضرت وجود است میگویند
ایں ہیچ در کشوف ساختہ کہ این تعین اول وجودی رب خلیل الرحمن است
و اکثر مشایخ علیہ آنرا عین ذات گفتہ اند و منع زیادتی بر ذات نمودہ و ہم
غیر آنرا از جنگی برسیدہ اند و این تمیز حق از ما دون دولتے بود کہ برای این مسکین
باز پس ماندہ ذخیرہ داشتہ بود و از این قول شیخ شاہدی می خواہد از کلام شیخ
قادریہ نقشبندیہ و چشتیہ معلوم میشود کہ تعین اول حقیقت محمدی ہے

marfat.com
Marfat.com

دقول شیخ مخالف حائیست و خلاف اجماع جواب ازین شبهه آنست

کہ چیزیکہ مکشوف آنحضرت بمجان بود کہ تعین اول تعین وجودی است
ولایت رب حضرت خلیل است لیکن در آخر کار ازین مکشوف رجوع کردہ
و جزم نمودہ کہ تعین اول حقیقت محمدیست چنانکہ در مکتوب بیع از جلد سیوم
مرقوم نمودہ امر کہ ایجاد در آخر کار بعد از طی مراتب ظلال منکشف ساختند آنست
کہ تعین اول تعین حبی است حقیقت محمدیہ است و حقیقۃ الحقایق ایشان
یعنی کہ حقایق دیگر چہ حقایق انبیاء کرام و چہ حقایق ملائکہ عظام علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ
و السلام کا ظلال اند و ارذل حقایق است کما قال علیہ السلام اول ما خلق
اللہ نوری پس مرتبہ جامعہ این حقیقت واسطہ شد میان سایر حقایق و میان حق جل
و علا و وصول مطلوب اصلی بی واسطہ او محال ماشد اینجا است کہ انبیاء اولو
العزم با وجود اصالت متبوعیت امتی خواہند و بآنزود داخل امتیان او میگردند
و چون اصل واسطہ است در وصول ظل بمطلوب لاجرم حضرت خلیل ضرور تو
حضرت حبیب را در خواستہ است دار دی آن بردہ کہ داخل امتیان او شود و نیز
نوشتہ اند کہ مرکز این تعین حبی محبت است کہ حقیقت ابراہیم است پس محبت و
کا ظلال و تحقیق این مقدمات در آن مکتوب شریف بسط آوردہ اند کہ مزید بر آن

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

ومفسرین ومحدثین بلکہ اگر اجماع علماء برخلاف آن کفتہ شود وجہی
وجیہ دارد بر مصطلحات متاخرین صوفیہ دعوی اجماع است کردن
جہالت صرف ست اگر اجماع صوفیہ را برای اصطلاحات دعوی کنند
ہم غلط ست زیرا کہ قدمای صوفیہ ایں اصطلاحات اصلا نمیشود وازیں
شبہہ چہارم بر مخالف بر عبارت مذکور ایراد نمودہ ست کہ شیخ میکوید در اکثر
مشائخ تمیز حق از ما دون کہ ذوقی را عین ذات کفتہ اند واین تمیز حق از ما دون کہ ذوقی
بود کہ برای این مسکین حاصل بود نمیکویم تا ہزار سال این ہمہ بزرگان
کہ ستند وہیچ یکی تمیز حق از ما دون نکردہ پس این مسکین چکونہ مومن مخلص بود
تا آنکہ در حق ایشان وارد شدہ ست کہ نعم خزانۃ وعلماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل
می تواند شیخ انجا رفتہ بحث پیدا میکند کہ تا ہزار سال کسی بر قدم
انبیا نبودہ کہ تمیز حق از ما دون میکرد ودیکر آنکہ اگر بر قدم انبیا بودہ نفی مشارکت
غیر مسجود نکردہ این کفت دکری جای دیکر میکشد نعوذ باللہ منہا اکر این معنی
نزد وی شریعت ثابت کشتہ فہا والا در حق شیخ چہ جای سلامت بطلان صریحت
کہ تمیز حق از ما دون کردہ باشند جواب آنرین شبہہ آنست کہ مجتہد الوقت و علماء
ہر سنت رصد راول تا زمان انقراض مجتہدان غیر از شیخ ابو الحسن اشعری

تمت

marfat.com
Marfat.com

هیچکس وجود را عین ذات نگفته بلکه همه زاید بر ذات بجزات
گوید چنانچه بشرح مواقف و غیر آن از کتب کلامیه تصفح نماید
بآن متمسک نموده اند بلکه شیخ محی الدین ابن عربی و متابعان او که
قایل بوحدت وجود ند و بعینیت وجود بذات تعالی حکم کرده اند
و منع زیادتی نموده و همان یک وجود را در جمیع مراتب تعینات
ساری دانسته و از متاخران صوفیه هم جمعی بوحدت وجود
آن بذات تعالی قایل شده اند و مثل شیخ علاء الدوله سمنانی
و تابعان او و شیخ بدر الدین لعلی و شیخ شهاب الدین شهرودی
و غیر ایشان کشوف الخاطر است در این مسئله و اما مذهب
علماء اهل سنت است بلکه جمیع مذهب متکلمین است که وجود را
بر ذات تعالی پس آنچه طاعن گفته که هر گاه هزار سال هم بزرگان
و مجتهدان تمیز حق از باطل نکرده باشند پس چگونه ما امور مختلفی
بهمه کلام لغو و باطل است و نارسائی است بمذهب حق اهل سنت
و عدم اطلاع بآنچه در کتب اعلام تحقیق کرده نه پس الخاطر
مذهب موافق شریعت و مرتفعات از مشایخ در جای که در ملة

marfat.com
Marfat.com

بیت دیگر بیه اکرده بگو ان کفت که حقیقت
دیگر کسنه وثمره دیگر داده ونتیجه دیگر اورده
شیخ انجا مرجع دعوی پیش قدمی میکند اکر از
روی شریعت ثابت شود فبها والا معلوم
که خطا دارد جواب ازین شبه انست
که دعوی پیش قدمی وفتی لازم می اید
که ولایة ممترجه را افضل دانند از ولایة
محبوبیه که مخصوص بخاتم الرسل است ومحبیت
که مخصوص بحضرت کلیم است ونیز اثبات
نمایند که فرد امت مخصوص است بولایة
ممترجه در انبیاء ان ولایة یافت نمی شود
واین هرچه مقدمه خلافیه واقعیت و
مخالف سنت متصیفه تمسک بحضرت
چنانچه در مکتوب ۹۳ تفریح کرده
اند که محبوبیت صرف بذات خاصه

marfat.com
Marfat.com

حق تعالیٰ نزدیک تر است و از جمیع ولایات سبقت دارد و تفصیل آن دران مکتوب و عبارتی که درین مکتوب ایراد نموده اند سمج دلالت بر افضلیت ولایتہ مزہ بفضل کلی بر سایر ولایات ندارد زیرا که آن ولایت بسبب مزج و ترکیب اگر ہیئت دیگر پیدا کند و حقیقت دیگر شود و نتجہ و ثمرہ دیگر دہد لازم نمی آید که افضل از سایر ولایات گردد غایۃ الامر تو هم فضل جزیئے ازین کلیات بے آید و آن از حیث خارج است و بر افضلیت ولایۃ

marfat.com
Marfat.com

ولایۃ محبوبیت بر سایر ولایات تقریح کردہ اند جنانکہ گذشت و نیز در بیان
مکتوب تصریح کردہ اند کہ واپتہ ممتزجہ محمدیہ و لہٰذا حقیقت محمدی است و
احمدیان مرکزان و برترازان و نیز در مکتوب ۶۴ از جلد ۳ نوشتہ اند کہ در آخر
کار منکشف خواہد شد کہ تعین اول حقیقت محمدی است و حقیقۃ الحقائق
کہ بر حقایق ہمچو ظلال اوست چنانکہ در جواب شبہ سیوم گذشت عبارت
کہ فضل ظلی بر تر محبوبیت است کہ حقیقۃ الحقائق محمدیت و نیز ہمانجا
ممتزجہ در اصل خود حقیقت محمدیست بمزج و ترکیب کہ سبب حسن و جمال
نیز گشتہ بر اصل کامل است و نیز ثابت شد کہ حقیقت محمدی حقیقۃ الحقائق
و حقایق دیگر ظلال اویند پس حقیقۃ فرد اکمل ولایت او نیز ظل باشد
الحقایق را و ظاہر شد کہ حسن و جمال کہ در ظل ثابت است مستفاد و مستعار از اصل
و فرد اکمل آنرا لذا خانہ حق دیدہ و ظاہر شد کہ برابری با اصل نکند کہ حقیقت
نتواند کرد پس ظاہر شد کہ ولایۃ احمدی کہ فوق ولایۃ محمدیست و برتر از
بعرابی اولی مساوی نخواہد بود و نہ فضلیت و فوقیت خواہد کہ کشش دارد
پس آنچہ معترض کفتہ کہ شیخ مرجع ذکر یا قلبی میکند باطل و بیہودہ است و
استر بعین کہ ثابت است کہ جامع جمیع کمالات حقیقۃ محمدیہ است بکری کہ

marfat.com
Marfat.com

دعوی مذکور دلیل عقلیات است موافق شرع نیست مشائخ آن سوا نفهم

وملت میرسد زیرا که انحصر نفی ولایت مخصوصه و جامعیت آن بحیثیت
لذوالنبوة محمدی و حقیقت محمدی هرگز ثابت نمی شود لذا حاشا ثم حاشا غایر
اثبات ولایت ممزجه که جامع محبیت و محبوبیت است بحیثیت مخصوصه لذوالنبوة
این ولایت در حقیقت محمدی اثبات مخصوصه نفی جامعیت و ولایت ممزجه
از حقیقت محمدی بیچ وجه لازم کلام ایشان معلوم نمی شود و معترض نمی داند
کلام ایشان جائی که گفته اند که بوسیله متابعت حضرت رسالت پناه
منکار و یار دیگر است و حقیقت دیگر پیدا کرده فهم نموده که
ایشان این ولایت را بخصوصه منسوب ساخته اند تا جار نفی آن از غیر نگردد
نموده و نیز خیال کرده که ولایت خود را برتر از ولایت انبیاء دانسته
اند لهذا گفته که شیخ دعوی چنین چیزی میکند و این هر دو توهم باطل
است چه هرگاه تخصیص و تصریح نموده اند که اصل این ولایت حضرت
جناب کامیت و حقیقت محمدی حقیقة الحقائق است که بالکلیه
پس نفی این ولایت بدین حکم خواهد بود و این مخالف و معتقد
حضرت افضلیت اند نی صحابی است بر اویس قرنی که خیر التابعین

دیگر نسخه ها

marfat.com
Marfat.com

ونیز معتقد آن است که وصول خواص امت اکرام بسیار ترقی
نماید سر او تا پای دون پیغمبران خواهد رسید پیش پیش قدمی خود
بر خاتم الرسل چگونه تجویز نمود انصاف در کار است و نیز در زبان
مکتوب نوشته اند که الطفیل ایں دو اکابر جامعیت مذکوره
حاصل شده است و بوسیله متابعت حضرت خاتم الرسل
برولایت فنا کار و بار دیگر است و ظاهر است که طفیلی و تابع مطلق چگونه
برابری بمتبوع مطلق و مجمع اصلی خواهد نمود این سخن نیز لائق
بیان نیست که بعضی کاملان ملاحده گمان برده اند که حضرت
وجود جنس در مراتب تعینات تنزل فرمود مرتبه اطلاق صحیح
نماند تعالی الله عما یقول الظالمون علوا کبیرا
و نیز فقیر درین مقام اعتراض می نماید که رئیس محبان
محبوبان حضرت خاتم الرسل است پس حضرت کلیم رئیس محبان چگونه
باشند از حضرت مولوی جامی و مشائخ دیگر درین باب نقلها
می آرد جواب آنست که حضرت رسالت را در مقام محبت
عین محبت ریاست مطلقی است و حضرت کلیم را در مقام محبت

marfat.com
Marfat.com

ریاست نسبت سایر مخلوقات است فلہذا گفتہ و بچہ نقل آوردہ کہ محبت
را صد جزو است یک جزو آن میان تمام عالم راست و نود و نہ جزو بکلیم
رسالت مخصوص ست پس از یکجا حضرت کلیم را چہ قدر رسیدہ باشد
تدریس محبان نوشتہ جواب آنست کہ شخصی کہ تعلیم و تقسیم احزاب
محبت نمودہ بہ ظاہر است کہ بکشف خود حکم کردہ و اگر نہ ہیچ نص
درین باب خود وارد نشدہ است تا حجت بر دیگری شود اگر حضرت ہم
مکشوف خود معلوم کردہ زند کہ ریاست نبوی در مقام محبت حضرت کلیم
را ثابت ست اگرچہ بہ نسبت سایر مخلوقات باشد و کشف یکی بر کشف
دیگری حجت نیست و بچہ معترض از بحر المعانی نقل کردہ کہ ای در یغا
اگر موسیٰ رب انی در آئینہ محمدی خواستے ضرب لن ترانی نخوردی
اما چون بیرون آئینہ محمدی خواست ناچار ضرب لن ترانی خورد ایزد را
ہیچ اصلی در شرع موجود نیست و این مقدمہ از مکشوفات ایشان
خواہد بود لیکن در حق پیغمبر اولی العزم بمجرد کشف حق این خطور را
کم زند پیغمبر بسر بر لعب است و ہمچنین حدیثی کہ نقل کردہ قال
علیہ السلام لو ادرکنی موسیٰ وعیسیٰ لوسعہما الا اتباعی لا یثبت

بعزیز

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

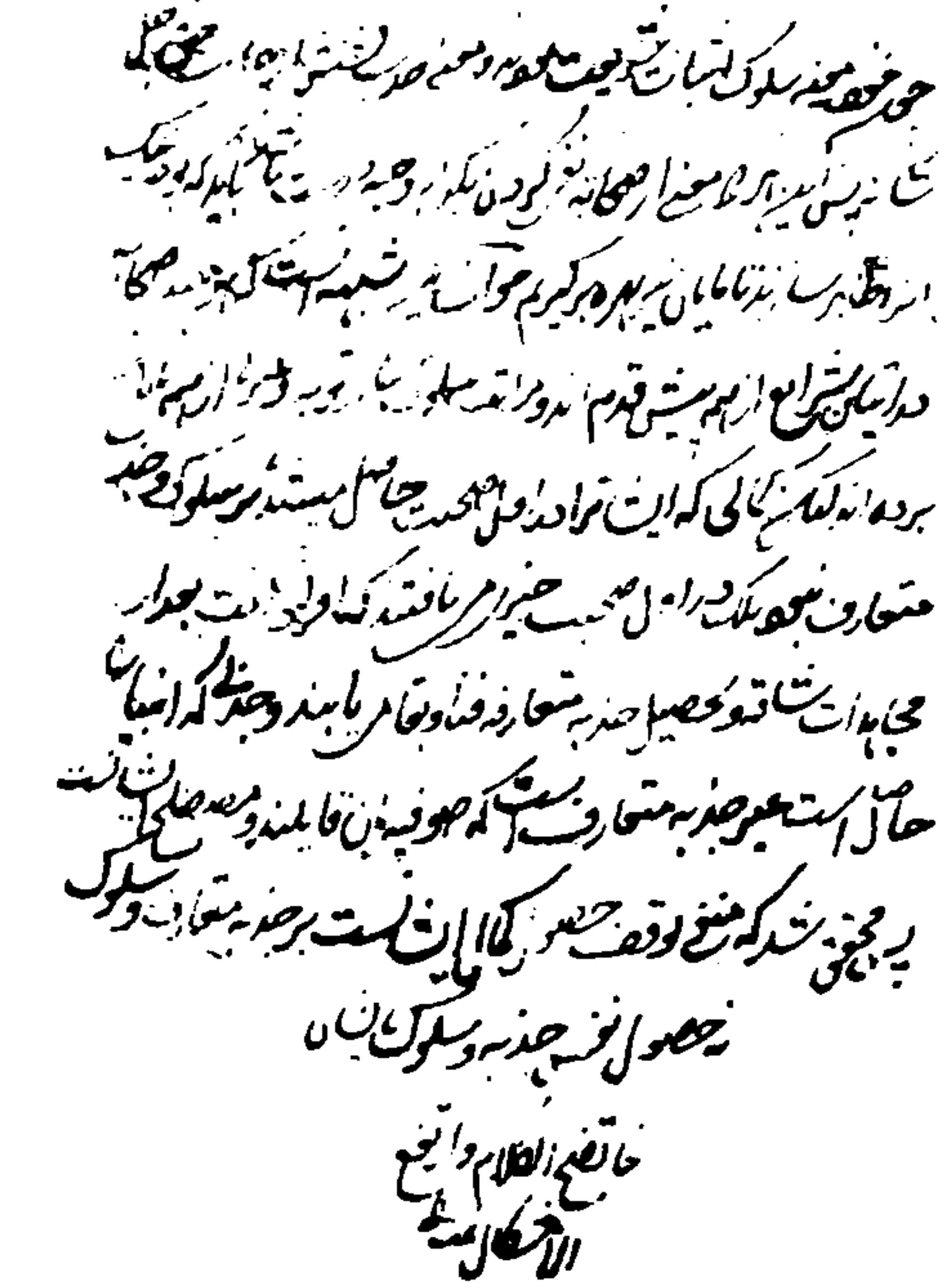

marfat.com
Marfat.com

جواب اعتراضات شیخ عبدالحق محدث دہلوی

ماخوذ

حضرت مجدد اور ان کے ناقدین

تالیف

حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی

مطبوعہ

شاہ ابوالخیر اکاڈمی، دہلی

۱۹۷۷ء

marfat.com

Marfat.com

مکتوب جناب شیخ کے متعلق

جناب شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے حضرت مجدد کو آخری ایام میں ایک طویل مکتوب لکھا ہے، جس کو ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء میں پروفیسر خلیق احمد نظامی نے ''حیات شیخ عبدالحق'' میں طبع کیا ہے، جو اس کتاب کے صفحہ ۳۱۲ سے ۳۴۴ تک ہے۔ اگرچہ یہ مکتوب نئے تعلیم یافتہ افراد کے سامنے اس کتاب کے ذریعہ اَب آیا ہے، لیکن اہل علم اور اکابر سلسلہء مجددیہ کے سامنے پہلے دن سے آیا ہوا ہے اور ان حضرات نے اس ساڑھے تین سو سال کے عرصہ میں اس مکتوب کے جواب میں بہ کثرت رسالے لکھے ہیں، میں بعض اہم رسائل وتحریرات کو بیان کرتا ہوں۔

۱..... شیخ بدرالدین سرہندی نے ''حضرات القدس'' کے ساتویں حضرت میں بعض اعتراضات کا جواب لکھا ہے اور وہ مکالمہ بھی تحریر کیا ہے جو آپ کا جہانگیر سے کھلے دربار میں ہوا ہے۔

۲..... حضرت محمد یحییٰ فرزند اصغر حضرت مجدد نے ایک رسالہ لکھا ہے۔

۳..... حضرت محمد فرخ معروف بہ فرخ شاہ فرزندِ سوم حضرت محمد سعید، فرزندِ دوم حضرت مجدد نے رسالہ ''کَشفُ الْغِطَاءِ عَنْ اَذْهَانِ الْاَغْبِيَاءِ'' لکھا ہے، آپ اپنے وقت کے اجلہء علماء اعلام میں سے صاحبِ تالیفات قیمہ تھے۔

۴..... حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے ایک مختصر پُراز تحقیق رسالہ لکھا ہے جو آپ کے فتاویٰ کے آخیر میں طبع ہوگیا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

۵.... حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے دو رسالے لکھے ہیں ایک شیخ عبدالحق کے اعتراضات کے رد میں۔ اس کا نام احقاق الحق ہے۔ دوسرا دیگر افراد کے اعتراضات کے رد میں۔ پہلے رسالے کی تالیف سے سہ شنبہ ۲۵ شوال ۱۱۶۰ھ کو فارغ ہوئے ہیں۔ یہ دونوں رسالے آپ کے ہاتھ کے تحریر کردہ میرے پاس موجود ہیں۔

۶..... حضرت شاہ غلام علی دہلوی نے ایک رسالہ لکھا ہے، جو انگریزوں کے غدر سے پہلے کا لکھا ہوا میرے پاس محفوظ ہے۔

۷..... مولانا وکیل احمد سکندر پوری نے مستقل ایک کتاب ۳۳۶ صفحات کی جناب شیخ کے مکتوب کے ردّ میں لکھی ہے جو ۱۳۱۱ھ کو چھپ گئی ہے، اس کا نام ہدیہ مجددیہ ہے۔ اللہ ان کو اجر دے کہ انہوں نے جناب شیخ کے ادب واحترام کا پورا خیال رکھا ہے اور جناب شیخ کے تمام ایرادات کی حقیقت بیان کردی ہے، اور ان کی دوسری کتاب انوار احمدیہ ہے، اس میں اوروں کے ایرادات کا جواب ہے یہ کتاب ۱۳۰۹ھ میں چھپی ہے یہ دونوں کتابیں فارسی میں ہیں اور تیسری کتاب عربی میں الکلام المنجی لکھی ہے یہ ۱۳۱۲ھ میں چھپی ہے۔

مولانا وکیل احمد نے ''انوار احمدیہ'' کے صفحہ ۸۶ کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ اہل حق نے ستر رسائل سے زائد ہفواتِ مخالفین کے ردّ میں لکھے ہیں۔

یہ تو ان رسائل اور کتابوں کا ذکر ہے جو مستقل طور پر اعتراضات کے رد میں لکھی گئی ہیں، بیانات اور تحریریں جو ضمناً کسی کتاب میں آگئی ہیں، ان کے علاوہ ہیں اور ایسی تحریریں بھی بہ کثرت ہیں اور اصحاب علم کی ہیں۔ جیسے حضرت شاہ ولی اللہ، حضرت میرزا جان جانان مظہر، مولانا سید غلام علی آزاد بلگرامی، مولانا سید صدیق حسن خان قنوجی بھوپالی، وغیرہم۔ یہ سب نہایت قیمتی اور مہتم بالشان حق وصداقت سے معمور رسائل وتحریرات ہیں۔ ان کے علاوہ ۱۰۹۴ھ میں علامہ محمد بیگ نے مکہ مکرمہ میں،

marfat.com
Marfat.com

کتاب عَطِیَّۃُ الْوَھَّابِ الْفَاصِلَۃُ بَیْنَ الْخَطَاءِ وَالصَّوَابِ لکھی ہے، اس کتاب پر اس وقت کے نو جلیل القدر علماء نے تقریظیں لکھی ہیں۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

۱..... شیخ الاسلام مفتی مکہ مکرمہ عبداللہ عتاقی زادہ۔

۲..... علامہ اجل شیخ حسن بن مراد تونسی۔ آپ کی تقریظ کیا ہے تحقیقات سے بھرا مستقل رسالہ ہے۔

۳..... علامہ اجل شیخ احمد بشیشی مصری ازہری شافعی، آپ کی وفات ۱۰۹۶ھ میں ہوئی ہے۔

۴..... علامہ اجل عبداللہ عباسی شافعی مکی۔

۵..... علامہ قاسم سنجقدار مکی حنفی۔

۶..... علامہ سید محمد حسینی مکی۔

۷..... علامہ سید علی بن محمد معروف بہ کُلَاہ زَادَہ، دِیارِ بکری، مکی۔

۸..... علامہ مرشد الدین بن احمد مرشدی۔

۹..... شیخ الاسلام مفتی مدینہ منورہ سید اسعد۔

علامہ محمد مراد منزاوی، قزانی، مکی سید محمد صالح زواوی سے بیعت تھے اور وہ حضرت شاہ محمد مظہر مہاجر مدینہ کے خلیفہ تھے (شاہ محمد مظہر میرے دادا حضرت شاہ محمد عمر کے چھوٹے بھائی تھے) انہوں نے چودھویں صدی ہجری کے اوائل میں مکتوبات قدسی آیات کو عربی میں ترجمہ کیا اور ۱۳۱۷ھ میں مکہ مکرمہ کے مطبع امیریہ میں اس کو طبع کیا۔ انہوں نے پہلے حصے کے حاشیہ پر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے مختصر احوال لکھ کر مندرجہ بالا نو علماء کی تقریظوں کو طبع کیا ہے اور تیسرے حصے (دفتر) کے حاشیہ پر رسالہ عطیۃ الوہاب ہے۔ محمد مراد نے مکتوبات کو عربی میں ترجمہ کر کے علماء عرب کو حضرت مجدد

marfat.com
Marfat.com

کے معارف سے مستفید ہونے کا موقع دے دیا ہے۔ جَزَاهُ اللهُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ خَیرًا

جناب شیخ نے یہ طویل مکتوب حضرت مجدد کی وفات سے بہت کم عرصہ پہلے لکھا ہے۔مکتوبات کا تیسرا دفتر ۱۰۳۳ھ میں بند ہوا ہے۔اس کے بعد حضرت مجدد نے سات آٹھ مہینے کے عرصہ میں دس مکاتیب تحریر فرمائے ہیں۔ان میں سے ایک مکتوب خواجہ حسام الدین احمد کے نام ہے(مکتوب:۱۲۱) جناب شیخ نے اپنے طویل مکتوب میں حضرت مجدد کے اس مکتوب کی بعض عبارات پر ردّ وقدح کی ہے۔آپ کی اس ردّوقدح میں جرح کا پہلو نمایاں ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ یہی ناملائم جرح اخلاص نامہ لکھنے کا سبب ہوئی ہے(اخلاص نامہ کا ذکر عنقریب آرہا ہے)

اس میں کوئی محل ریب نہیں کہ اس طویل مکتوب میں حضرت مجدد کی جو عبارتیں نقل کی گئی ہیں ان میں سے بہت زیادہ محرف اور غلط ہیں، بنابریں بعض افراد نے کہا ہے کہ یہ مکتوب جناب شیخ نے نہیں لکھا ہے۔لیکن یہ خیال درست نہیں کیوں کہ مجددی حضرات پہلے ہی دن سے اس کا ذکر کررہے ہیں اور ردّ لکھ رہے ہیں جیسا کہ بیان کر چکا ہوں۔

اوراس میں بھی کوئی کلام نہیں ہے کہ اس مکتوب کی وجہ سے حضرت مجدد کے معاندین میں بہت اضافہ ہوا ہے۔البتہ مطابع کے ظہور کے بعد سے حالات نے پلٹا کھایا۔کیوں کہ جس نے بھی مکتوبات کا مطالعہ کیا وہ صدق دل سے آپ کی بزرگی اور جلالت قدر کا قائل ہوا۔اس پر ظاہر ہوگیا کہ الزامات باطل ہیں۔

محرم ۱۳۸۴ھ/مئی ۱۹۶۴ء میں پروفیسر خلیق احمد صاحب نظامی نے کتاب حیات شیخ عبدالحق میں جناب شیخ کے اس طویل مکتوب کو طبع کیا اور مکتوب سے پہلے یہ عبارت لکھی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

''یہ مکتوب شیخ مجدد اور شیخ محدث کے تعلقات کو سمجھنے میں بے حد مدد دیتا ہے۔ شیخ محدث نے مجدد صاحب کے جن جن خیالات پر اعتراض کیا ہے۔ان پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے، جس شخص نے مجدد صاحب پر اعتراض کئے ہیں اس کو ان سے جو محبت تھی اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے۔''ایں مقدار کہ مرا بہ شما محبت و اتحاد است کم کسے راخواہد بود''۔

کتاب ''حیات عبدالحق'' میں اس مختصر و موثر تعارف کے ساتھ مکتوب طویل کی طباعت نے نئی تعلیم کے دلدادگان میں ہلچل مچادی، کسی نے کتاب لکھی، کسی نے پیش لفظ عقیدت کے ساتھ پیش کیا کسی نے تحسین کی کسی نے صلہ دیا، کسی نے اس سے استفادہ کر کے دوسری کتاب لکھ دی، کسی کی کتاب ہندوستان میں چھپی، کسی کی لندن میں۔ان لوگوں کا خیال ہے کہ ان کے ہاتھ کوئی راز آ گیا ہے۔حالانکہ نہ وہ راز ہے اور نہ کوئی نئی بات۔ یہ سب کچھ صد ہا سال پہلے گزر چکا ہے اور اہل حق نے خوب تفصیل سے الزامات کا بطلان ثابت کر دیا ہے۔

پروفیسر خلیق احمد کو چاہئے تھا کہ یا تو اس مکتوب کو نہ چھاپتے اور اگر کسی وجہ سے اس کا چھاپنا ضروری تھا تو پھر منصفانہ طور پر جناب شیخ کی تحریر کا جائزہ لیتے اور دیکھتے کہ آیا انہوں نے حضرت مجدد کی عبارتیں صحیح نقل کی ہیں یا ان میں تحریف ہے۔حضرت مجدد کے مکاتیب چند مرتبہ چھپ گئے ہیں۔ہر شخص ان کا مطالعہ کر سکتا ہے۔

پروفیسر خلیق احمد صاحب نے لکھا ہے۔''مجدد صاحب کے جن جن خیالات پر اعتراض کیا ہے ان پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے''۔حضرت مجدد کی اولاد اور آپ کے ماننے والوں نے صدہا سال سے اس پر سنجیدگی سے غور کیا ہے اور سب کچھ بیان کر دیا ہے، اب تو ضرورت اس بات کی ہے کہ خلیق احمد صاحب سنجیدگی سے ان رسائل کو پڑھیں اور ان تحریرات کو سمجھیں جو عالی قدر حضرات چھوڑ گئے ہیں، اور پھر

marfat.com
Marfat.com

اس محبت کی قدرو قیمت کا اندازہ کریں جو''ایں مقدار کہ مرا بہ شما محبت واتحاداست کم کسے راخواہد بود'' سے ظاہر ہوتی ہے۔

میں نے بہ کثرت حضرات مشائخ کرام کے مبارک احوال کا مطالعہ کیا ہے۔ جو ظلم وستم معاندوں نے حضرت مجدد کے ساتھ کیا ہے اور کر رہے ہیں اس کی نظیر مجھ کو نہیں ملی ہے۔ غالباً اس کا سبب یہ ہے کہ آپ نے اہل زیغ کے لئے ان کی کج روی کے تمام راستے مسدود کر دیئے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے کیا خوب حقیقت کا اظہار کیا ہے کہ ''اللہ نے جو طریقہ اپنے انبیاء کے ساتھ رکھا ہے اور جو اس کی عادت مستمرہ ہے، وہی اس نے حضرت مجدد کے ساتھ کیا۔ کہ ظالموں اور مبتدعین نے آپ کو ایذا پہنچائی اور متقشف فقہاء نے انکار کیا تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات میں اضافہ کرے اور آپ کی وفات کے بعد آپ کی حسنات میں بیشی ہوتی رہے''۔

میری نظر میں جناب شیخ کا یہ مکتوب ایک خصوصی مکتوب تھا جس میں انہوں نے اپنے دل کی وہ تمام الجھنیں جو پینتیس سال سے ان کو بچین کئے ہوئی تھیں ظاہر کر دی ہیں، ان کو جو بات بھی کسی ذریعہ سے پہنچی تھی لکھدی۔ انہوں نے ذریعہ کے مستند یا نامستند ہونے کو نہیں دیکھا ہے اور ان کو حضرت مجدد سے امید تھی کہ وہ اس کا جواب تحریر فرمائیں گے، لیکن وقت گزر چکا تھا اور حضرت مجدد مخصوص گوشہ میں مصروف عبادت ہو کر رفیق اعلیٰ کے پاس جانے کی تیاری کر رہے تھے، بلکہ آپ کی علالت بھی شروع ہو گئی تھی اور آپ شوق وصال میں یہ ہندی مصرع زبان پر لاتے تھے۔ ''آج ملاوا کنت سوں سکھی سب جگ دینوں وار''۔ لہٰذا آپ نے جناب شیخ کو جواب تحریر نہ فرمایا۔ اور میرا خیال یہ ہے کہ جناب شیخ نے اپنے مکتوب میں بعض جگہ جو صریح جارحیت کی ہے۔ جیسا کہ تحریر فرمایا ہے ''در آخر سکر رابہانہ ساختہ اند''۔ اس کا اثر جناب شیخ پر ہوا ہے

marfat.com
Marfat.com

اورآپ نے خواجہ حسام الدین کو وہ مکتوب لکھا ہے جس کا بیان بہ عنوان ''اخلاص نامہ'' عنقریب آرہا ہے۔

چوں کہ یہ نجی مکتوب تھا بنابریں جناب شیخ نے اس کو اپنی کتاب ''المکاتیب والرسائل'' میں درج نہیں کیا، اور شاہ فتح محمد کی روایت اور حضرت مرزا جان جانان مظہر کا بیان یقیناً درست ہے کہ جناب شیخ نے اس مکتوب کو ضائع کرنے کی وصیت کی تھی۔

ایک نجی مکتوب جس میں برادرانہ شکوے شکایتیں ہوں عوام کے سامنے لانا اس پر رائے زنی کرنی ازروئے انصاف کب درست ہے۔ ایسے مکتوب کی تشہیر خود جناب شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے موجب بدنامی ہے۔

نہ ہر فعلے مسرت خیز باشد نہ ہر قولے طرب انگیز باشد
بسے کردار حملش بار گردد بسے گفتار خزی و عار گردد
بدی را ار چہ کم باشد بداں بیش دلیلش ظاہر است اندک بیندیش
ببیں خارے بہ درد آرد تنے را بسوزد اخگرے صد خرمنے را
بود زہر ہلاہل گرچہ اندک شود وجہ ہلاکِ خلق بے شک
اگر در راویاں شخصے جہول است بیانِ جملہ بیکار و فضول است
کلامِ نیک باشد جملہ مقبول بہ تحریفے شود مردود و مبذول

چوں کہ جناب شیخ کے مکتوب کو حضرت مجدد کے مخالفوں نے صحیفہء آسمانی کا درجہ دے رکھا ہے اور بلاوجہ حضرت مجدد پر الزامات عائد کئے جارہے ہیں، اس لئے میں اس مکتوب کے ایک حصہ پر کچھ تبصرہ کرتا ہوں۔

marfat.com
Marfat.com

عیب مستاں مکن اے خواجہ کزیں کہنہ رباط
کس نہ دانست کہ رحلت بہ چساں خواہد بود

مکتوب کا کچھ بیان

''حیات شیخ عبدالحق'' میں یہ مکتوب چھپ کر ان افراد کے ہاتھوں تک پہنچ گیا ہے جو وحدت ادیان کے فلسفہ کی تشکیل میں لگے ہوئے ہیں جن کی نظر میں نماز، روزہ، حج ابتدائی تدریجی امور ہیں اور اصل کار ''سب وہی سب وہی'' ہے۔

چوں کہ ان لوگوں کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ حضرت مجدد کی ذات اور آپ کی تعلیمات ہیں اس لئے آپ کی مخالفت اور آپ کو بدنام کرنے کے لئے یہ سب ساعی ہوگئے ہیں۔ اس کام کیلئے شیعہ سنی کی تفریق بھی بہ ظاہر مٹادی گئی ہے۔ ان لوگوں کے سامنے جناب شیخ کی تحریر آئی تو اس کو تائیدِ غیبی سمجھ بیٹھے اور حضرت مجدد پر حملے شروع کردیئے۔

میں جناب شیخ کی صرف ان عبارتوں پر کچھ تبصرہ کرتا ہوں جن کو ان لوگوں نے نقل کیا ہے۔

آہستہ برگِ گل بفشان بر مزارِ ما
بس نازک است شیشہء دل در کنارِ ما

۱..... جناب شیخ نے لکھا ہے:

''چوں در ضمنِ آں تنقیص وتخطیۂ بزرگانے کہ اتفاق است بر بزرگی ایشان مثل سیدالطائفہ جنید بغدادی وسلطان العارفین بایزید بسطامی وامثال ایشاں وگفتہ اند کہ ایں بیچارہ ہا حقیقت کاردرنہ یافتہ وبہ اصل نہ رسیدہ وگرفتار

marfat.com
Marfat.com

ظل ماندہ اندواد عاے آں کہ آنچہ ایشان راداده اند ہیچ کس را نہ دادہ اند"[1]

ترجمہ: چونکہ اس ضمن میں ان بزرگوں کی تنقیص اوران کا خطا پر ہونا بیان کیا ہے جن کی بزرگی پر اتفاق ہے جیسے سید طائفہ حضرت جنید بغدادی اور سلطانِ عارفین حضرت بایزید بسطامی اوران جیسے دوسرے اکابر اور کہا ہے۔ یہ بیچارے معاملہ کی تہہ اور اس کی اصل تک نہیں پہنچے ہیں، بلکہ سایوں میں پھنس کر رہ گئے ہیں اور آپ نے یہ ادعا کیا ہے کہ جو کچھ آپ کو ملا ہے کسی کو نہیں ملا ہے"۔

یہ عبارت حضرت شیخ نے لکھی ہے۔ میں اب ان لوگوں سے دریافت کرتا ہوں جن کی نظر میں یہ تحریر صحیفہء آسمانی بنی ہوئی ہے کہ حضرت مجدد کے رسائل اور آپ کے مکاتیب سب کے سامنے ہیں کیا وہ یہ عبارت دکھا سکتے ہیں آپ نے جو عزت اور احترام ان بزرگوں کا کیا ہے وہ اظہر من الشمس ہے آپ اپنے کو ان کے خوانِ نعمت کا ایک ادنی زَلّہ بردار اور ریزہ چین ظاہر کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں یہ مقام توحید ہر سالک کو راہِ سلوک میں پیش آتا ہے (چنانچہ خود مجھ کو بھی پیش آیا ہے) اور پھر اللہ کے لطف سے مقام شہود تک رسائی ہوئی ہے۔ آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان حضرات سے کلماتِ توحید کا صدور اس وقت ہوا ہے جب وہ اس مقام میں تھے۔ اللہ ان لوگوں کو انصاف دے یہ کہاں سے سمجھ گئے کہ ان بزرگوں کو اس مقام سے ترقی نہیں ہوئی ہے اور اس مقام میں بند ہو کر رہ گئے ہیں۔[2]

افسوس صد افسوس جن لوگوں کو دین و مذہب سے کوئی واسطہ نہیں ہے وہ آج

---

[1] حیات شیخ عبدالحق ص: ۳۱۳۔ چونکہ صحت کے اعتبار سے ہدیہ مجددیہ کی نقل کردہ عبارت میری نظر میں اصح ہے اسلئے اختلاف کی صورت میں اس کو ترجیح دیتا ہوں۔

[2] مکتوب: ۲۹۰ دفتر اول کو مطالعہ کریں

marfat.com
Marfat.com

معارف واسرار کے عقدے حل کرنے کی کوشش کررہے ہیں اوراولیائے پروردگار کو مطعون کررہے ہیں۔ان لوگوں نے ظل کا لفظ دیکھا جس کے معنی سایہ ہیں اور یہ سمجھ بیٹھے کہ بارگاہِ قرب میں سائے ہوتے ہیں۔العیاذ باللہ۔وہ عالم تو بتمامہ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ہے وہاں ظل اور سایہ کا کیا سوال۔

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ارشاد ربانی ہے کہ نورانی طبقات ایک پر ایک ہیں حضرات مشائخ کرام ہر نورانی طبقہ کو اس سے بالاتر نورانی طبقہ کے لئے بہ منزلہ ظل سایہ قرار دیتے ہیں اور شریعت کی زبان میں اس کی تعبیر غین سے کی گئی ہے جو کہ غیم وسحاب اور اَبر کو کہتے ہیں۔امام مسلم نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِىْ وَاِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِى الْيَوْمِ مِائَةَ مرةٍ [1] میرے قلب پر انوار کی تہہ پڑتی ہے، سکینہ کے بادل چھاتے ہیں اور میں سو بار دن میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں''۔ ہر آن اور ہر زمان آپ منازل طے کرتے تھے اور ہر تحتانی منزل بمنزلہ اَبر وسایہ اور ظل کے نظر آتی تھی۔

کشتگان خنجرِ تسلیم را ہر زماں از غیب جانے دیگر است

حضرت مجدد تو اپنے کو حضراتِ مشائخ کا پروردہ اور خوشہ چین لکھتے ہیں ایک جگہ بھی آپ نے یہ نہیں لکھا کہ جو کچھ مجھ کو ملا ہے کسی کو نہیں ملا ہے یہ آپ پر بہتان اور صریح الزام ہے۔کیا کوئی شخص حضرت کے رسائل یا مکاتیب میں یہ عبارت دکھا سکتا ہے؟

۲.....اور جناب شیخ نے لکھا ہے:

''ویکے ازاں مواضع کہ بے خطرناک واز رعایت مقام ادب دوراست آن است کہ درباب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ گفتہ اند کہ

---

[1] مشکوٰۃ باب الاستغفار فصل اول

marfat.com
Marfat.com

کثرتِ ظہور کرامات ازایشان ازجہت آں بود کہ نزول ایشان ناقص بود"[1]

''میں شواہد تجدید'' کے بیان میں کثرت وقلتِ خوارق کے سلسلہ میں حضرت مجدد کی عبارت کا ترجمہ لکھ چکا ہوں جو کہ درج ذیل ہے۔

حضرت کا عروج اکثر اولیائے امت سے بلندتر واقع ہوا ہے اور آپ کا نزول مقامِ روح تک تھا جو کہ عالم اسباب سے بالاتر ہے''۔

اب میں آپ کے مکتوب گرامی سے جو کہ دفتر اول کا ۲۱۶ مکتوب ہے آپ کے الفاظ لکھتا ہوں۔

'' عروج ایشاں از اکثر اولیاء بلند تر واقع شدہ است ودرجانب نزول تامقام روح فروآمدہ اند کہ ازعالم اسباب بلند تراست''

حضرت مجدد نے لفظ ناقص کہیں نہیں لکھا ہے یہ آپ پر الزام ہے اور جناب شیخ نے اسی لفظ کی وجہ سے ''موضع خطرناک'' اور ''ازرعایتِ مقام ادب دور'' کہا ہے۔

خیال کرنا چاہئے کہ ولایت وبزرگی کا تعلق عروج سے ہے۔ بارگاہ خداوندی سے جتنا زیادہ قرب حاصل ہوگا، ولایت کا مقام اتنا ہی بلند وبالا ہوگا۔ جب کہ حضرت مجدد صراحت کے ساتھ حضرت غوث الثقلین کے متعلق لکھ رہے ہیں کہ ان کا عروج اکثر اولیائے امت سے بلندتر ہے تو پھر ''بسے خطرناک'' اور ''ازمقام ادب دور'' لکھنے کی کیا وجہ!

حضرت مجدد نے رسالہ مکاشفات غیبیہ میں لکھا ہے۔

"واصلان ذات این بزرگواران کہ بہ افراد ملقب اند اقلِ قلیل اند اکابر صحابہ وائمہ اثنی عشر ازاہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین بہ ایں دولت فائز

---

[1] حیاتِ عبدالحق صفحہ: ۳۱۴

marfat.com
Marfat.com

اند و از اکابر اولیاء اللہ غوث الثقلین قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس بہ ایں دولت ممتاز اند و دریں مقام شان خاص دارند کہ اولیائے دیگر ازاں خصوصیت قلیل النصیب اند"[1]

ترجمہ: حضرات مشائخ کرام میں سے وہ پاک نہاد جن کو "افراد" کہتے ہیں اور وہ واصلان ذات ہیں، نہایت قلیل ہیں۔ اکابر صحابہ اور ائمہ اثنیٰ عشر از اہل بیت اطہار اس دولت سے فائز ہیں اور اکابر اولیاء اللہ میں سے حضرت غوث اعظم اسی دولت سے ممتاز ہیں اور اس مقام میں آپ کی نرالی شان ہے کہ دیگر اولیاء اللہ اس دولت سے کم بہرہ ور ہیں"۔

اور حضرت مجدد نے رسالہ مبدا و معاد کے اوائل میں لکھا ہے۔

"و دریں عروج اخیر کہ عروج در مقامات اصل است مدد از روحانیت حضرت غوث الاعظم محی الدین شیخ عبدالقادر بود قدس اللہ سرہ الاقدس، و بہ قوت تصرف ازاں مقامات گزرانیدند و بہ اصل الاصل واصل کردند و ازانجا بہ عالم بازگردانیدند"[2]

ترجمہ: اس عروج اخیر سے جو کہ مقاماتِ اصل کا عروج ہے حضرت غوث اعظم کی روحانیت اور آپ کی قوتِ تصرف کی بنا پر میرا گزر اور اصل الاصل تک میرا وصول ہوا ہے اور وہاں سے میری واپسی عالم کو ہوئی ہے"۔

سیدنا عبدالقادر جیلانی سے جو محبت و ارتباط حضرت مجدد کو تھا محتاج بیان نہیں۔ حضرت مجدد نے قلت و کثرتِ خوارق کے سلسلہ میں جو بات کہی ہے کہ حضرت غوث کا نزول مقامِ روح تک تھا اس سے آپ کے مخالفین نے یہ فتنہ برپا کر دیا حالانکہ حضرت

---

[1] مجموعہ رسائل سبعہ قلمی ص: ۱۶۷ [2] مجموعہ رسائل سبعہ ص: ۴

marfat.com
Marfat.com

غوث کے لئے اس مقام تک نزول اکمل واَفضل تھا کیونکہ آپ سے اللہ تعالیٰ کو بہ کثرت خوارق ظاہر کرانے تھے۔ اگر آپ کا نزول مقام قلب تک ہوجاتا تو آپ سے خوارق بہ کثرت ظاہر نہ ہوتے۔

حضرت مجدد نے حضرت غوث کی ولایت و بزرگی کو نہایت عمدہ طریقہ پر بیان کیا ہے، پھر بھی حضرت مجدد کو بدنام کرنے کے لئے آپ پر الزام عائد کیا جارہا ہے۔ کیا یہی انصاف ہے کیا اسی کا نام تحقیق ہے کیا اسی کو آزاد خیالی کہتے ہیں۔

۳.....اور جناب شیخ نے لکھا ہے:

" وآں کہ در بعض مکتوبات نوشتہ اند کہ انگارم کہ حکمت در پیدا کردن من آن است کہ تا کمال ابراہیمی و محمدی دریک جا جمع شود اشد و اعظم است از ہمہ "[1]

ترجمہ: اور وہ جو بعض مکتوبات میں لکھا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرے پیدا کرنے کی حکمت یہ ہے کہ کمال ابراہیمی اور محمدی ایک جگہ جمع ہوجائے۔ سب سے زیادہ سخت اور سب سے بڑھا ہوا ہے"۔

اس عبارت کا تعلق دفتر دوم کے چھٹے مکتوب سے ہے۔ کاش کہ عبارت صحیح نقل کردی ہوتی۔ حضرت مجدد نے یہ الفاظ لکھے ہیں۔

"انگارم کہ مقصود از آفرینش من آن است کہ ولایت محمدی بہ ولایت ابراہیمی منصبغ گردد و حسنِ ملاحتِ ایں ولایت بہ اِجمالِ صباحتِ آں ولایت ممتزج شود وَرَدَفِی الْحَدِیْثِ اَخِیْ یُوْسُفُ اَصْبَحُ وَاَنَا اَمْلَحُ۔ وبہ ایں انصباغ و امتزاج مقامِ محبوبیت محمدیہ بہ درجہ علیا رسد"

---

[1] حیاتِ عبدالحق ص: ۳۱۴

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ: میں سمجھتا ہوں کہ میری پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ ولایتِ محمدی ولایت ابراہیمی سے رنگین ہو اور ولایت محمدی کا حسن ملاحت ولایتِ ابراہیمی کے اجمالِ صباحت سے مل جائے۔ حدیث شریف میں آیا ہے میرے بھائی یوسف میں صباحت اور مجھ میں ملاحت ہے۔ اس طرح کی رنگینی اور آمیزش سے محبوبیت محمدیہ کا مقام درجہء علیا کو پہنچ جائے گا۔

اجمالِ صباحت سے اشارہ اس ضمنی اتباعِ ملت ابراہیمی کی طرف ہے جو آیت اِتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا سے مستفاد ہے۔

حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ جناب شیخ کا بہت ادب و احترام کرتے ہیں۔ باوجود اس کے جناب شیخ کا یہ اعتراض نقل کر کے لکھا ہے۔

"بداں کہ ہمیں عبارت است کہ موجب افترائے بسیار برایشاں گردیدہ و مردم بہ گمانِ خود سخنہا بر بافتہ اند چناں چہ حضرت شیخ درہمیں رسالہ نوشتہ کہ شمامی گوئید در خلوتے کہ منم محمد بر دراست و مردم مشہور ساختہ اند کہ ایشاں رسالہء معراجیہ نوشتہ اند و معراج خود بلند تراز معراج سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تحریر کردہ و نیز می گویند کہ ایشاں گفتہ اند من و رسول خدا اسپ درمیدانِ قرب تاختیم اسپ من سبقت کرد معاذاللہ، كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ایں ہرسہ مقدمہ محض افترا است دریچ جا وہیچ وقت ایں کلمات نہ گفتہ اند"[1]

ترجمہ: جان لو کہ یہی وہ عبارت ہے جو حضرت مجدد پر بہت افترا اور تہمتوں کا سبب بنی ہے اور لوگوں نے صرف اپنے گمان کی بنا پر من گھڑت افسانے بنا ڈالے ہیں چناں چہ

---

[1] قلمی رسالہ ص: ۱۵

marfat.com
Marfat.com

خود حضرت شیخ نے اسی رسالے میں لکھا ہے کہ آپ کہتے ہیں ''جس خلوت میں میں ہوں محمد اس کے دروازہ پر ہیں'' اور لوگوں نے مشہور کیا ہے کہ'' آپ نے رسالہ معراجیہ لکھا ہے جس میں اپنی معراج کو سرورِ کائنات ﷺ کی معراج سے بلند تر بتایا ہے'' لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ نے کہا ہے ''میدان قرب میں میں نے اور رسول خدا نے گھوڑے دوڑائے اور میرا گھوڑا آگے بڑھ گیا''۔ پناہ بہ خدا'' کیا بڑی بات ہو کر نکلتی ہے ان کے منہ سے، سب جھوٹ ہے جو کہتے ہیں'' یہ تینوں باتیں نری تہمتیں ہیں۔ کسی جگہ اور کسی وقت بھی آپ نے یہ باتیں نہیں کہی ہیں''۔

افسوس صد افسوس کیسے جھوٹے الزام لگائے جا رہے ہیں اور ان الزامات کو دیکھ کر علماء کفر کا فتویٰ کیونکر نہ دیں گے اور آپ کو واجب القتل کیسے قرار نہ دیا جائے گا، یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور دعویٰ ہے۔

"این مقدار کہ مرا بہ شما محبت واتحاد است کم کسے را خواہد بود"

ترجمہ: جس مقدار میں کہ مجھ کو آپ سے محبت اور یگانگت ہے، کم کسی کو رہی ہوگی''۔

حضرت مجدد اور آپ کے صاحبزادوں کو مطعون کرنے والے افراد حضرت شاہ غلام علی قدس سرہٗ کی مندرجہ بالا تحریر کو پڑھیں اور اندازہ لگائیں کہ حضرت مجدد کے خلاف کیسی گہری اور گھناؤنی سازش برپا کی گئی تھی اور اس صورت میں جہانگیر کا آپ کو قتل نہ کرانا ایک عجوبہ ہے۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے:

قولہ انگارم ۔ الخ ۔ حاصل کلام شریف آن است کہ از کمالِ متابعت حضرت رسالت مرتبت علیہ السلام والتحیۃ ومتابعتِ ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کہ بہ حکم وَاتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا در ضمنِ آں متابعت است ۔

marfat.com
Marfat.com

حق سبحانہ بہ طفیلِ ہردوصاحب شریعت چنانچہ خادم را از مخدوم می رسد کمالات آں ہر دوصاحب شریعت بہ من رسید و از اولیاء بہ ہیچ کس نہ رسید ایں اظہار نعمت و شکراست واگر افتخار براولیا ہم معلوم شود مضائقہ نہ دارد چہ اولیاء سابق کلمات افتخار بر فضل خودبسیار فرمودہ اند۔الخ[1]

ترجمہ: حضرت مجدد نے جو یہ بات کہی ہے کہ ''میں سمجھتا ہوں کہ میری پیدائش کا مطلب یہ ہے'' تو اس کا خلاصہ یہ ہے کہ سردارِ دوعالم ﷺ کے کمالِ متابعت کی وجہ سے مجھ کو متابعتِ ابراہیم علیہ السلام کا شرف بھی عنایت کیا ہے جوکہ اِتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا کے ضمن میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دونوں اصحابِ شریعت کے کمالات سے اس حیثیت سے مستفید کیا ہے جیسا کہ خادم زلہ بردار مستفید ہوا کرتا ہے، یہ صورتِ استفادہ اولیاء میں کسی کو نصیب نہیں ہوئی ہے۔آپ کا یہ ارشاد اظہار شکر کی بنا پر ہے اور اگر اس کو افتخار پر حمل کرلیا جائے تب بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ اولیائے پیشین سے اللہ کے فضل پر بہ کثرت افتخار ثابت ہے۔الخ۔اور آپ نے مثال میں حضرت غوث اعظم کا قول قَدَمِیْ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِ وَلِیّ اللهِ لکھا ہے۔

خُلّتِ ابراہیمی کی ولایت اور محبوبیت محمدی کی ولایت کے امتزاج اور اختلاط کے سلسلہ میں حضرت شاہ عبدالعزیز نے پر از حقائق مضمون لکھا ہے، میں اس کا خلاصہ ذیل میں لکھتا ہوں۔

''ولایتِ خُلّت کے علاوہ دوسری ولایتوں کا بیان شارع نے کیا ہے۔ چاہے وہ بیان صراحت کے ساتھ ہوا ہو چاہے کنایہ اور اشارہ سے۔جیسے ولایتِ محبت ہے۔اس کا پتہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ اور يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ اور يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ سے اور

---

[1] رسالہ احقاق قلمی ص:۷

marfat.com
Marfat.com

ولایتِ رضا کا پتہ وَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہ اور لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْیُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ سے چلتا ہے لیکن ولایت خُلّت کا پتہ کسی جگہ سے نہیں ملتا۔

حضراتِ صحابہ اور تابعین اور ان کے بعد حضرت جنید بغدادی اور مشائخ قادریہ وچشتیہ کے زمانے تک ولایتِ خلّت کے علاوہ دوسری ولایتوں کے ذریعہ کمالات حاصل کئے جاتے تھے اور ان ولایتوں سے کمالات حاصل کرنے کے طریقے کتابوں میں مدون ومرتب اور مبوّب ہوئے۔

حضرت مجدد سے پہلے طریقہء نقشبندیہ کی راہ محبت ومحبوبیت تھی۔ ذکر جہر ووجد وشوق ان کا مشغلہ تھا، حضرت عبدالخالق غجدوانی اس طریقہ کے بانی ہیں۔ ان کو حضرت خضر نے ذکر خفی کی تعلیم دی۔ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری نے اس طریقے کی آبیاری کی اور وہ بارآور ہوا۔ حضرت خواجہ ناصر الدین عبیداللہ احرار کے زمانے میں علوم توحید کا امتزاج ہوا یعنی جناب شیخ اکبر کے بیان کردہ علوم اس طریقے میں بھی رائج ہوگئے اور اس امتزاج نے ایسا رنگ پیدا کیا کہ علوم توحید کا غلبہ ہوگیا۔

اب حضرت مجدد کا دور آیا، آپ نے ان تمام علوم کو بطونُ البُطون ہیں پہنچایا یعنی ان کو چھوڑا اور اپنے چاکِ سینہ سے محبوب تک پہنچنے کا ایسا راستہ نکالا کہ شوق ووجد ایک طرف رہ گئے اور مدارِ کار قلب وروح وسر وخفی واخفیٰ اور عناصر پر ہوا، یہاں تک کہ باطن سے انوار اٹھ کر پھر باطن پر گرنے لگے تا آں کہ مقامِ خُلّت نے جلوہ دکھایا۔

محبت عاشقی ہے اور محبوبیت معشوقی اور خُلّت دوستی ویاری، عاشقی میں آہ ونعرہ و بیتابی اور سر پھوڑنا ہے، اور معشوقی میں ناز ودلال وفخر ومباہات، اور خلت میں صحبت و سرگوشی اور راز ونیاز از جانبین۔

یہ ہے اجمالِ صباحتِ خُلّت اور اگر کوئی تفصیل چاہتا ہے تو حضرات مجددیہ کی

marfat.com
Marfat.com

صحبت چند سال اختیار کرے اور پھر بہ طریق وجدان خود ملاحظہ کرلے (اور دیکھ لے کہ ولایتِ محمدی کا حسن ملاحت ولایت ابراہیمی کے جمالِ صباحت سے کس طرح ملا ہے اور اس آمیزش سے محبوبیت محمدیہ کا مقام کس درجۂ علیا کو پہنچا ہے)۔

راہِ ولایت خلت کا بیان ایک ہزار سال سے کسی نے نہیں کیا تھا، یہ مقام سردارِ دو عالم ﷺ کے جوہر شریف میں مکنون ومخزون تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت مجدد قدس سرہٗ کی ذات کو اس مقام کے ظہور کا منشا بنایا اور آپ کے طفیل ہزار ہا طالبانِ حق اس راہ سے مستفید ہوئے۔

عجب تر یہ ہے کہ سالہا سال حضرت مجدد نے اس طریقہ اور راہ سے طالبانِ حق کی رہبری کی اور پھر حضرت سکندر فرزند پسر حضرت کمال کیتھلی سرہند آئے اور سرحلقۂ طریقۂ محبوبیتِ حضرت غوث صمدانی سیدنا عبدالقادر جیلانی کا مبارک خرقہ آپ کو پہنایا اس طرح آپ از راہِ مقامِ خُلّت مقامِ محبوبیت کو پہنچے۔ پروردگار اپنے خاص بندوں سے ایسے عجیب معاملات کرتا ہے عجب تر معاملہ یہ ہے جو اس نے اپنے محبوب کے ساتھ کیا ہے کہ ابتدائے کار مقام ابراہیمی سے ہوئی جب کہ آپ نے حجر اسود کو اس کے مقام پر رکھا۔ پھر آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور آپ نے یہود ونصاریٰ سے جہاد کیا اور آپ کو مقام موسوی اور مقام عیسوی عنایت ہوا۔ ان دونوں مقاموں کا آغاز از وقتِ اسرا بہ سوئے بیت المقدس ہو چکا تھا اور غزوۂ تبوک پر اس میں تضاعف اور تزاید ہوا۔ اور حجۃ الوداع میں پھر کمالِ ابراہیمی سے مشرف ہوئے اور اس طرح ''اَلنِّهَايَةُ هِيَ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ'' متحقق ہوا۔ یعنی ابتدائے سیر سالک جہاں سے ہوتی ہے جب لوٹ کر پھر اس مقام پر آجاتا ہے تو سیر کی انتہا ہو جاتی ہے''۔ [1]

افسوس صد افسوس جناب شیخ نے نہ تو نقل میں صحت کا خیال رکھا اور نہ مفہوم کو سمجھنے

---

[1] اس بیان کو رسالہ دفع اعتراضات میں ملاحظہ کریں

marfat.com
Marfat.com

کی کوشش کی ہے۔ علم ظاہر اور شے ہے اور علم باطن کچھ اور ہے۔ حضرت مجدد پر جو کشف ہوتا تھا، اس کو وہ بیان فرماتے تھے اور آپ کے کشف کی صحت کے قائل آپ کے پیرومرشد تھے۔ جناب شیخ کو مناسب نہ تھا کہ وہ اسرار و معارف میں حضرت مجدد پر نکیر کرتے۔

حضرت شاہ غلام علی اپنے دور کے قیوم تھے۔ حضرت قاضی ثناء اللہ کو اُن کے پیرومرشد عَلَّمُ الْھُدیٰ فرماتے تھے اور کہا کرتے تھے اگر مجھ سے رب العزت کہے گا کہ میرے واسطے کیا تحفہ لایا ہے تو میں عرض کروں گا ثناء اللہ اور حضرت قاضی صاحب کو ان کے استاد زادے حضرت شاہ عبدالعزیز بیہقی وقت کہتے تھے اور حضرت شاہ عبدالعزیز کے علم و کمال کا ایک جہان قائل ہے، یہ تینوں حضرات سرچشمہائے علم و عرفان الٰہی تھے۔ جب یہ کسی کی عظمت و ولایت کے معترف ہوں تو یقین کامل ہے کہ وہ شخص ولی پروردگار ہے۔ صحیحین کی حدیث ہے کہ ایک جنازہ گزرا صحابہ نے اس کی خوبی کا بیان کیا آپ نے فرمایا ''وَجَبَتْ'' واجب ہوئی۔ پھر ایک جنازہ گزرا اور اس کی برائی کا بیان ہوا آپ نے فرمایا۔ واجب ہوئی۔ حضرت عمر نے دریافت کیا یارسول اللہ ﷺ کیا واجب ہوئی آپ نے فرمایا تم نے جس کی خوبی بیان کی اس کے واسطے جنت اور جس کی برائی بیان کی اس کے واسطے دوزخ واجب ہوئی۔ اَنْتُمْ شُھَدَاءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ[1] تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ یہ تینوں حضرات شہداء اللہ ہیں اور ان کی گواہی یقیناً مقبول ہے۔

جناب شیخ نے کہیں سے خلوت کی بات سنی کہیں سے رسالہ معراجیہ کی داستان اور کہیں سے اسپ دوانی کا قصہ اور پھر آپ کی محرف عبارت پڑھ کر ''اَشَدّ و اَعْظَم'' کا حکم صادر کر کے لکھا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ باب المشی بالجنازۃ

marfat.com
Marfat.com

" وگفتہ اندکہ ہمہ کمالات محمدیہ بے تفاوت درذاتِ من حاصل است لیکن بہ تبع و طفیل است مردے ثقہ صادق ازایشاں شنید، آن شخص گفت ازینجا مزیتِ شما برانبیالازم می آید جواب دادند آں جابہ اِصالت است واِیں جابہ طفیل "[1]

ترجمہ: اورآپ نے کہا ہے کہ تمام کمالاتِ محمدیہ بلا تفاوت میری ذات کوحاصل ہیں لیکن ایک طفیلی اورتابع کی حیثیت سے۔ایک ثقہ اور معتبر شخص نے یہ بات آپ سے سنی ہے اوراس نے آپ سے کہا ہے کہ اس صورت میں آپ کی فضیلت انبیاء پر لازم آتی ہے۔ آپ نے جواب دیا، وہاں یہ کمالات بہ طور اِصَالت ہیں اور یہاں بہ طور تبعیت۔

جناب شیخ کی عجیب حالت ہے جوشخص بھی ان سے حضرت مجدد کے متعلق کوئی بات کہتا ہے۔وہ اس بات کوقبول کرتے ہیں اوراس شخص کوصادق اورثقہ قرار دیتے ہیں اور حضرت مجدد پر الزام عائد کردیتے ہیں۔ جناب شیخ کی اس عبارت کوحضرت شاہ غلام علی نے نقل کرکے لکھا ہے۔

''یہ بات خلاف واقع ہے حضرت مجدد نے یہ بات کبھی نہیں کہی ہے اور نہ ایسا دعویٰ کیا ہے البتہ آپ یہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ کو جو کچھ بھی ملا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے طفیل اورآپ کی متابعت کی وجہ سے ملا ہے''۔[2]

جناب شیخ نے مسموعاتِ کاذبہ اورالزاماتِ باطلہ لکھ کر اصل مقصد کا اظہاران الفاظ سے کیا ہے۔ "ایں ہمہ را می گزرانید یم تانوبت بہ ایں مکتوب رسید کہ باعث ایں ہمہ نفرت ووحشت گشت "[3]

ترجمہ: میں ان سب باتوں سے درگزر کررہا تھا یہاں تک کہ اس مکتوب کی باری آئی جو

---

[1] حیاتِ عبدالحق ص: ۳۱۴ [2] شاہ غلام علی کا قلمی رسالہ ص: ۲۵

[3] حیات عبدالحق ص: ۳۱۵

marfat.com
Marfat.com

اس تمام نفرت اور وحشت کا ذریعہ بنی''۔

جناب شیخ نے اس جگہ کھلے اور صاف الفاظ میں اپنی نفرت اور وحشت کا اعتراف کیا ہے، اس صورت میں آپ کی اس تحریر کے متعلق کیا کہا جائے گا جو اسی مکتوب میں آپ نے لکھی ہے۔

''ایں مقدار کہ مرابہ شما نسبتِ محبت واتحاد است کم کسے را خواہد بود''[1]

ترجمہ: جس قدر محبت اور اتحاد مجھ کو آپ سے ہے کم کسی کو ہوگا۔

اس تحریر کے بعد جناب شیخ نے حضرت مجدد کے اس مکتوب کو جو نفرت و وحشت کا سبب بنا ہے کاملاً نقل کیا ہے اور پھر اس پر تنقید کی ہے۔ یہاں پر خاص طور پر ذکر کرنے کی یہ بات ہے کہ اس مکتوب کی نقل میں کسی تصرف کا اثر نہیں ہے۔ جزوی اختلاف اور غلطیاں ہیں اور وہ نقل در نقل کا ثمرہ ہیں، چوں کہ اس مکتوب کی وجہ سے جناب شیخ نے حضرت مجدد پر سخت اعتراضات کئے ہیں اس لئے میں پہلے اس مکتوب کو نقل کرتا ہوں اور یہ نقل مکتوبات شریف سے کرتا ہوں تا کہ حضرت مجدد کی تحریر صحیح طور پر سب کے سامنے آئے اور پھر اس کا ترجمہ لکھ کر جناب شیخ کے اہم اعتراضات کا بیان کروں گا، حضرت مجدد نے لکھا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی من ہم مُرِیْدِ اَللہ ام جَلَّ وَعَلَا وَہم مُرَادِ اَللہ عَزَّ شانہٗ، سلسلۂ ارادتِ من بے توسط بہ اَللہ متصل است تعالیٰ، وَیَدِ من نائب منابِ یَدِ اَللہ است سبحانہ ارادتِ من بہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ وَسائطِ کثیرہ است ۔ در طریقہ نقشبندیہ بیست ویک واسطہ درمیان است و در طریقۂ قادریہ بیست وپنج در

---

[1] حیاتِ عبدالحق ص: ۳۴۳

marfat.com
Marfat.com

طریقۂ چشتیہ بیست و ہفت . وارادت من بہ اللہ تعالی قبول وساطت نہ می نماید چنانچہ گزشت ، پس من ہم مرید محمد رسول اللہ ام صلی اللہ علیہ وسلم وہم ہم پرہ[1] پس رواو لے برخوانِ ایں دولت ہرچند طفیلی اَم اَمَّا ناخواندہ نیامدہ ام، وہرچند تابع اَم اَمَّا از اِصَالَت بے بہرہ نیم، وہرچند اُمتم اما شریک دولتم، نہ شرکتے کہ ازاں دعوے ہمسری خیزد کہ آں کفراست بلکہ شرکت خادم است بامخدوم تا نہ طلبیدہ اند برسفرۂ ایں دولت حاضر نہ شدہ ام وتا نہ

---

[1] وَہم ہَم پَرَہ پس رَوِاَو، چونکہ لفظ پرہ کا استعمال کم ہے اسی واسطے ناقلوں کا تختہ مشق بنا ہے۔ حیاتِ عبدالحق میں جناب شیخ کے طویل مکتوب میں دوطرح لکھا ہوا ہے۔ صفحہ ۳۱۵ میں ''وہم ہمرہ پس رَوِاَو'' اور صفحہ ۳۱۹ میں ''ہمسرہ اویم'' اور مکتوبات شریف مطبوعہ احمدی دہلی کے ۱۲۸۸ھ کے نسخہ میں اور نولکشور کے ۱۲۹۴ھ کے مطبوعہ میں ''وہم ہمپرہَ پس نزدِاَو'' اور مطبوعہ مولوی نوراحمد پسروری امرتسری در ۱۳۳۴ھ میں ''وہم ہمپرہَ پس رَوِاَو'' ہے۔ مولانا وکیل احمد سکندرپوری نے کتاب ہدیہ مجددیہ کے صفحہ: ۱۹۵ میں لکھا ہے ''مکتوبات شریف میں ہمپرہ کا لفظ نہیں ہے اور نہ ازروئے لغت اس کے کوئی معنی ہیں۔ اگر کسی کو اس لفظ کا ادّعا ہے تو وہ لغت سے ثابت کرے۔ یہ لفظ ہم پرہ ہے۔ حرف را مشدد ہے اور اس پر فتحہ ہے۔ اس کے معنی صفِ لشکر اور پرکاہ کے ہیں۔ ان دونوں معانی سے عاجزی اور انکساری کا اظہار ہورہا ہے''۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۶۹ میں لکھا ہے۔ ''اصحاب ارادت جو پس رو ہوا کرتے ہیں صفِ لشکر سے مشابہت رکھتے ہیں''۔

وکیل احمد کا بیان پڑھ کر میں نے حضرات اجدادِ کرام کے قلمی نسخوں کو نکالا۔ ۱۲۰۴ھ کا تحریر شدہ نسخہ حضرت شاہ احمد سعید کے تصرف میں رہا ہے اور آپ نے غالباً اسی نسخہ میں حضرت شاہ غلام علی سے مکتوبات شریفہ از اول تا آخر پڑھے ہیں دوسرا نسخہ دفتر دوم وسوم پر مشتمل ہے۔ کاغذ اور تحریر سے اندازہ ہوتا ہے کہ بارہویں صدی میں لکھا گیا ہوگا۔ تیسرا نسخہ ۱۲۸۰ھ میں محمد بخش نادان نے لکھا ہے۔ یہ بھی دفتر سوم ودوم پر مشتمل ہے۔ ان تینوں قلمی نسخوں میں وضاحت کے ساتھ ہم پرہ لکھا ہے۔ مولانا وکیل احمد کی تحقیق درست ہے۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ

marfat.com
Marfat.com

خواستہ اند دست بہ ایں دولت دراز نہ کردہ ام ، ہرچند اویسی ام اما مربی حاضر وناظر دارم ، ہرچند در طریقۂ نقشبندیہ پیرِ من عبدالباقی است ، اما متکفل تربیت من اللہ الباقی است ، من بہ فضل تربیت یافتہ ام و بہ راہ اجتبا رفتہ ، سلسلۂ من سلسلۂ رحمانی است کہ من عبدالرحمن ام چہ ربِ من رحمن است و مربی من ارحم الراحمین و طریقۂ من طریقۂ سبحانی است کہ از راہ تنزیہ رفتہ ام واز اسم وصفت جز ذاتِ اقدس تعالیٰ نہ خواستہ ، ایں سبحانی نہ آں سبحانی است کہ بسطامی بہ آں قائل گشتہ است کہ آں را بہ ایں مساے نیست کہ آں دائرۂ انفس نہ برآمدہ است و این ماورائے انفس و آفاق ست و آں تشبیہ است کہ لباسِ تنزیہ پوشیدہ است و ایں تنزیہ است کہ گردے از تشبیہ بہ وے نہ رسیدہ و آں از سرچشمۂ سکر جوش زدہ است و ایں از عینِ صحو برآمدہ است ، ارحم الراحمین درحق من اسبابِ تربیت راغیراز معدات نہ داشتہ است وعلتِ فاعلی درتربیت من غیراز فضلِ خود را نہ ساختہ از کمالِ کرم اہتمام وغیرتے کہ درحق من دارد تعالیٰ وتقدس تجویز نمی فرماید کہ فعل دیگرے را در تربیتِ من مدخلتے باشد یا من بہ دیگرے دریں معنی متوجہ گردم ، مربائے الٰہی اُم جلّ شانہٗ ومجتبائے فضل وکرمِ نامتناہی اوتعالیٰ

با کریماں کارہا دشوار نیست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْمِنَّةُ وَالصَّلَاةُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَالتَّحِیَّةُ اَوَّلًا وَآخِرًا [1]

---

[1] دفتر سوم کا مکتوب: ۸۷

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ: تعریف اللہ کے واسطے اور سلام اس کے برگزیدہ بندوں پر۔ میں اللہ تعالیٰ کا مرید بھی ہوں اور مراد بھی ہوں، میری اِرادت کا سلسلہ بغیر کسی تَوَسط وحَیْلُولَت کے اللہ سے متصل ہے اور میرا ہاتھ اللہ کے ہاتھ کا نائب مناب ہے۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ سے میری اِرادَت میں بہت واسطے ہیں، طریقہء نقشبندیہ میں اکیس واسطے اور طریقہ قادریہ میں پچیس اور طریقہ چشتیہ میں ستائیس، لیکن اللہ کی ارادت میں جیسا کہ لکھ چکا ہوں وساطت کا سوال نہیں، بنابریں میں محمد رسول اللہ ﷺ کا مرید بھی ہوں اور آپ کا ''ہُم پَرَہ پَس رَوْ'' بھی (پیچھے چلنے والا خادم بھی) اگرچہ اس خوانِ نعمت پر طفیلی ہوں، تاہم بن بلائے نہیں آیا ہوں۔ اگرچہ تابع ہوں لیکن اِصالت سے محروم نہیں ہوں اور اگرچہ امتی ہوں لیکن نعمت میں شریک ہوں۔ نہ وہ شرکت جس میں ہَمسَرِی کا دعویٰ ہو کیونکہ وہ کفر ہے بلکہ وہ شرکت جو ایک خادم کو اپنے مخدوم سے ہوا کرتی ہے، جب تک بلایا نہ گیا خوانِ نعمت پر حاضر نہ ہوا اور جب تک اجازت نہ ملی نعمت کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا، اگرچہ اویسی ہوں (روحانیوں کا پروردہ وتربیت یافتہ)[1] لیکن حاضر و ناظر مربی رکھتا ہوں۔ اگرچہ طریقۂ نقشبندیہ میں میرے پیر عبدالباقی ہیں لیکن میری تربیت کا متکفِل اللہ الباقی ہے۔ اس کے فضل نے میری تربیت کی ہے اور راہِ اجتباء پر چلا ہوں (پسندیدہ راہ پر) میرا سلسلہ رحمانی ہے اور میں عبدالرحمن ہوں، میرا رب رحمان ہے[2] اور مربی ارحم الراحمین، میرا طریقہ طریقۂ سبحانی ہے جس تک رَاہِ تنزیہہ سے پہنچا ہوں، نام اور صفت سے مسمّٰی کے علاوہ جو کہ ذاتِ بحت ہے کسی کا طالب نہیں، یہ سبحانی وہ سبحانی نہیں ہے جس کے قائل بایزید بسطامی ہوئے تھے۔ ان کے قول کو میرے قول سے کوئی ارتباط نہیں کیوں کہ ان کے قول کا صدور دائرہ انفس سے ہوا ہے

---

[1] اویسی کا یہ بیان آپ نے دفتر سوم کے مکتوب ۱۲۱ میں کیا ہے۔ [2] حضرات مشائخ نے کہا ہے کہ ہر شخص کا مربی اللہ تعالیٰ کا کوئی اسم مکرم ہوتا ہے آپ کا مربی اسم رحمن تھا اور آپ عبدالرحمن ہوئے

marfat.com
Marfat.com

(ابھی بسطامی مقام توحید واحوالِ سکر میں تھے) اور میرے قول کا صدور دائرہِ انفس وآفاق سے وراء ہوا ہے۔ وہ تشبیہ ہے جو کہ لباس تنزیہہ میں ہے اور یہ سراسر تنزیہہ ہے کہ تشبیہہ کا کوئی اثر اس پر نہیں، وہ چشمہ سکر و مدہوشی سے اُبلا ہے اور یہ ہوش وآگاہی کی سوت سے نکلا ہے۔[1] میرے لئے اسبابِ تربیت کو ارحم الراحمین نے بہانہ بنایا ہے اور بجز اس کے فضل کے کوئی شے میری تربیت کی علتِ فاعلی نہیں، کمالِ کرم سے جو عنایت اس کی مجھ پر ہے وہ نہیں چاہتی کہ اس کے سوا کسی اور کے فعل کو میری تربیت میں دخل ہو یا میں کسی کی طرف اس کام کے لئے متوجہ ہوں میں اپنے مولیٰ کا پروردہ اور اس کے فضل وکرمِ نامتناہی کا برگزیدہ ہوں۔ ''با کریماں کارہا دشوار نیست''۔

تعریف اللہ کے واسطے جو جلال و اکرام اور احسان والا ہے اور اس کے رسول پر درود و نیاز، شروع میں بھی اور آخر میں بھی''۔

حضرت مجدد کے اس مبارک مکتوب کو جب میں پڑھتا ہوں ضمیر کہتا ہے کہ جس وقت حضرت نے اس کو لکھا ہے آپ کی ہَیئتِ وَحدَانی رِیاضِ اُنس وحضوری میں سائر ودائر تھی۔ جو انعامات ہو رہے تھے اور جن اِکرامات کو یاد دلایا جا رہا تھا، زبانِ قلم ان کا بیان کر رہی تھی، آپ کی کیفیت بہ زبان حال کہہ رہی تھی۔ لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَایَسَعُ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ[2]

ترجمہ: میری ایک گھڑی اللہ کے ساتھ ایسی بھی ہوتی ہے کہ اس میں کسی دوسرے کی

---

[1] شیخ اکبر اور وحدتِ وجود کے بیان میں دفتر دوم کے مکتوب: ۴۲ کو انفس وآفاق کے سلسلہ میں دیکھیں [2] ملا علی قاری نے موضوعاتِ کبیر میں اس کو ذکر کر کے لکھا ہے کہ صوفیہ اس کو بکثرت نقل کرتے ہیں اور ملک مقرب سے جبرئیل مراد ہیں اور نبی مرسل سے مراد خود آنحضرت ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے اور اس میں اشارہ اس مقام استغراق کی طرف ہے جو حضور کے وقت ہوتا ہے اور جس کو فنا کہتے ہیں یعنی اسوقت سالک روحاً وخیالاً اپنے مولیٰ ہی میں مستغرق ہوتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

گنجائش نہیں ہوتی۔ نہ کسی مقرب فرشتہ کی اور نہ کسی مرسل نبی کی۔

کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے۔ رَحِمَہُ اللہُ

جا اَے خیالِ غیر کہ فرصت نہیں ہمیں ہیں جلوہَ نگار کی مہمانیوں میں ہم

حضرت مجدد نے لکھا ہے کہ میری ارادت کا سلسلہ بغیر کسی توسط کے اللہ سے متصل ہے۔

یہ عبارت جناب شیخ کے واسطے نہایت برہمی کا سبب بنی ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ اس عبارت کی وجہ سے حضرت مجدد کے مُعانِدوں نے جو کچھ جناب شیخ سے کہا تھا اور جو محرّف عبارتیں پیش کی تھیں، ان سب کو جناب شیخ نے صحیح تسلیم کرلیا۔ اور حضرت مجدد کے متعلق یہ خیال کرلیا کہ آپ کو، پناہ بہ خدا، رسول اللہ ﷺ سے ہمسری کا دعویٰ ہے۔ اور ''ہَم پَرَّہ'' کے لفظ کو ہمسر سمجھنے کی وجہ سے مزید اس خیال میں تقویت ہوگئی۔

اندریں احوال اگر جناب شیخ دوسرے ''نیم مُلا'' کی طرح آپ کو کافر اور واجب القتل قرار دیتے تو کوئی بڑی بات نہ تھی۔ لیکن آپ کا اِتقا، آپ کا اولیائے پروردگار سے اِرتِباط، اور آپ کا علم آپ کے کام آیا اور اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوا آپ نے تکفیر نہیں کی بلکہ زجر و توبیخ کے حدود میں معاملہ کو دائر رکھا اور اس عبارت اور اس کے بعد کی چند عبارتوں پر صفحات لکھ ڈالے۔

وہ افراد جو علومِ دین سے ناواقف ہیں۔ یا وہ افراد کہ جن کے علم کا تعلق ظاہری علوم سے ہے اور وہ حضرات مشائخ کرام کے اقوال اور ان کے علوم سے ناواقف ہیں، یقیناً جنابِ شیخ کی حمایت کریں گے اور حضرت مجدد کے متعلق بری رائے کا اظہار کریں گے۔

میرا خیال یہ ہے کہ جس شخص کو بھی شریعت اور طریقت کے علوم اور اصطلاحات سے واقفیت ہے وہ جناب شیخ کے رَویہ کو بعید از انصاف قرار دے گا، کیوں کہ انصاف کا

marfat.com
Marfat.com

تقاضا یہ ہے کہ اگر کوئی بات بری ہے تو وہ سب کے لئے بری ہے۔ یہ نہیں کہ بعض کے لئے بری اور بعض کے لئے اچھی۔ جناب شیخ نے اپنے اس مکتوب میں جو رویہ اختیار کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ حضرت مجدد کے ساتھ امتیاز برت رہے ہیں، حضرت مجدد نے اس مبارک مکتوب میں اَحوالِ مُرَادِیَّت کا بیان کیا ہے جس کو مقامِ جذبہ کہتے ہیں یعنی پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے جَذْب کرتا ہے اور اس وقت اس پر نوازشیں کرتا ہے اور ان نوازشوں کے وقت کوئی واسطہ حائل نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں حضرت مجدد نے لکھا ہے۔

"تحقیق ایں مقام آن است کہ توسط آں سرورِ کائنات عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلامُ بہ دو معنی تواند بود، یکے آں کہ اُو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حائل و حاجب بوَد درمیانِ سالک ودرمیانِ مطلوب و معنی دوم آن است کہ سالک بہ طفیلِ او و بہ توسطِ تبعیت و متابعتِ اُو علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام بہ مطلوب واصل گردد ودرطریق سلوک وپیش از رسیدن بہ حقیقتِ محمدی توسط بہ ہردو معنی کائن است بلکہ می انگارم کہ دریں طریق از شیوخ ہر کہ درمیان آمدہ است متوسط و حاجب شودِ سالک است۔ وائے اگر اَواخرِ حالِ جذبہ تدارک آں نہ نماید و معاملہ از پردہ بہ بے پردگی نہ کشد زیرا کہ درطریق جذبہ و بعداز رسیدن بہ حقیقۃ الحقائق توسط بہ معنی ثانی است کہ طفیل وتبعیت است نہ حیلولت وحجاب کہ پردۂ شہود ومشاہدہ ومانند آنہا بود"[1]

---

[1] مکتوب: ۱۲۱ دفتر سوم

marfat.com
Marfat.com

''اس مقام کی تحقیق اس طرح پر ہے کہ سردارِ دو عالم ﷺ کی وساطت کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ آنحضرت ﷺ طالب اور مطلوب کے درمیان حائل اور حاجب ہیں اور دوسری یہ کہ آپ کے طفیل اور آپ کی تبعیت اور متابعت کے طفیل طالب اپنے مطلوب سے واصل ہو گیا ہے۔ سلوک کے راستہ میں جب تک سالک حقیقت محمدی تک نہیں پہنچا ہے، توسط بہ ہر دو صورت موجود ہے بلکہ میرا خیال ہے کہ وہ تمام مشائخ جو کہ سلسلہ میں آئے ہیں سالک کے شہود میں حاجب [1] ہیں

افسوس ہے اگر جذبہ کا اواخرِ حال اس کا تدارک نہ کرے اور پردہ سے بے پردگی تک معاملہ نہ پہنچے کیونکہ راہِ جذبہ میں حقیقت الحقائق (حقیقت محمدی) تک پہنچنے کے بعد توسط دوسری صورت اور درجہ کا ہوتا ہے جو بہ معنی طفیلیت اور تبعیت ہے نہ بہ معنی حیلولت وحجاب جو کہ شہود ومشاہدہ اور ان جیسے دوسرے مقامات کے لئے بہ منزلہ پردہ وحجاب کے ہے''۔

حضرت مجدد کے اس بیان کو جو میں نے نقل کیا ہے جناب شیخ نے پڑھ کر اپنا طویل خط لکھا ہے اور حضرت مجدد کے اس کلام کو جس کا تعلق اَواخر حالِ جذبہ سے ہے اور جس کو حضراتِ مشائخ وصل عریان کے نام سے یاد کرتے ہیں اور فرماتے ہیں:

اُو شود عریان ز تن من از خیال تا خرامم در نہایاتُ الوصال

جناب شیخ بہ صورتِ اطلاق ذکر کرتے ہیں اور حضرت مجدد کے اس واضح بیان کو کہ طفیلیت اور تبعیت کا توسط ہر حال میں ہے۔ نظر انداز کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''آں کہ می گوئید۔ در قرب و وُصول تا بہ مقامے رسیدہ ام کہ ہیچ کس واسطہ نیست وہیچ یکے را دخلے نیست نہ رسول و نہ غیرویرا۔ اگر واسطہ بودند در

---

[1] یہ حجاب دوربین کے شیشوں کی طرح ہیں کہ خود نظر نہیں آتے اور نظر پہنچانے کا ذریعہ بنے ہیں

marfat.com
Marfat.com

وقت سلوک بودند حالانکہ سلوک تمام شدہ وقرب درگاہ حاصل گشتہ و وصول بہ حصول پیوستہ ،ہیچ کس واسطہ نیست وہمہ منقطع شدند"

ترجمہ: آپ جو یہ کہتے ہیں کہ قرب ووصول کے ایسے مقام پر پہنچ گیا ہوں کہ کوئی شخص واسطہ نہیں ہے اور کسی کا کوئی دخل نہیں ہے، نہ رسول کا نہ ان کے سوا کسی دوسرے کا۔ اگر وہ واسطہ تھے تو دورانِ سلوک میں تھے، اب جب کہ سلوک تمام ہوگیا ہے اور درگاہ کا قرب حاصل ہوگیا ہے، کوئی واسطہ نہیں رہا اور سب منقطع ہو چکے"۔ [1]

حضرت شاہ غلام علی دہلوی اپنے رسالہ کے صفحہ ۲۶ پر اس عبارت کو نقل کر کے لکھتے ہیں۔

"اَلْعَیَاذُبِاللّٰہِ ایں چہ خلاف نویسی است وایں چہ بے تحقیق گوئی است ۔ دریچ مکتوبِ ایشاں ایں چنین عبارت نیست۔ یَاشَیْخُ عَفَی اللّٰہُ عَنْكَ

ترجمہ: پناہ بہ خدا۔ یہ کیسی اُلٹ تحریر اور کیسی بے تحقیق بات ہے حضرت مجدد کے کسی مکتوب میں ایسی عبارت نہیں ہے۔ اے شیخ، اللہ تم کو معاف کرے"۔

اس جگہ یہ بات ظاہر کرنی ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت شاہ غلام علی نے مسلسل پینتالیس سال مکتوباتِ قدسی آیات کا درس دیا ہے لہٰذا جب آپ لکھ دیں کہ حضرت مجدد نے یہ بات کہیں نہیں لکھی ہے تو وہ قطعاً درست ہے مع ہذا اگر کوئی تحقیق کرنی چاہے شوق سے مکتوبات ورسائل کی اوراق گردانی کرے۔

افسوس ہے کہ جناب شیخ اس حدیث سے صرفِ نظر کر رہے ہیں جس کو حضرات

---

[1] حیات عبدالحق ص:۳۱۶۔ لیکن میں نے حضرت شاہ غلام علی کے رسالہ سے جو نقل کی ہے یہ عبارت صفحہ ۲۶ سے نقل کی ہے

marfat.com
Marfat.com

صوفیہ نقل کر رہے ہیں اور جس کی تشریح ملا علی قاری نے کی ہے، اور جناب شیخ اتنا خیال نہیں فرماتے کہ جو بات حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے کہی ہے آپ سے پہلے صدہا مشائخ فرما چکے ہیں، حضرت شاہ غلام علی نے اپنے رسالہ کے صفحہ: ۲۹ میں امام شعرانی اور شیخ اکبر کے اقوال نقل کئے ہیں اور مولانا وکیل احمد سکندر پوری نے اپنی کتاب میں خوب تفصیل سے سیدنا عبدالقادر جیلانی اور دوسرے مشائخ کبار کی عبارتیں نقل کی ہیں ان کو ملاحظہ کیا جائے۔[1]

اگر اس بات کی وجہ سے حضرت مجدد پر اعتراض وارد ہوتا ہے تو یہ اعتراض صدہا مشائخ کبار پر بھی وارد ہوتا ہے۔ مولانا سید صدیق حسن خان نے کیا خوب لکھا ہے۔

وَقَدْ شَارَكَهُ فِيهَا غَيْرُهُ مِمَّنْ لَا يُحْصَى كَثْرَةً فَلَيْسَ اِذًا يَخُصُّهُ الْاِنْكَارُ[2]

ترجمہ: اس طرح کی باتوں میں بے حساب افراد آپ کے شریک ہیں، لہٰذا اس انکار کی تخصیص آپ سے نہیں ہے"۔ کیا سیدنا عبدالقادر جیلانی اور کیا دوسرے مشائخ کبار اس انکار میں داخل ہیں۔

میں حضرت شاہ غلام علی کے اس قول پر "ایں چہ خلاف نویسی وچہ بے تحقیق گوئی است یا شیخ عَفَى اللهُ عَنكَ"۔ جو کہ تمام لغزشوں کا جواب اور ہر قسم کی نفرت ووحشت کے لئے بہ منزلہ تریاق ہے اس رنجدہ اور مؤلم بیان کو ختم کرتا ہوں۔ اور تازہ دم ونوخاستہ محققین سے یہ گزارش ہے کہ وہ تحقیق کے معیار کو گرانے کی کوشش نہ کریں۔ کتابیات کی لمبی فہرست لکھ دینے سے غلط بیانی جامہ صحت نہیں پہن سکتی۔ جھوٹ کا اظہار ہو کر رہے گا اور وہ لمبی فہرست طوقِ رسوائی بنے گی ع

اگر درخانہ کس است یک حرف بس است

---

[1] ہدیہ مجددیہ کے صفحہ ۱۶۹ سے ۱۸۵ تک [2] ابجد العلوم ص: ۹۰۰

marfat.com
Marfat.com

اخلاص نامہ

شاہ نعیم اللہ بہرائچی نے اپنی کتاب بشارات مظہریہ میں اپنے پیرومرشد حضرت میرزا جان جاناں مظہر شہید قدس سرہ کا یہ بیان لکھا ہے۔

"می فرمودند کہ از اخلاص نامۂ شیخ عبدالحق دہلوی کہ بہ جانب حضرت خواجہ حسام الدین احمد کہ از اجلِ خلفائے عارف وکامل وخدا آگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ اند، ومکتوبے طولانی کہ بہ اولاد خود بدیں مضمون نوشتہ اند، آنچہ مسودات اقتراحات کہ بر کلماتِ قدسی آیات حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ ام درآبِ جمن بشویند۔ معلوم می شود آنچہ غبارے بہ نسبت حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہ خاطرایشاں رسیدہ بود آخر بہ صفا انجامیدہ است وآن اخلاص نامہ ایں است"

سَلَّمَکُمُ اللّٰہُ وَاَبْقَاکُمْ عَلٰی رُؤُسِ الْمُحِبِّیْنَ الطَّالِبِیْنَ الْمُخْلِصِیْنَ دریں دو سہ روزکہ از احوالِ شریف خبر نہ گرفت یا بہ جہتِ تقصیرے کہ در جبلتِ بشراست یا بہ قصدِآں کہ مطلقا از آلایشِ ضعف وفترت پاک شدہ باشند تا بہ خبر مسرت اثرِ صحتِ کلی وعافیتِ تام مشرف ومسرور گردد وامید کہ بہ اعلام آں مشرف گردانند، دیدۂ محبت درراہِ انتظارِ وصولِ اخبارِ مسرت آثارِ بندگی حضرت میاں شیخ احمد دوچار است، امیدوار است کہ دعائے محبان بہ اجابت رسیدہ اثرِ عظیم آرد، نسبتِ ایں فقیر درایں ایام وصفائے باطن بہ خدمت ایشان از حد متجاوز است وَاَصلاً پردۂ بشریت وغشاوۂ جبلت درمیان نہ ماندہ نہ می داند کہ از کجااست۔ باقطعِ نظراز رعایتِ طریقۂ انصاف وحکمِ عقل کہ بہ ایں چنین عزیزان و

marfat.com
Marfat.com

بزرگان بد نہ باید بود در باطن بہ طریق ذوق و وجدان و غلبہ ۔ چیزے اُفتادہ است کہ زبان از تقریر آں لال است۔ سُبْحَانَ اللهِ مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ وَ مُبَدِّلِ الْاَحْوَالِ ،شاید کہ ظاہر بینان دریں جا استبعاد کنند۔ من نہ می دانم کہ حال چیست و بہ چہ منوال است۔ زیادہ چہ گوید و چہ نویسد وَاللهُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ الْحَالِ [1]

ترجمہ: فرماتے تھے کہ جو اخلاص نامہ شیخ عبدالحق دہلوی نے حضرت خواجہ حسام الدین احمد کو ارسال کیا ہے جو کہ عارف وکامل وخدا آگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کے عالی قدر خلفا میں سے ہیں اور جو طویل مکتوب اپنی اولاد کو اس مضمون کا لکھا ہے کہ حضرت مجدد کے کلمات قدسی آیات پر جو اقتر احاتی مسودے میرے تحریر کردہ ہیں ان کو جمنا کے پانی میں دھوڈالو۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مجدد کی طرف سے جو غبار اُن کے دل میں تھا وہ صاف ہو گیا تھا اور وہ اخلاص نامہ یہ ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت اور چاہنے والے مخلص طالبوں کے سروں پر باقی رکھے۔

اس دو تین دن کے عرصہ میں آپ کے احوالِ شریفہ کی خبر معلوم نہ کرنے کی وجہ یا تو وہ

---

[1] بشاراتِ مظہریہ کا پورا نام بشاراتِ مظہریہ در فضائل مجددیہ" ہے۔ شاہ نعیم اللہ بہرائچی رمضان ۱۱۸۹ھ میں حضرت میرزا جانِ جاناں کی خدمت میں پہنچے۔ تقریباً تین سال آپ کی خدمت میں رہے اور خلافت حاصل کر کے وطن کو گئے اسی عرصہ میں انہوں نے یہ کتاب لکھی ہے اور اپنے پیر ومرشد کو دکھائی ہے اور آپ نے جزوی طور پر ملاحظہ بھی فرمائی ہے اس کتاب کا ایک نسخہ ۱۲۰۷ھ کا تحریر کردہ لندن کے کتب خانہ میں ہے۔ اس نسخہ کے حاشیہ پر حضرت شاہ غلام علی نے اپنے ہاتھ سے بعض جگہ تحریر فرمایا ہے۔ اس نسخہ کا عکس میں نے لندن سے منگوایا ہے۔ واضح رہے کہ مصنف نے حضرت میرزا جانِ جاناں کی شہادت کے بعد آخر میں کچھ اضافہ بھی کیا ہے۔ اس کتاب کے ورق ۳۴ کے دوسرے صفحہ پر یہ عبارت ہے۔

marfat.com
Marfat.com

کوتاہی ہوسکتی ہے جوانسان کی فطرت میں ہے یا پھر وہ ارادہ ہوسکتا ہے کہ کامل صحت حاصل ہو جانے اور پھر خبرِ مسرت سننے میں آئے امید ہے صحت کی خبر سے آگاہ کریں گے۔

بندگی حضرت میاں شیخ احمد کے اخبارِ مسرت آثار پر چشم شوق لگی ہوئی ہے۔ امید ہے چاہنے والوں کی دُعا قبول ہوکر بڑا اثر پیدا کرے گی۔ آج کل ان سے فقیر کا قلبی تعلق بے حد زیادہ ہے۔ بشریت کا کوئی پردہ یا اُفتادِ طبع کا کوئی اثر بالکل حائل نہیں رہا۔ میں خود نہیں جانتا کہ یہ کس بنا پر ہے۔

اس سے قطع نظر کرتے ہوئے کہ طریقہء انصاف کی رعایت اور حکم عقل کا تقاضا ہے کہ ایسے عزیزوں اور بزرگوں کے ساتھ برا نہ ہونا چاہئے۔ میرے دل میں ذوق و وِجدان اور غلبہ کی بنا پر کچھ ایسی کیفیت پیدا ہوگئی ہے کہ اس کے بیان سے زبان قاصر ہے۔ پاک ہے اللہ دلوں کا پلٹنے اور احوال کا بدلنے والا۔ ظاہر بین شاید اس پر یقین نہ کریں۔ میں خود بھی نہیں جانتا کہ کیا حال ہے اور کیوں ہے۔ زیادہ کیا کہوں اور کیا لکھوں۔ حقیقت حال کا پورا علم اللہ کو ہے''۔

حضرت میرزا قدس سرہ کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے جناب شیخ کے اس طویل مکتوب کو ملاحظہ کیا ہے جو جناب شیخ نے اپنی اولاد کے نام لکھا ہے۔ آپ کے واسطے اس کے ذرائع اچھی طرح مہیا ہو گئے تھے۔ آپ کے پیر و مرشد سید نور محمد بدایونی قدس سرہٗ حضرت شیخ سیف الدین کے خلیفہ تھے، مع ہذا انہوں نے حضرت حافظ محمد محسن سے بھی استفادہ کیا ہے جو کہ حضرت سیف الدین کے اور پھر آپ کے حضرت والد خواجہ محمد معصوم کے خلیفہ تھے اور بشارات مظہریہ میں لکھا ہے کہ آپ جناب شیخ عبدالحق کے نواسے تھے۔[1]

حضرت محمد محسن کے صاحبزادے حضرت محمد احسان آپ کے قدمائے اصحاب

---

[1] بشاراتِ مظہریہ ورق ۲۷ کا دوسرا صفحہ

marfat.com
Marfat.com

اور کمّلِ خلفا میں سے تھے اور ان کے بھائی شیخ غلام حسن بھی آپ کے مخصوص اصحاب اور زبدۂ احباب میں سے تھے۔[1]

شاہ فتح محمد چشتی فتح پوری کی عبارت ''آپ کی مخالفت'' کے بیان میں میں نقل کر چکا ہوں۔ انہوں نے صاف الفاظ میں بیان کیا ہے کہ شیخ دہلوی کے ہاتھ کا تحریر کردہ مکتوب میں نے دیکھا ہے۔

جناب شیخ نے حضرت مجدد کو جو طویل مکتوب ارسال کیا ہے اس کے آخر میں لکھا ہے۔

''این کلمات بہ قصدا ستفسار واستکشاف حال و دفعِ تالمِ عارضِ بال و تسکین حرقتِ صدر نوشتہ شد[2]

یعنی حقیقت حال معلوم کرنے اور دریافت کرنے اور دل کی تکلیف (جو پیش آگئی ہے) رفع کرنے اور سینہ کی جلن زائل کرنے کی خاطر یہ مکتوب لکھا گیا ہے''۔

اس عبارت سے ظاہر ہو رہا ہے کہ جناب شیخ کو توقع تھی کہ حضرت مجدد ان کو جواب ارسال کریں گے لیکن جواب کی جگہ ان کو یہ خبر ملی کہ حضرت مجدد کی علالت خطرناک دور میں داخل ہو چکی ہے اور عنقریب آپ سفر کرنے والے ہیں۔ لہٰذا آپ پر یقیناً اثر ہوا ہوگا اور آپ نے اس کا اظہار خواجہ حسام الدین احمد پر کیا ہوگا کیونکہ جناب خواجہ کی خواہش تھی کہ جناب شیخ کا دل حضرت مجدد سے صاف ہو۔

میرے نزدیک حضرت میرزا جان جاناں مظہر قدس سرہ کے بیان میں شبہ کیلئے قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ یقیناً جناب شیخ نے اپنی اولاد کے نام کوئی تحریر چھوڑی ہے اور اس کو شاہ فتح محمد فتح پوری چشتی نے اور حضرت میرزا نے ملاحظہ کیا ہے اور یقیناً جناب شیخ نے خواجہ حسام الدین احمد کو بھی یہ رقعہ ارسال کیا ہے، جس کو حضرت میرزا نے اخلاص نامہ کا نام دیا ہے۔

---

[1] مقامات، مظہری ص: ۸۲ و ۸۴ [2] حیات عبدالحق ص: ۳۴۳

marfat.com
Marfat.com

اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر جناب شیخ کا دل حضرت مجدد سے صاف ہو گیا تھا تو انہوں نے مدارجِ النبوہ میں "در مزاجِ وقت بعضے درویشان مغرور ایں روزگار" لکھ کر آپ کی طرف کیوں اشارہ کیا ہے؟

یہ سوال تو اس وقت صحیح طور پر وارد ہوتا کہ مدارجِ النبوہ کی تالیف حضرت مجدد کی وفات کے بعد ہوئی ہوتی، میں نے مدارج النبوہ کو مختلف مقامات سے دیکھا لیکن یہ بات ثابت نہ ہو سکی اور میرا یہ خیال ہے کہ یہ کتاب حضرت مجدد کی وفات سے اور جناب شیخ کے طویل مکتوب لکھنے سے پہلے تالیف ہوئی ہے اور اگر کسی صورت سے یہ بات متحقق ہو جائے کہ یہ کتاب حضرت مجدد کی وفات کے بعد لکھی گئی ہے تو یہی کہا جائے گا کہ جناب شیخ کا معاملہ عجائبات پر مشتمل ہے جو مکتوب انہوں نے حضرت مجدد کو لکھا ہے اس کے اوائل میں لکھا ہے "تانوبت ایں مکتوب رسید کہ باعثِ نفرت و وحشت گردید"[1] اگر ایک ہی مکتوب نفرت و محبت اور وحشت و اتحاد کو جمع کر سکتا ہے تو پھر تالیفات مختلفہ جن کی تالیف و تحریر میں سالہا سال کا فرق ہے "بہ ایں چنین عزیزان و بزرگان بدنہ باید بود" اور "در مزاج وقت بعضے درویشان مغرور ایں روزگار" کو جمع کر لیں تو کیا استبعاد ہے۔

نہ ہمی می رَمد آں نو گلِ خنداں از من
می کشد خار دریں بادیہ داماں از من
نیست پرہیزِ من از زُہد کہ خاکم بر سر
ترسم آلودہ شود دامنِ عصیاں از من

تعجب ہے کہ عبدی خویشگی و امثالہٗ کی غلط بیانیوں کو وقعت دی جائے اور حضرت میرزا قدس سرہٗ کے بیان کو نظر انداز کیا جائے جن کی بزرگی اور جلالت قدر کے حضرت شاہ ولی اللہ معترف ہوں۔ اِنَّهَا لَمِنَ الْمُضْحِكَاتِ الْمُبْكِيَاتِ

---

[1] حیاتِ عبدالحق ص:۳۱۵

marfat.com
Marfat.com

بقیہ طینتِ محمدی ﷺ

کا مرقع

علامہ ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی دامت برکاتہم العالیہ

ماخوذ

سرمایۂ ملت کا نگہبان

جنوری ۲۰۱۱ء

marfat.com
Marfat.com

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوات کے ان معدودے چند افراد میں سے ہیں کہ جنہیں حضور اکرم ﷺ کے ظاہری و باطنی کمالات و فیوضات سے حظِ وافر نصیب ہوا۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت امام ربانی پر ہونے والی عنایات رسالت اور کمالات نبوت ﷺ میں سے ایک عنایت و کمال بقیہ طینت محمدی ﷺ ہے۔ چنانچہ آپ اپنے عجیب و نایاب علوم و معارف کے ظہور کی وجہ اپنے خمیر کو قرار دیتے ہوئے ارقام پذیر ہیں:

بنیادش نسبتِ نقشبندیہ است۔۔۔ اگر ایں بنیاد نمی بود معاملہ تا اینجا نمی افزود تخم از بخارا و سمرقند آوردہ در زمینِ ہند کہ مایہ اش از خاک یثرب و بطحا است کِشتند و بآبِ فضل سالہا آں را سیراب داشتند و بتربیتِ احسان مرتے ساختند چوں آن کشت و کار بکمال رسید این علوم و معارف ثمرات بخشید[1]

اس کی بنیاد نسبتِ نقشبندیہ ہے اگر یہ بنیاد نہ ہوتی تو معاملہ یہاں تک نہ پہنچتا، بخارا

---

[1] دفتر اول، مکتوب: ۲۶۰

marfat.com
Marfat.com

وسمرقند سے اس تخم کو لاکر زمین ہند (سرہند شریف) میں بویا گیا کہ ''جس کی اصل مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کی خاک سے ہے'' اور آبِ فضل سے اسے برسوں سیراب کیا گیا اور تربیتِ احسان سے اس کی پرورش کی گئی جب وہ کھیتی کمال کو پہنچ گئی تو ان علوم ومعارف کا ثمرہ حاصل ہوا۔ بقول شاعر

نے نے ترا ز تربت یثرب سرشتہ اند

پنہاں ز شام و روم بہ سرہند ہشتہ اند

آپ نے ایک مقام پر اپنے بقیہ طینتِ محمدیہ (ﷺ) ہونے پر وارد ہونے والے شبہ کا جواب بطریق دفع دخل مقدر تحریر فرمایا ہے، ملاحظہ ہو

ازاں دولت خاصۂ او علیہ الصلوٰۃ و السلام بعد از تخلیق و تکمیل او علیہ و علیٰ الہ الصلوات و التسلیمات بقیہ ماندہ بود کہ در خوانِ دولتِ ضیافت کریماں زیادتی ہا لازم است کہ اُولش گویانِ نصیب خادماں بود آن بقیہ را بہ یکے از دولت مندانِ امتِ او علیہ وعلی الہ الصلوٰۃ والسلام اُولش گویاں عطا فرمودہ اند و آن را خمیر مایہ ساختہ تخمیر طینتِ او نمودہ و بہ تبعیت و وراثتِ او شریک دولتِ خاصۂ او گردانیدہ علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰۃ والسلام

ع باکریماں کارہا دشوار نیست۔۔۔ایں بقیہ در رنگِ آں بقیہ طینتِ حضرتِ آدم ست علیٰ نبینا و علیہ الصلوۃ و السلام کہ نصیبِ خلقت درختِ خرما آمدہ است کمال قال علیہ و علیٰ الہ الصلوٰۃ والسلام اَکْرِمُوْا عَمَّتَکُمُ النَّخْلَۃَ فَاِنَّھَا خُلِقَتْ مِنْ طِیْنَۃِ اٰدَمَ بلے

marfat.com
Marfat.com

وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَأْسِ الْكِرَامِ نَصِيْبٌ [1]

حضور اکرم ﷺ کی تخلیق و تکمیل کے بعد جو آپ ﷺ کی دولتِ خاصہ سے کچھ باقی رہ گیا تھا جس طرح سخیوں کی دولتِ ضیافت کے دسترخوان پر کچھ نہ کچھ بچ جانا لازمی امر ہے وہ پس خوردہ خادموں کا حصہ ہوتا ہے وہ بقیہ آپ ﷺ کی امت کے دولت مندوں میں سے ایک خوش نصیب کو بطور اُلُش عطا فرمایا گیا ہے۔ اس کا خمیر مادہ بنا کر اس خوش نصیب امتی کی طینت میں گوندھا گیا ہے اور اسے تبعیت و وراثت کے طور پر حضور اکرم ﷺ کی دولتِ خاصہ میں شریک کیا گیا ہے سخیوں کے لئے کوئی کام مشکل نہیں ہے۔

یہ بقیہ حضرت آدم علیہ السلام کے بقیہ طینت کی مانند ہے جو کھجور کے درخت کی خلقت کا نصیب ہوگیا ہے۔ جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اَكْرِمُوْا عَمَّتَكُمُ النَّخْلَةَ فَاِنَّهَا خُلِقَتْ مِنْ طِيْنَةِ اٰدَمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِنْ بَقِيَّةِ طِيْنَةِ اٰدَمَ [2]

(اپنی پھوپھی کھجور کی عزت کرو کیونکہ وہ حضرت آدم کی طینت سے پیدا کی گئی ہے)

ہاں سخیوں کے پیالے سے زمین کو حصہ ملا کرتا ہے۔

عارف باللہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلے میں رقمطراز ہیں:

مسئلہ: ممکن ۔۔۔ است کہ بعضے اولیا از بقیہ طینت بعضے انبیاء پیدا شدہ باشند وہم از طینت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا شدہ باشند

سوال: این معنی معقول نمی شود چرا کہ ہر کس از نطفہ والدین خود پیدا می شود

مسئلہ: اکثر چیز ہستند کہ بعقل انسان ثابت نمی تواند شد از شرع ثابت می شود یا کشف و الہام چنانچہ نفس ولایت کہ عبارت از قرب بچون است

---

[1] دفتر سوم مکتوب: ۱۰۰ [2] جمع الجوامع للسیوطی، رقم الحدیث: ۱۰۱/ تفسیر الکبیر ج ۱۳: ۸۹

marfat.com
Marfat.com

خطیب از ابن مسعود روایت کردہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا وَ فِیْ سُرَّتِہٖ مِنْ تُرْبَتِہِ الَّتِیْ یُوْلَدُ مِنْهَا فَاِذَا رُدَّ اِلٰی اَرْزَلِ عُمَرِہٖ رُدَّ اِلٰی تُرْبَتِہِ الَّتِیْ خُلِقَ مِنْهَا حَتّٰی یُدْفَنَ فِیْهَا وَ اِنِّیْ وَاَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ خُلِقْنَا مِنْ تُرْبَةٍ وَّاحِدَةٍ وَ فِیْهَا نُدْفَنُ

جائز است کہ خاکے کہ حق تعالیٰ برائے پیغمبری مہیا کردہ باشد واز خلقت زمین آن را با انوار برکات و نزول رحمت پرورش کردہ باشد از جملہ آن چیزے بقیہ ماندہ باشد کہ خمیر مایہ شخصے از اولیاء شود۔ این امر عقلاً محال نیست و از شرع مستفاد و از کشف ثابت می شود و این را در اصطلاح اصالت گویند و صاحب اصالت در نظر کشفی چنان بنظر می درآید کہ گویا جسدِ او مرصع است از جواہر واجسادِ دیگراں از آب وگل۔

مسئلہ: اصالت ہرچند موجب فضل است اما افضلیت صاحبِ اصالت بر کسانیکہ افضلیتِ شان باجماع ثابت است لازم نمی آید۔ نمی بینی کہ عبداللہ ابن جعفر بموجب نص حدیث صاحبِ اصالت است حالانکہ عثمان وعلی وحسن وحسین رضی اللہ عنہم از وے افضل اند باجماع۔

ممکن ہے کہ بعض اولیاء بعض انبیاء (علیہم السلام) کے باقی خمیر سے پیدا ہوئے ہوں اور رسول اکرم ﷺ کے بقیہ خمیر سے بھی پیدا ہوئے ہوں۔

سوال: یہ بات قرین عقل نہیں لگتی کیونکہ ہر شخص اپنے والدین کے نطفہ سے پیدا ہوتا ہے۔

جواب: اکثر چیزیں ایسی ہیں جو انسانی عقل سے ثابت نہیں ہوسکتیں مگر شرع سے ثابت

marfat.com
Marfat.com

ہوتی ہیں یا کشف والہام سے جیسے نفس ولایت، جو بچون قرب سے عبارت ہے۔

خطیب نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یعنی ''ہر مولود کی ناف میں وہ مٹی ہوتی ہے جس سے وہ پیدا کیا جاتا ہے۔ جب وہ ارزل عمر (موت) کو پہنچتا ہے تو اسے اس مٹی کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے جس سے وہ پیدا ہوا تھا حتی کہ اسی میں دفن کیا جاتا ہے۔ بے شک میں، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ایک ہی مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں اور اسی میں دفن کیے جائیں گے''۔ [1]

یہ جائز ہے کہ حق تعالیٰ نے جو خاک کسی پیغمبر کے لئے مہیا کی ہو اور خلقتِ زمین کے وقت سے اسے انوارِ برکات اور نزول رحمت سے پرورش کیا ہو اور اس میں سے کچھ مٹی بچ رہی ہو وہ کسی ولی کے جسم کا خمیر بن جائے۔ یہ بات عقلاً محال نہیں ہے، شریعت مطہرہ سے مستفاد ہے اور کشف سے بھی ثابت ہوتی ہے، اس کو اصطلاح میں ''اِصالت'' کہتے ہیں اور صاحبِ اصالت کشف کی نظر میں یوں دکھائی دیتا ہے کہ گویا اس کا جسم جواہرات سے آراستہ ہے اور دوسروں کا جسم پانی اور مٹی سے بنا ہے۔

ہر چند اصالت موجب فضل ہے لیکن صاحبِ اِصالت کی افضلیت ان لوگوں پر جن کی افضلیت اجماع سے ثابت ہے لازم نہیں آتی۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نص حدیث کے بموجب صاحبِ اصالت ہیں حالانکہ حضرات عثمان، علی، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم بالاجماع ان سے افضل ہیں۔ [2]

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے معاندین اعتراض کرتے ہیں کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ بقیہ طینت محمدیہ (ﷺ) سے ہیں تو ''پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا'' کے مطابق آپ کو گنبد خضریٰ کے نیچے مدفون ہونا چاہئے تھا حالانکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مدفن مبارک سرہند شریف (انڈیا) میں ہے۔

---

[1] جامع الاحادیث، رقم الحدیث: ۲۰۷۷۶ [2] ارشاد الطالبین

marfat.com
Marfat.com

جواباً عرض ہے کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما حضور اکرم ﷺ کی بقیہ طینت مطہرہ سے ہیں جیسا کہ ارشادات نبویہ ﷺ اِنَّ عَلِیًّا مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ خُلِقَ مِنْ طِیْنَتِیْ [1] اور اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ یَا عَبْدَ اللهِ هَنِیْئًا لَكَ مَرِیْئًا خُلِقْتَ مِنْ طِیْنَتِیْ وَ اَبُوْكَ یَطِیْرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ فِی السَّمَاءِ [2] سے عیاں ہے مگر ان کی قبور مقدسہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ نہیں بلکہ دوسرے مقامات شریفہ پر ہیں۔ جیسا کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مزار پرانوار بروایتِ اشہر نجف اشرف میں ہے۔

علاوہ ازیں خود حضور اکرم ﷺ، جدالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طینتِ مبارکہ سے ہیں، مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مرقد انور کہیں اور ہے اور حضور اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہیں جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے خُلِقْتُ مِنْ طِیْنَةِ اِبْرَاهِیْمَ [3]

البتہ حضور اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تینوں حضرات کی تخلیق ایک ہی طینت مقدسہ سے ہوئی اور آپ نے شیخین کریمین کو اپنے ہمراہ مدفون ہونے کی نوید جانفزا سنا کر ان دونوں حضرات کی تخصیص فرمادی جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ اِنِّیْ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ خُلِقْنَا مِنْ تُرْبَةٍ وَاحِدَةٍ وَفِیْهَا نُدْفَنُ [4] سے آشکارا ہے۔

غرضیکہ مقبولانِ بارگاہ احدیت پر اعتراض وانکار سے کلیۃً اجتناب کرنا چاہئے یہ محض اللہ تعالیٰ کا اجتباء واختصاص ہے۔ کسی بندہ مؤمن پر عطائے الٰہی اور انعام ربانی

---

[1] المعجم الاوسط جز سادس: ۱۶۲ [2] کنز العمال، رقم الحدیث: ۳۷۱۶۷۔ جامع الاحادیث، رقم الحدیث: ۲۶۰۸۵ [3] المعجم الاوسط جز ششم: ۱۶۲

[4] جامع الاحادیث للسیوطی، رقم الحدیث: ۲۴۷۶

marfat.com
Marfat.com

دیکھ کر رشک کرنا چاہئے نہ کہ حسد ــــــ قُبِلَ مَنْ قُبِلَ بِلَا عِلَّةٍ

با خدا دادگان ستیزہ مکن
کہ خدا دادہ را خدا دادہ است

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک مکتوب میں رقمطراز ہیں:

وبالجملہ شیخ مجدد اِرہاصِ ایں دورہ اند ــــ تعظیم شیخ تعظیم حضرت مدوّرِ ادوار و مکوّنِ کائنات است و شکرِ نعمتِ شیخ شکرِ نعمتِ مفیضِ او است اَعْظَمَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہُ الْاُجُوْرَ

المختصر شیخ مجدد رضی اللہ عنہ دورۂ الف دوم کے لئے معدنِ خیر ہیں آپ کی تعظیم مدوّرِ ادوار اور مکوّنِ کائنات (اللہ تعالیٰ) کی تعظیم ہے اور آپ کے انعامات و برکات کا شکریہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کا شکر کرنا ہے۔[1]

---

[1] المجموعۃ السنیۃ: ۹۵

marfat.com
Marfat.com

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ

اور

منصبِ قیومیت

علامہ ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی مدظلہ العزیز

ماخوذ

سرمایۂ ملت کا نگہبان

جنوری ۲۰۱۱ء

marfat.com

Marfat.com

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کو اپنی صفات کا مظہر اتم بنا کر خلافت عظمیٰ اور نیابتِ مطلقہ کا منصبِ جلیل عطا فرمایا آپ ﷺ کی بزم گیتی میں جلوہ گری سے قبل انبیائے کرام اور اُولوالعزم رسل عظام (علیہم الصلوات) آپ کی نیابت وخلافت کا مقدس فریضہ سرانجام دیتے رہے اور جمیع ممکنات ان حضرات سے فیضیاب ہوتی رہی پھر جب آپ ﷺ بذات خود کائنات ہست وبود میں جلوہ افروز ہوئے تو وَاللّٰهُ يُعْطِيْ وَاَنَا قَاسِمٌ کے مصداق بہ نفس نفیس کائنات میں حسنات و برکات تقسیم فرماتے رہے۔

آپ کے وصال مبارک کے بعد تقسیم فیض کا منصب آپ کے نائبین کو تفویض ہوتا رہا آپ ﷺ کے ہزار برس بعد عادت الٰہیہ کے مطابق ایسا اولوالعزم فرد کامل چاہئے تھا جو حضور اکرم ﷺ کے ظاہری وباطنی کمالات کا مظہر اکمل ہو اور کائنات اس کی وساطت سے برکات وخیرات سے سیراب ہو، تاکہ آیہ کریمہ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ اور ارشاد نبوی ﷺ مَثَلُ اُمَّتِيْ كَمَثَلِ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ[1]

---

[1] سنن ترمذی، رقم الحدیث: ۲۸۶۹

marfat.com
Marfat.com

کا مفہوم آشکارا ہو جائے، سو اللہ تعالیٰ نے حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کو مبعوث فرما کر قیومیت کا مرتبہ عظمیٰ عطا فرما دیا۔ اس لیے تا قیامت فیضانِ قیومیت کے قسیم آپ ہی ہیں ..... وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ

ع خاص کند بندۂ مصلحتِ عام را

قیوم کا معنی

لفظ قیوم مبالغہ کا صیغہ ہے جو قیام مصدر سے مشتق ہے، یہ فَيْعُوْلٌ کے وزن پر قَيْوُوْمٌ تھا جو صرفی تعلیل سے قیوم بن گیا۔

بیہقی وقت حضرت قاضی ثناء اللہ مجددی رحمۃ اللہ علیہ قیوم کے متعلق ارقام پذیر ہیں:

قال المجاهد القيوم القائم على كل شيئ قال الكلبى القائم على كل نفسٍ بما كسبتْ و قيل هو القائم بالامور قال ابوعبيدة الذى لايزول و قال البيضاوى الدائم القيام بتدبير الخلق و حفظهٖ فيقول مَنْ قام بالامر اذا حفظهٗ و قال السيوطى الدائم البقاء قلت مرجع الاقوال انّهٗ دائم الوجود القائمُ بنفسهٖ و قيّم الاشياء كلِها لايتصوّر قيام شيئٍ و بقاءُهٗ اِلَّا بهٖ فمقتضىٰ هذا الاسم انّ ماسِواهٗ يحتاج اليه فى بقاء هٖ كما يحتاجُ اليهِ فى وجودهٖ كالظلِ بالنسبةِ اِلَى الاصل [1] یعنی حضرت مجاہد نے کہا قیوم وہ ہے جو ہر شئی پر قائم ہو..... کلبی نے کہا قیوم وہ ہے جو ہر جاندار شئی کے اکتساب پر قائم ہو اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ قیوم وہ ہے جو تمام امور پر قائم ہو..... ابوعبیدہ نے کہا قیوم وہ ہے جو لازوال ہو.....

---

[1] تفسیر مظہری ۱: ۳۵۷

marfat.com
Marfat.com

بیضاوی نے کہا قیوم وہ ہے جو ہمیشہ رہے اور خلقت کی تدبیر وحفاظت پر قائم ہو یہ بھی کہتے ہیں کہ امر پر قائم ہونے سے مراد اس کی حفاظت کرنا ہے..... امام سیوطی نے کہا قیوم وہ ہے جسے دائمی بقا ہو..... میں کہتا ہوں تمام اقوال کا ماحصل یہ ہے کہ قیوم وہ ہے جس کا وجود (ہونا) دائمی ہو وہ بذات خود قائم ہو اور تمام اشیاء کو قائم رکھنے والا ہو بایں طور کہ کسی بھی شئی کا قیام اور اس کی بقاء اس کے بغیر متصور نہ ہو تو اس اسم (قیوم) کا مقتضیٰ یہ ہے کہ ہر ماسوا اپنی بقاء میں بھی اسی کا محتاج ہوتا ہے جس طرح اپنے وجود میں اس کا محتاج ہوتا ہے جیسے ظل (سایہ) کی نسبت اصل کے ساتھ ہے۔

علامہ ابن اثیر تحریر فرماتے ہیں:

قیومٌ و ھی من ابنیة المبالغة و ھی من صفات الله تعالیٰ و معناهُ القائم بامور الخلق و مدبّر العالم فی جمیع احواله و منه الحدیث حتی یکون لخمسین امرأة قیم واحدٌ قیم المرأة زوجها لانّهٗ یقوّم بامرها و ما تحتاج الیهِ یعنی قیوم مبالغہ کے اوزان میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے جس کا معنی مخلوق کے امور کو قائم رکھنے والا اور عالم کے تمام احوال کی تدبیر فرمانے والا یہ مفہوم حدیث سے ماخوذ ہے کہ

قرب قیامت پچاس عورتوں کے امور کی تدبیر کرنے والا ایک مرد ہوگا اس معنی میں عورت کے خاوند کو قیوم المرأۃ کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اس عورت کے معاملات کی تقویم وتدبیر کرتا ہے جن کی اسے ضرورت ہوتی ہے۔ [1]

قیوم سے مراد وزارت وخلافت ہے

قیوم مخلوق پر تمام انعاماتِ الٰہیہ کا سبب ہوتا ہے اُولوالعزم رسول کا نائب ہوتا

---

[1] نہایہ جلد چہارم: ۱۳۵

marfat.com
Marfat.com

ہے اس کا مخالف اس کے فیض سے محروم ہوتا ہے۔ حضرت امام ربانی قدس سرہٗ نے فرمایا:

معاملہ انسان کامل تا بجائے می رسد کہ او را قیوم جمیع اشیاء بحکم خلافت می سازند و ہمہ را افاضہ وجود و بقاء و سائر کمالاتِ ظاہری و باطنی بتوسط او می رسانند [1]

ترجمہ: قیوم انسان کامل ہوتا ہے جس کو تمام اشیاء کائنات کا قیوم یعنی خلیفۃ اللہ بنایا جاتا ہے۔ تمام مخلوق کو وجود اور بقاء اور تمام کمالاتِ ظاہری و باطنی اسی کے وسیلے سے پہنچتے ہیں۔

نیز آپ نے فرمایا:

''این عارفے کہ بہ منصب قیومیتِ اشیاء مشرف گشتہ است حکم وزیر دارد کہ مہمات مخلوق را با و مرجوع داشتہ اند ہرچند انعامات از سلطان است اما وصولِ آنہا مربوط بتوسطِ وزیر است'' [2]

ترجمہ: وہ عارف جو قیوم کے مرتبے پر فائز ہوتا ہے وزیر کا حکم رکھتا ہے کہ مخلوق کے اہم معاملات کا تعلق اسی کے ساتھ ہوتا ہے اگرچہ انعامات بادشاہ کی طرف سے ہیں لیکن ان کا وصول وزیر کی وساطت سے وابستہ ہے۔

قیوم کے دو مفہوم

لفظ قیوم جب ذاتِ باری تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے لئے بولا جائے تو اس کا معنی قَائِمًا بِذَاتِہٖ وَمُقَوِّمًا لِغَیْرِہٖ ہوگا [3] یعنی جو بذاتِ خود قائم ہو اور دوسروں کو قائم

---

[1] دفتر دوم مکتوب: ۴۷ [2] دفتر دوم مکتوب: ۴۷ [3] شرح فقہ اکبر: ۱۹۳

marfat.com
Marfat.com

رکھنے والا ہو اور یہ لفظ جب کسی مخلوق کے لئے بولا جائے تو اس کا لغوی معنی مراد لیا جائے گا اور اس کی تاویل کی جائے گی یعنی کسی شئے کے قیام اور بقاء کا وسیلہ و ذریعہ۔

صوفیائے کرام نے وضاحت فرمائی ہے کہ قیوم، غوث، قطب الاقطاب اور فرد کامل تقریباً ایک جیسا مفہوم رکھتے ہیں۔ صرف قیوم کی اصطلاح حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ سے مشہور ہوئی اور آپ نے قیومیت سے خلافت اور وزارت مراد لی ہے چنانچہ آپ نے اپنے متعلق اور اپنے جانشین عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق منصبِ قیومیت کے عطا ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

''بعد از لمحہ دید کہ بفرزندی مرحمت فرمودند و آن خلعت او را بتمام پوشانیدند و این خلعت زائلہ کنایت از معاملہ قیومیت بودہ است کہ بتربیت و تکمیل تعلق داشتہ'' [1]

یعنی آپ نے واقعہ میں دیکھا تھا کہ آپ کے جسم سے ایک خلعت جدا ہو گئی اور وہ آپ کے فرزندِ ارجمند خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کو مرحمت فرمائی گئی وہ خلعت زائلہ معاملہ قیومیت ہے جو کہ تربیت و تکمیل سے تعلق رکھتا ہے۔

صاحب روضۃ القیومیہ نے تصریح فرمائی ہے کہ سید المرسلین ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے قیوم اول حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر دستار مبارک باندھی اور منصب قیومیت کی مبارک باد دی۔ [2]

حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ قیومیت کے متعلق رقمطراز ہیں:

قیوم درین عالم خلیفۂ حق است جل و علا و نائب مناب او اقطاب و ابدال در دائرہ ظلال وے مندرج اند و افراد و اوتاد در محیط کمال او مندمج،

---

[1] دفتر سوم مکتوب: ۱۰۴ [2] روضۃ القیومیہ مترجم: ۱۷۱

marfat.com
Marfat.com

افرادِ عالم ہمہ بوے روئے دارند و قبلہ توجہ جہانیان او ست دانند یا ندانند بلکہ قیام عالمیان بذات او ست چہ افراد عالم چونکہ مظاہر اسما و صفا تند ذاتے درمیان شان کائن نیست ہمگی اعراض و اوصاف اند و اعراض و اوصاف را از ذات و جوہر چارہ نیست تا قیام شان بآن بود و عادت اللہ جاری ست کہ بعد از قرون متطاولہ عارفے را نصیبے از ذات ارزانی داشتہ ویرا ذاتی عطا می فرمایند کہ بحکم نیابت و خلافت قیوم اشیا می گردد و اشیا بوے قائم می باشند [1]

یعنی قیوم اس عالم میں حق جل وعلا کا خلیفہ اور اس کا قائم مقام ہوتا ہے۔ اقطاب وابدال اس کے دائرہ ظلال میں داخل اور افراد واوتاد اس کے محیط کمال میں شامل ہوتے ہیں۔ تمام افراد عالم اس کی طرف رخ رکھتے ہیں اور اہل جہان کی توجہ کا قبلہ وہی ہوتا ہے، خواہ وہ جانے یا نہ جانے، بلکہ اہل عالم کا قیام اسی کی ذات سے ہے۔ اس لئے کہ افراد عالم چونکہ اسماء وصفات کے مظاہر ہیں۔ کوئی ذات ان کے درمیان کائن (موجود) نہیں ہے۔ سب کے سب اعراض واوصاف ہیں اور اعراض واوصاف کو ذات جوہر کے بغیر چارہ نہیں ہے تا کہ ان کا قیام اس کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی عادت جاری ہے کہ طویل زمانوں کے بعد کسی عارف کو ذات سے حصہ عطا فرما کر اس کو ایک ایسی ذاتِ موہوب عطا فرماتے ہیں کہ وہ نیابت وخلافت کے طور پر اشیاء کا قیوم ہوجاتا ہے اور اشیاء اس کے ساتھ قائم ہوتی ہیں۔

جب بھارت کے دو مفتیانِ خام نے خبثِ باطن کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی قیومیت پر تکفیری فتویٰ داغ دیا تو اہل علم، آپ کے معتقدین اور

[1] مکتوبات معصومیہ دفتر اول: ۸۶

marfat.com
Marfat.com

عامۃ المسلمین ورطہء حیرت میں مبتلا ہو گئے اور پکار اٹھے

خرد کی نامسلمانی سے فریاد

تعجب ہے ایسے نام نہاد مفتیوں کی جہالت وحماقت پر جو کرم کتابی بن کر ہمہ وقت ورق گردانی اور دماغ سوزی کرتے رہتے ہیں مگر نور ہدایت اور باطنی بصیرت سے یکسر محروم ہیں اور آیہ کریمہ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشَاوَةً [1] اور ارشاد نبوی ﷺ اَيُّمَا رَجُلٌ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا [2] کے مصداق ٹھہرے ہیں۔

مولانا روم مستِ بادۂ قیوم نے شاید اسی قسم کے علماء سو کو وصیت فرمائی تھی

صد کتب ، صد ورق در نار کن
روئے دل را جانبِ دلدار کن

صد افسوس اس شخصیت کے آفتابِ ایمان کو بغض وعناد کی گرد وغبار سے گہنانے کی مذموم کوشش کی گئی جن کی بدولت چہار دانگ عالم اور برصغیر میں اسلامی عقائد وافکار اور روحانی اقدار وآثار محفوظ ہوئے .....دین اسلام کا احیاء ہوا.....سنت وشریعت کو فروغ ملا.....

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے اصلاحی و تجدیدی کارناموں پر چشم کشا اور بصیرت افروز تبصرہ ملاحظہ ہو:

''آج جو مساجد میں اذانیں دی جارہی ہیں اور مدارس سے قال اللہ تعالیٰ وقال رسول اللہ ﷺ کی دل نواز صدائیں بلند ہو رہی ہیں، خانقاہوں میں جو ذکر و فکر ہو رہا ہے اور قلب وروح کی گہرائیوں سے جو اللہ کی یاد کی جاتی ہے یا لا الہ الا اللہ کی ضربیں لگائی جاتی ہیں ان سب کی گردنوں پر حضرت مجدد کا بار منت ہے اگر حضرت مجدد

---

[1] الجاثیہ ۴۵: ۲۳ [2] صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۶۱۰۴

marfat.com
Marfat.com

اس الحاد وارتداد کے اکبری دور میں اس کے خلاف جہاد نہ فرماتے اور وہ عظیم تجدیدی کارنامہ انجام نہ دیتے تو نہ مساجد میں اذانیں ہوتیں، نہ مدارس دینیہ میں قرآن، حدیث، فقہ اور باقی علوم دینیہ کا درس ہوتا اور نہ خانقاہوں میں سالکین وذاکرین اللہ، اللہ کے روح افزا ذکر سے زمزمہ سنج ہوتے۔ الّا ماشاء اللہ''[1]

کاش! کتاب وسنت اور علمائے اسلام کی کتابوں کا بنظر غائر مطالعہ کیا جاتا تو نوبت یہاں تک نہ پہنچتی۔

o.....قرآن میں انسان کو سمیع وبصیر کہا گیا..... فَجَعَلْنَاهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا

اللہ تعالیٰ کو بھی سمیع وبصیر کہا گیا..... اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

o.....والدین کو رب کہا گیا..... كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا

اللہ تعالیٰ کو رب کہا گیا..... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

o.....تقسیم وراثت کے وقت یتیموں، مسکینوں کو رزق دینے کا حکم دے کر گویا ورثاء کو رازق کہا گیا..... فَارْزُقُوْهُمْ مِنْهُ[2]

اللہ تعالیٰ کو رازق کہا گیا..... وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ

o.....حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خالق کی صفت سے متصف کہا گیا.....

اَنِّيْ اَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطِّيْنِ

اللہ تعالیٰ کو خالق کہا گیا..... فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

مذکورہ بالا آیات طیبہ کے علاوہ متعدد آیات کریمہ اور احادیث نبویہ ﷺ اس مفہوم پر دال ہیں جن سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ سمیع وبصیر اور بھی ہیں..... خالق اور بھی ہیں..... حاکم اور بھی ہیں..... رب اور بھی ہیں..... قیوم اور بھی ہیں..... مگر فرق یہ ہے کہ

---

[1] سیرت مجدد الف ثانی: ۱۲ [2] النساء: ۸

marfat.com
Marfat.com

باقی سمیع مجازی ہیں ..... اللہ سمیع حقیقی ہے
باقی بصیر مجازی ہیں ..... اللہ بصیر حقیقی ہے
باقی رب مجازی ہیں ..... اللہ رب حقیقی ہے
باقی خالق مجازی ہیں ..... اللہ خالق حقیقی ہے
باقی حاکم مجازی ہیں ..... اللہ حاکم حقیقی ہے
باقی حی مجازی ہیں ..... اللہ حی حقیقی ہے
باقی قیوم مجازی ہیں ..... اللہ قیوم حقیقی ہے

جس طرح بندگانِ خدا کے لئے سمیع وبصیر، خالق وحاکم وغیرہا صفات مجازاً ماننے سے بندہ، مؤمن وموحد ہی رہتا ہے مشرک نہیں ہوتا ایسے ہی اگر کسی انسانِ کامل کیلئے صفت قیوم بعطائے الٰہی مجازاً مان لی جائے تو وہ مؤمن موحد ہی رہے گا مشرک نہیں ہوگا۔

عاشق رسول حضرت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ نے حقیقت ومجاز کے درمیان امتیاز بیان کرتے ہوئے ایک قاعدہ کلیہ تحریر فرمایا ہے:

نسبت واسناد دو قسم ہے حقیقی کہ مسند الیہ حقیقت سے متصف ہو اور مجازی کہ کسی علاقہ سے غیر متصف کی طرف نسبت کردیں جیسے نہر کو جاری یا جالس سفینہ کو متحرک کہتے ہیں حالانکہ حقیقتاً آب وکشتی جاری ومتحرک ہیں پھر حقیقی بھی دو قسم ہے ذاتی کہ خود اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو اور عطائی کہ دوسرے نے اسے حقیقتاً متصف کردیا ہو خواہ وہ دوسرا خود بھی اس وصف سے متصف ہو..... قرآن عظیم میں جابجا اولوا العلم وعلموا بنی اسرائیل اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لفظ علیم وارد، یہ حقیقتِ عطائیہ ہے یعنی بعطائے الٰہی وہ حقیقتاً متصف بعلم ہیں اور مولیٰ عزوجل نے اپنے نفس کریم کو علیم فرمایا، یہ حقیقتِ ذاتیہ ہے کہ وہ بے کسی کی عطا کے اپنی ذات سے عالم ہے۔

marfat.com
Marfat.com

سخت احمق وہ کہ ان اطلاقات میں فرق نہ کرے۔ [1]

محدثِ جلیل حضرت ملا علی قاری احراری ؒ خصوص اسمی اور معنی لغوی کے درمیان فرق کرتے ہوئے ارقام پذیر ہیں:

ومن قال لمخلوق یاقدوس اوالقیوم او الرحمن اوقال اسماً من اسماء الخالق کفر انتھی وھو یفید انه من قال لمخلوق یاعزیز و نحوہ یکفر ایضاً الّا ان اراد بھما المعنی اللغوی لا الخصوص الاسمی والاحوط ان یقول یا عبدالعزیز و یاعبدالرحمن [2] یعنی جس بندۂ مؤمن نے کسی مخلوق سے مخاطب ہوکر کہا یا قدوس، یا قیوم، یارحمن یا اسمائے خالق میں سے کسی اسم کے ساتھ خاطب کیا کافر ہوگیا (انتہیٰ) اوراس سے یہ مفہوم بھی اخذ ہوتا ہے کہ جس بندۂ مؤمن نے کسی مخلوق کو یا عزیز وغیرہ کہا وہ بھی کافر ہوجائے گا لیکن اگر صفاتی اسم سے اس کی مراد ''لغوی معنی'' ہوتو کافر نہیں ہوگا ہاں اگر اسمی خصوصیت (مختص بالخالق جل سلطانہ) مراد ہوتو کافر ہوجائے گا البتہ احوط یہی ہے کہ یاعبدالعزیز ..... یاعبدالرحمن کہے۔

مجمع الانہر کی عبارت کا بھی یہی مفہوم ہے کہ بندۂ مؤمن تب ہی کافر ہوگا جب مختص بالخالق ﷻ اسماء میں سے کسی اسم کے ساتھ مخلوق کو مخاطب کیا جائے ورنہ کافر نہیں ہوگا واطلق علی المخلوق من الاسماء المختصة بالخالق (ﷻ) نحو القدوس والقیوم والرحمن وغیرھا یکفر [3]

تصریحات بالا سے حقیقی ومجازی، ذاتی وعطائی اور اختصاص اسمی اور معنائے لغوی کا فرق واضح ہے جو بہر حال پیش نظر رہنا چاہئے۔

---

[1] الامن والعلیٰ: ۱۵ [2] شرح فقہ اکبر: ۱۹۳ [3] مجمع الانہر جزدوم: ۵۰۴

marfat.com
Marfat.com

علاوہ ازیں آیہ کریمہ **ھوالحی القیوم** میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو قیوم فرمایا ہے جبکہ اَمْوَالُكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ قِیَامًا [1] میں اللہ تعالیٰ نے اموال کو انسانوں کا ذریعہ قیام بنایا ہے اور ارشاد نبوی ﷺ اَلْاَبْدَالُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلَاثُوْنَ بِهِمْ تَقُوْمُ الْاَرْضُ وَبِهِمْ تُمْطَرُوْنَ وَبِهِمْ تُنْصَرُوْنَ [2] میں ابدالوں کو زمین کا ذریعہ قیام بتایا ہے۔

اگر اموال و ابدال بعطائے الٰہی اور باذن اللہ ذریعہ قیام (یعنی قیوم) بن سکتے ہیں اور اس سے کسی قسم کا کوئی کفر لازم نہیں آتا تو حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ بھی باذن اللہ قیوم ہو سکتے ہیں جس سے کوئی کفر لازم نہیں آتا۔ البتہ قیومِ حقیقی، واجب الوجود، قدیم و خالق اور قیومِ مجازی، ممکن الوجود، حادث اور مخلوق کا باہمی امتیاز ہر باشعور مسلمان ضرور ملحوظ رکھتا ہے۔ چونکہ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قیومیت سے مراد خلافت و وزارت ہے بنابریں غلط فہمیوں کا غبار خود بخود چھٹ جاتا ہے اور شرک کا امکان و احتمال ختم ہو جاتا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ قیومیت کے متعلق ارقام پذیر ہیں:

ملک العلماء، بحر العلوم علامہ عبدالعلی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ وَحْدَةُ الْوُجُوْد میں انسانِ کامل کے متعلق لکھتے ہیں: ''انسانِ کامل اللہ کے تمام اسماء و صفات کا مظہر ہے۔ اللہ نے اس کو اپنا خلیفہ بنایا ہے تاکہ وہ اپنے باطن کی مدد سے کائناتِ عالم کو باقی رکھے اور کائنات میں سے ہر ایک کو اس کے لائق کمال اور نقصان عطا کرے۔ اس بیان سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ کائنات کو بقا دینے والا انسانِ کامل ہے۔ ایسا خیال کرنا کفر ہے۔ دینے والا اور باقی رکھنے والا اللہ ہی ہے، انسانِ کامل صرف وسیلہ بنا ہے۔

---

[1] النساء ۴:۵ [2] جمع الجوامع، رقم الحدیث: ۱۹۔ کنز العمال، رقم الحدیث: ۳۴۵۹۳ قال المصنف وسندہ صحیح

marfat.com
Marfat.com

تمام خلائق میں انسانِ اکمل اور اللہ کے خلیفۂ اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ دنیا میں آپ کی آمد سے پہلے انبیاء اور رسل آپ کے نائب اور اللہ کے خلیفہ تھے۔ آپ کی وفات کے بعد قطب الاقطاب آپ کا نائب اور اللہ کا خلیفہ اور اللہ کی مُہر ہے"۔

انسانِ کامل اور قطب الاقطاب کے متعلق جو کچھ شیخ اکبر نے کہا ہے حضرت مجدد نے بھی وہی کہا ہے اس سلسلہ میں آپ کے دفتر دوم کا مکتوب گیارہ اور دفتر سوم کا مکتوب اسی (۸۰) ملاحظہ کیا جائے۔ فرق صرف نام کا ہے۔ شیخ اکبر جس فردِ اکمل کو قطب الاقطاب کہتے ہیں حضرت مجدد اسی کو قیوم کہتے ہیں۔ اس بات پر دونوں حضرات کا اتفاق ہے کہ وہ فردِ اکمل اللہ کے تمام اسماء وصفات کا مظہر ہے۔ چونکہ قیوم بھی اللہ کی ایک صفت ہے اور وہ فردِ اکمل اس صفت کا بھی مظہر ہے لہٰذا وہی صفت اس کے منصب کا نام ہونا چاہئے۔ اَلْقَيُّوْمُ مُدَبِّرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَكُلُّ شَيْءٍ قَائِمٌ بِاَمْرِهٖ قیوم آسمانوں اور زمین کا مدبر ہے اور ہر شے کا قیام اس کے امر سے۔

حضرت مجدد کے تجویز کردہ نام پر بعض لوگ لاحول واستغفار پڑھتے ہیں ان کے نزدیک یہ تسمیہ سوءادب کو متضمن ہے۔ کوئی ان سے پوچھے کہ سننے والے کو سمیع..... دیکھنے والے کو بصیر..... علم والے کو علیم..... حکمت والے کو حکیم کہتے ہو تو بے ادبی کا احساس کیوں نہیں ہوتا اور قیوم میں یہ احساس کیوں ہوا کیا شریعت میں اس نام کی تخصیص آئی ہے۔

چو بشنوی سخنِ اہل دل مگو کہ خطا ست
سخن شناس نہ ئی دلبرا خطا ایں جا است

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے پوتے شاہ اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب عبقات میں لکھا ہے:

marfat.com
Marfat.com

اِتَّفَقَ اَهْلُ الْكَشْفِ وَ الْوِجْدَانِ وَ اَرْبَابُ الشُّهُوْدِ وَ الْعِرْفَانِ مُؤَيَّدِيْنَ بِالْبَرَاهِيْنِ الْعَقْلِيَّةِ وَ الْاِشَارَاتِ النَّقْلِيَّةِ عَلٰى اَنَّ الْقَيُّوْمَ لِلْكَثْرَاتِ الْكَوْنِيَّةِ وَاحِدٌ شَخْصِيٌّ

ترجمہ: اصحابِ کشف و وجدان اور خداوندانِ شہود و عرفان جو کہ عقلی دلائل اور نقلی اشارات سے مؤید ہیں اس بات پر متفق ہیں کہ کائنات کی کثرت کا قیوم (قائم اور باقی رکھنے کا ذریعہ) ایک شخص ہے۔

جو بات شیخ اکبر اور حضرت مجدد نے کہی ہے تمام مشائخ نے کہی ہے۔ اگر فرق ہے تو صرف نام میں ہے کسی نے غوث کا نام رکھا..... کسی نے قطب الاقطاب کا..... کسی نے قطب مدار کا..... کوئی مشکل کشا کہتا ہے..... کوئی کرتا دھرتا..... کوئی قیوم۔ حضرت سیدنا عبدالقادر غوث کہلائے..... حضرت شاہ نقشبند مشکل کشا..... حضرت مجدد قیوم..... منصب ایک ہے نام مختلف۔

انسانِ کامل میں بھی تفاوتِ درجات ہے جیسا کہ حضرات انبیاء میں ہے۔ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۔ یہ سب رسول، بڑائی دی ہم نے ان میں سے ایک کو ایک سے۔

یہ منصب جلیل قیومیت کے نام سے سب سے پہلے حضرت مجدد کو ملا۔ اب قیامت تک جو بھی قیوم ہوگا آپ کے ظِل سے خارج نہ ہوگا جس طرح پر ہر فقیہ عیالِ ابوحنیفہ ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ [1]

حضرت علامہ پروفیسر محمد حسین آسی رحمۃ اللہ علیہ کا دکھ بھرا تبصرہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

ہمارے دور کے بعض لوگ جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کے مزاج سے "مشرف" ہیں اور سنی بلکہ رضوی کہلانے کے باوجود حکم تکفیر یا تفسیق میں بہت جلد باز واقع ہوئے

---

[1] حضرت مجدد اور ان کے ناقدین: ۶۵، ۶۶

marfat.com
Marfat.com

ہیں۔ کسی بھی بزرگ کی گستاخی کرنے کے بہانے تلاش کرتے رہتے ہیں اور اگر کہیں سے کیسی ہی کمزور دلیل بھی مل جائے تو ان کے لئے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بن جاتی ہے۔ اعلحضرت مجدد ملت رحمۃ اللہ علیہ نے بزرگوں کا جتنا ادب سکھایا ہے، یہ اتنی ہی بے ادبی کر کے خوش ہوتے بلکہ اپنی للّٰہیت پر وجد میں آ کر رقص کرتے ہیں۔ چنانچہ کبھی یہ ''مجدد الف ثانی'' جیسی ترکیب پر سیخ پا ہوتے ہیں اور کبھی لفظ ''قیوم'' پر۔ انہیں لاکھ سمجھاؤ کہ اعلحضرت بھی انہیں مجدد الف ثانی کہتے ہیں اور اکابر اسلام میں شمار کرتے ہیں مگر ایک نہیں سنتے۔ وقتی طور پر خاموش ہو جائیں تو بھی دل اُن کے بغض سے کالا ہی رہتا ہے۔[1]

---

[1] حضرت مجدد الف ثانی کی مجددیت و قیومیت: ۱۳۷

marfat.com
Marfat.com

مسئلہ نیت

اور

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی مدظلہ العزیز

ماخوذ

البینات شرح مکتوبات جلد چہارم

جولائی ۲۰۱۰ء

marfat.com
Marfat.com

حضرت امام ربانی قدس سرہٗ العزیز حقائق الٰہیہ سے متحقق اور کمالاتِ نبوت سے متصف ہونے کی بناء پر علمائے راسخین اور عرفائے کاملین کے سرخیل ہیں۔آپ کی مجددانہ تحقیقات، انفرادی شان اور عارفانہ تخلیقات، امتیازی مقام رکھتی ہیں۔مقام مشاہدہ وامامت اور مرتبہ یقین ومجددیت پر فائز المرام ہونے کی بدولت آپ پر حقائق شریعت اور اسرار نیت آشکارا ہوئے۔مسئلہ نیت پر آپ نے اپنی مجددانہ تحقیق یوں بیان فرمائی۔

علماء در نیت نماز مستحسن داشتہ اند کہ با وجود ارادۂ قلب بزبان نیز باید گفت و حال آنکہ ازان سرور علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و السلام ثابت نشدہ است نہ بروایت صحیح و نہ بروایت ضعیف و نہ از اصحاب کرام و تابعین عظام کہ بزبان نیت کردہ باشند بلکہ چون اقامت می گفتند تکبیر تحریمہ میفرمودند پس نیت بزبان بدعت باشد واین بدعت را حسنہ گفتہ اند واین فقیر میداند کہ این بدعت چہ جائے رفع سنت کہ رفع فرض می نماید چہ در

marfat.com
Marfat.com

تجویز آن اکثر مردم بزبان اکتفا می نمایند و از غفلت قلبی باک ندارند پس درین ضمن فرضی از فرائض نماز کہ نیت قلبی باشد متروک میگردد و بفسادِ نماز میرساند[1]

ترجمہ: بعض علماء نے نماز کی نیت میں مستحسن جانا ہے کہ باوجود قلب کے ارادہ کے زبان سے بھی نیت کہنی چاہئے حالانکہ آنحضرت ﷺ سے کسی صحیح حدیث یا ضعیف روایت سے ثابت نہیں ہوا اور نہ ہی اصحاب کرام و تابعین عظام سے، کہ انہوں نے زبان سے نیت کی ہو، بلکہ جب اقامت ہوتی تھی تو وہ ساتھ ہی تکبیر تحریمہ کہتے تھے۔ لہٰذا زبان سے نیت کرنا بدعت ہے اور اس بدعت کو حسنہ کہا گیا ہے حالانکہ یہ فقیر جانتا ہے کہ یہ بدعت رفع سنت تو بجائے خود رہا یہ تو فرض کو بھی رفع کرتی ہے کیونکہ اس تجویز میں اکثر لوگ زبانی نیت پر ہی اکتفا کرتے ہیں اور دل کی غفلت پر کچھ نہیں ڈرتے کہ اس ضمن میں نماز کے فرضوں میں سے ایک فرض جو نیت قلبی ہے متروک ہوجاتا ہے اور نماز کے فاسد ہونے تک پہنچا دیتا ہے۔

سطور بالا میں حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائے نماز میں تکبیر تحریمہ سے قبل زبان کے ساتھ نیت کرنے کو بدعت قرار دیا ہے کیونکہ اس سے رفع فرض لازم آتا ہے جو فسادِ نماز کا باعث ہے۔ آپ کے اس موقف کی تائید علمائے اعلام اور فقہائے کرام کی درج ذیل تحقیقات سے بھی ہوتی ہے۔

نیت کا شرعی معنی

لغتِ عرب میں نیت کا معنی قصد کرنا ہے جیسا کہ قاموس میں ہے نَوَی الشَّیْئَ اس نے کسی چیز کا قصد کیا۔

---

[1] دفتر اول مکتوب: ۱۸۶

marfat.com
Marfat.com

محدث کبیر حضرت ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نیت کی شرعی تعریف کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

تَوَجُّهُ الْقَلْبِ نَحْوَ الْفِعْلِ اِبْتِغَاءً لِوَجْهِ اللهِ وَالْقَصْدُ بِهَا تَمْيِيْزُ الْعِبَادَةِ عَنِ الْعَادَةِ [1] یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کسی فعل کی طرف قلب کا متوجہ کرنا نیت کہلاتا ہے تا کہ عبادت، عادت سے متمیز ہو جائے۔

نیت کی تعریف یوں بھی کی گئی ہے:

فَاَمَّا مَعْنَى النِّيَّةِ فَهِيَ عَزْمُ الْقَلْبِ عَلٰى فِعْلِ الْعِبَادَةِ تَقَرُّبًا اِلَى اللهِ وَحْدَهٗ [2] یعنی نیت کا معنی اللہ وحدہٗ کا قرب حاصل کرنے کی خاطر ادائے عبادت کیلئے قلب کا عزم کرنا ہے۔

حکم نیت کے متعلق اختلافِ فقہاء

اِنَّ النِّيَّةَ لَازِمَةٌ فِي الصَّلٰوةِ فَلَوْ تُرِكَتْ بَطَلَتِ الصَّلٰوةُ بِاِتِّفَاقِ الْمَذَاهِبِ اِنَّ الْمَالِكِيَّةَ وَالشَّافِعِيَّةَ اِتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ النِّيَّةَ رُكْنٌ مِّنْ اَرْكَانِ الصَّلٰوةِ فَلَوْ لَمْ يَنْوِ الصَّلٰوةَ فَاِنَّهٗ لَا يُقَالُ لَهٗ قَدْ صَلّٰى اَصْلاً وَالْحَنَفِيَّةُ وَالْحَنَابِلَةُ اِتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهَا شَرْطٌ بِمَعْنٰى اَنَّهٗ اِنْ لَمْ يَأْتِ بِهَا فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ قَدْ صَلّٰى صَلَاةً بَاطِلَةً وَبِذَالِكَ تُعْلَمُ اَنَّ النِّيَّةَ بِالْمَعْنَى الْمُتَقَدِّمِ فَرْضٌ اَوْ شَرْطٌ لَا بُدَّ مِنْهُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ [3]

یعنی بے شک نیت نماز میں لازم ہے۔ اگر نیت چھوڑ دی گئی تو تمام مذاہب کے نزدیک نماز باطل ہو جائے گی..... حضرات مالکیہ اور شافعیہ رحمۃ اللہ علیہم اس امر پر متفق ہیں کہ نیت ارکان نماز میں سے ایک رکن ہے۔ پس اگر کسی نے نماز کی نیت نہیں

---

[1] مرقاۃ المفاتیح جزاول: ۹۸ [2] الفقہ علی المذاہب الاربعہ: ۲۰۹

[3] الفقہ علی المذاہب الاربعہ مطبوعہ مصر: ۲۱۰

marfat.com
Marfat.com

کی تو اس کی نماز ہرگز نہیں ہوگی۔ جبکہ فقہائے حنفیہ وحنابلہ کا یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ نیت نماز کیلئے شرط ہے بایں معنی کہ اگر شرط مفقود ہوئی تو نماز باطل ہوجائے گی۔ اس سے یہ حقیقت عیاں ہوئی کہ نیت سابقہ معنی کے اعتبار سے فرض ہو یا شرط بہر حال یہ نماز کیلئے ضروری ہے۔

لسانی نیت سنت سے ثابت نہیں

فقہائے احناف کے نزدیک نیت شرائط نماز میں سے ہے جو قلب کا فعل ہے۔ اس لئے تکبیر تحریمہ سے پہلے لسانی نیت کرنے سے شرط مفقود ہوجاتی ہے جو مشروط (نماز) کے فاقد و فاسد ہونے کا باعث ہوتی ہے۔ چونکہ لسانی نیت حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت نہیں ہے اور نہ ہی تابعین عظام اور فقہائے اربعہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اقوال سے ثابت ہے اس لئے یہ بدعت ہے:

امت کے دیگر فقہائے کرام اور علمائے اعلام کے فرمودات بھی حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے مؤقف کی تائید کرتے ہیں ملاحظہ ہوں۔

❁.....حضرت امام ابن ہمام ارقام پذیر ہیں:

قَالَ بَعْضُ الْحُفَّاظِ لَمْ يَثْبُتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَرِيْقٍ صَحِيْحٍ وَلَا ضَعِيْفٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ اُصَلِّيْ كَذَا وَلَا عَنْ اَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ بَلِ الْمَنْقُوْلُ اَنَّهٗ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَهٰذِهٖ بِدْعَةٌ [1]

یعنی بعض حفاظ حدیث نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے صحیح یا ضعیف، کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ آپ ﷺ نماز شروع کرتے وقت یہ الفاظ فرماتے ہوں

---

[1] فتح القدیر مع الکفایہ جلد اول: ۲۳۲ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

marfat.com
Marfat.com

اُنَوِّیْ (کہ میں فلاں نماز ادا کرنے لگا ہوں) اور نہ ہی کسی صحابی یا تابعی (رضی اللہ عنہم) سے زبان کے ساتھ نیت کرنا ثابت ہے بلکہ احادیث مبارکہ میں یہی منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ادائے نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو صرف تکبیر تحریمہ کہتے تھے۔ اس لئے زبان کے ساتھ نیت کرنا بدعت ہے۔

❁ ..... حضرت علامہ احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ ارقام پذیر ہیں:

لَمْ یَنْقُلْ اَحَدٌ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَلَفَّظَ بِالنِّیَّۃِ وَلَا عَلَّمَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِہِ التَّلَفُّظَ بِھَا وَلَا اَقَرَّہٗ عَلٰی ذَالِكَ بَلِ الْمَنْقُوْلُ عَنْہُ فِی السُّنَنِ اَنَّہٗ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ وَتَحْرِیْمُھَا التَّکْبِیْرُ وَتَحْلِیْلُھَا التَّسْلِیْمُ [1]

یعنی نبی اکرم ﷺ کا زبان کے ساتھ لفظاً نیت کرنا منقول نہیں اور نہ ہی آپ نے صحابہ کرام میں سے کسی کو تلفظ بالنیۃ کی تعلیم دی اور نہ ہی آپ نے اس کی تلقین فرمائی۔ بلکہ کتب سنن میں آپ کا ارشاد گرامی منقول ہے کہ نماز کی کلید طہارت ہے، اس کی تحریم تکبیر تحریمہ ہے اور اس کی تحلیل، تسلیم ہے۔

❁ ..... صاحب کبیری تحریر فرماتے ہیں:

وَفِی الْکِفَایَۃِ عَنْ شَرْحِ الطَّحَاوِیْ اَلْاَفْضَلُ اَنْ یَّشْتَغِلَ قَلْبُہٗ بِالنِّیَّۃِ وَلِسَانُہٗ بِالذِّکْرِ یَعْنِیْ التَّکْبِیْرِ وَیَدُہٗ بِالرَّفْعِ [2] یعنی کفایہ میں شرح طحاوی کے حوالہ سے نقل ہے افضل یہ ہے کہ نمازی کا قلب نیت میں، زبان ذکر یعنی تکبیر تحریمہ میں اور ہاتھ اٹھنے میں مشغول ہوں۔

❁ ..... حضرت حافظ ابن قیم رقمطراز ہیں:

کَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَمْ یَقُلْ شَیْئًا قَبْلَھَا وَلَا تَلَفَّظَ

---

[1] المواہب اللدنیہ جلد چہارم: ۷۲ [2] کبیری شرح منیہ: ۲۹۶، فتح القدیر مع الکفایہ: ۲۳۲

marfat.com
Marfat.com

بِالنِّيَةِ اَلْبَتَّةَ وَلَا قَالَ اُصَلِّیْ لِلّٰهِ صَلٰوةً كَذَا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ اِمَامًا اَوْ مَأْمُوْمًا وَلَا قَالَ اَدَاءً وَلَا قَضَاءً وَلَا فَرْضَ الْوَقْتِ وَهٰذِهٖ عَشَرُ بِدَعٍ لَمْ يَنْقُلْ عَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَحَدٌ قَطُّ بِاَسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَلَا ضَعِيْفٍ وَلَا مُسْنَدٍ وَلَا مُرْسَلٍ لَفْظَةً وَاحِدَةً مِّنْهَا اَلْبَتَّةَ بَلْ وَلَا عَنْ اَحَدٍ مِّنَ اَصْحَابِهٖ وَلَا اِسْتَحْسَنَهٗ اَحَدٌ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَلَا الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ وَاِنَّمَا غَرَّ بَعْضَ الْمُتَاَخِّرِيْنَ قَوْلَ الشَّافِعِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی الصَّلٰوةِ اِنَّهَا لَيْسَتْ كَالصِّيَامِ لَا يَدْخُلُ فِيْهَا اَحَدٌ اِلَّا بِذِكْرٍ فَظَنَّ اَنَّ الذِّكْرَ تَلَفُّظُ الْمُصَلِّیْ بِالنِّيَّةِ وَاَنَّ مُرَادَ الشَّافِعِيِّ بِالذِّكْرِ تَكْبِيْرَةُ الْاِحْرَامِ لَيْسَ اِلَّا وَكَيْفَ يَسْتَحِبُّ الشَّافِعِيُّ اَمْرًا لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ وَلَا اَحَدٌ مِنْ خُلَفَائِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَهٰذَا هَدْيُهُمْ وَسِيْرَتُهُمْ فَاِنْ اَوْجَدَنَا اَحَدٌ حَرْفًا وَاحِدًا عَنْهُمْ فِیْ ذَالِكَ قَبِلْنَاهُ ..... وَلَا سُنَّةً اِلَّا مَا تَلَقَّوْهُ عَنْ صَاحِبِ الشَّرْعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [1]

یعنی حضور اکرم ﷺ جب ادائے نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع فرما دیتے اور اس سے قبل کچھ نہ کہتے اور نہ زبان کے ساتھ نیت فرماتے اور نہ یوں کہتے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے فلاں نماز پڑھنے لگا ہوں میرا رخ بجانب قبلہ چار رکعات بحیثیت امام یا مقتدی اور نہ ہی آپ ﷺ ادا یا قضا اور وقت فرض کے الفاظ فرماتے۔

اس طرح تکبیر تحریمہ سے پہلے ان الفاظ کے ساتھ نیت کرنے والا نمازی دس بدعتوں کا مرتکب ہوتا ہے کیونکہ آپ ﷺ سے ان الفاظ میں سے کوئی لفظ سند صحیح یا

[1] زاد المعاد فی ہدی خیر العباد جلد اول: ۱۹۴

marfat.com
Marfat.com

ضعیف یا مسند اور مرسل کے ساتھ کسی نے قطعاً نقل نہیں کیا بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی صحابی سے بھی منقول نہیں ہے اور نہ ہی تابعین کرام اور ائمہ اربعہ میں سے کسی نے اسے مستحب کہا ہے۔

البتہ بعض متاخرین کو حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کے اس قول سے مغالطہ ہوا کہ نماز روزوں کی طرح نہیں ہے کہ جس میں کوئی نمازی ذکر کے بغیر داخل نہیں ہوتا۔ پس ان متاخرین فقہاء کو لفظ ذکر سے نمازی کا زبان کے ساتھ نیت کرنے کا گمان ہوا ہے حالانکہ ذکر سے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی مراد تکبیر تحریمہ کے سوا کچھ بھی نہیں اور امام شافعی کسی ایسے کام کو کیسے مستحب قرار دے سکتے ہیں جسے رسول اللہ ﷺ نے کسی ایک نماز میں بھی نہیں کیا اور نہ ہی آپ کے خلفائے عظام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے کیا ہے اور یہی ان کا راستہ اور سیرت ہے۔ اگر ہم ان سے ایک حرف بھی کتب احادیث میں پاتے تو اسے بسر و چشم قبول کرتے۔

❁.....حضرت ملا علی قاری احراری کے نزدیک بھی تَلَفُّظٌ بِالنِّیَّۃِ کرنے والا بدعتی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

لَایَجُوْزُ التَّلَفُّظُ بِالنِّیَّۃِ فَاِنَّہٗ بِدْعَۃٌ وَالْمُتَابَعَۃُ کَمَا تَکُوْنُ فِی الْفِعْلِ تَکُوْنُ فِی التَّرْکِ اَیْضًا فَمَنْ وَاظَبَ عَلٰی فِعْلٍ لَمْ یَفْعَلْہُ الشَّارِعُ فَھُوَ مُبْتَدِعٌ[1] یعنی زبان کے ساتھ نیت کرنا جائز نہیں بلکہ یہ بدعت ہے۔ متابعت جیسے کسبِ فعل میں ہوتی ہے ایسے ہی ترکِ فعل میں بھی ہوتی ہے لہٰذا جس شخص نے ایسے فعل پر مواظبت کی جسے حضرت شارع ﷺ نے نہیں کیا وہ بدعتی ہے۔

واضح رہے کہ نیت قلب کا فعل ہے اور نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ ... الخ کے الفاظ دعا ہیں جو حضور اکرم ﷺ نے ابتدائے احرام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھائے۔

---

[1] مرقاۃ المفاتیح: ۳۴

marfat.com
Marfat.com

چنانچہ علامہ احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

وَلَقَدْ عَلَيْهِ الصَّلٰوۃ والسلام اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِيْنَ اَلْفَ صَلٰوۃٍ فَلَمْ يُنْقَلْ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ نَوَيْتُ اُصَلِّيْ صَلَاۃً كَذَا وَكَذَا وَتَرْكُهٗ سُنَّةٌ كَمَا اَنَّ فِعْلَهٗ سُنَّةٌ [1]

یعنی حضور اکرم ﷺ نے اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں تیس ہزار سے زائد نمازیں ادا فرمائیں مگر آپ سے کہیں بھی یہ منقول نہیں کہ آپ نے بایں الفاظ زبان کے ساتھ نیت فرمائی ہو اُنَوِّیْ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اور آپ ﷺ کا کسی فعل کو ترک کرنا بھی سنت ہے جیسا کہ آپ کا کسی فعل کو کرنا سنت ہے۔

❁..... یہ امر ذہن نشین رہے کہ لسانی نیت چونکہ نبی اکرم ﷺ، صحابہ و تابعین کرام اور آئمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے اس لئے یہ سنت نبوی ﷺ نہیں بلکہ بعض مشائخ کی سنت ہے جو لائق اعتبار نہیں۔ چنانچہ حضرت امام حسن بن عمار حنفی ارقام پذیر ہیں:

فَمَنْ قَالَ مِنْ مَّشَائِخِنَا اَنَّ التَّلَفُّظَ بِالنِّيَّةِ سُنَّةٌ لَمْ يَرِدْ بِهٖ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ سُنَّةُ بَعْضِ الْمَشَائِخِ [2]

اسی طرح حضرت ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں:

وَالنِّيَّةُ بِالْقَلْبِ لِاَنَّهٗ عَمَلُهٗ وَالتَّكَلُّمُ لَا مُعْتَبَرَ بِهٖ [3]

حقیقتِ نیت

[1] مرقاۃ المفاتیح جلد اول: ۳۷، المواہب اللدنیہ جلد چہارم: ۷۳ [2] مراقی الفلاح: ۸۳

[3] مرقات: ۳۶

marfat.com
Marfat.com

فرماتے ہیں:

اے عزیز حقیقت صلوٰۃ شنیدی اکنوں سرِ نیت بشنو اہل ظاہر چہ دانند کہ چہ نیت باشد و نیت برائے صلوٰۃ شرط است نماز وقتی درست باشد کہ نیت درست شود کَمَاقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَلاَعْمَالُ بَالنِّیَّاتِ وعبداللہ سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ می گوید النیۃ النور ومحمد بن جعفر مکی رحمۃ اللہ علیہ می گوید در حروفات نیت فرمودہ نیت آنست کہ آن حرف النون اشارۃ الی النور وحرف الیاءاشارۃ الی ید اللہ وحرف التاء اشارۃ الی ھدایت اللہ فان النیۃ نسیم الروح وریحان وجنت نعیم پس ہمہ علما موقوف بہ نیت است ونیت از عالم کسب نباشد اما از عالم عطاء وخلعت الٰہی باشد ازین جا بود کہ بشر حافی بر جنازہ حسن بصری نماز نگذارد وگفت نیت را نیافتم ایں چنیں نیت در نماز باید [1]

یعنی اے عزیز! حقیقت نماز کے متعلق تو سماعت کرلیا اب نیت کا راز سنیے۔ اہل ظاہر کو کیا معلوم کہ نیت کیا ہے۔ نیت نماز کے لئے شرط ہے، نماز تب ہی درست ہوگی جب نیت درست ہوگی جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ حضرت عبداللہ سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نیت ایک نور ہے اور شیخ محمد بن جعفر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لفظ نیت تین حروف کا مجموعہ ہے اس کا حرف نون نور کی طرف اشارہ ہے، حرف یاء یدُاللہ کی طرف اشارہ ہے اور حرف تاء ہدایتُ اللہ کی طرف اشارہ ہے۔ پس نیت خوشبوئے روح، پھول اور جنت نعیم ہے اس لئے تمام اعمال نیت پر ہی

---

[1] نوادرالمعارف:۵۶ قلمی

marfat.com
Marfat.com

موقوف ہیں اور نیت عالم کسب سے نہیں بلکہ یہ عطائے ربانی اور خلعت الٰہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت شیخ بشر حافی، حضرت خواجہ حسن بصری (رحمۃ اللہ علیہما) کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہوئے تو استفسار پر فرمایا کہ مجھے حضورِ نیت میسر نہ تھا۔ اس طرح کی نیت نماز میں ہونی چاہئے۔ (من شاء التفصیلات فلیراجع الیٰ مذاق العارفین المجلد الرابع)

قدوۃ الکاملین حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ارقام پذیر ہیں:

ایک روز امام اہلسنت حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نماز شام کے وقت شجاع طریقت حضرت خواجہ حبیب عجمی رضی اللہ عنہ کے حجرہ عبادت کے پاس سے گذرے وہ تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز میں مشغول ہو گئے۔ خواجہ حسن اندر تشریف لائے مگر ان کے پیچھے کھڑے نہ ہوئے کیونکہ وہ عجمی ہونے کی وجہ سے عربی تلفظ صحیح ادا نہیں کر سکتے تھے۔ خواجہ حسن کو خواب میں دیدار الٰہی نصیب ہوا اور عرض کیا بار خدایا رضائے تو اندر چہ چیز است گفت یا حسن رضائے ما یافتہ بودی قدرش ندانستی گفت بار خدایا آں چہ بود گفت تو اگر دوش از پسِ حبیب نماز می کردی و صحت نیت دی ترا از انکار عبادتش باز نداشتی من از تو راضی شدم [1]

یعنی خدایا تیری رضا کس چیز میں ہے؟ فرمایا اے حسن! تجھے میری رضا کا مرتبہ ملا مگر تو نے اس کی قدر نہیں جانی۔ عرض گذار ہوئے خدایا وہ کیا چیز تھی؟ ارشاد فرمایا اگر تو کل حبیب کے پیچھے نماز ادا کر لیتا تو اس کی صحتِ نیت تجھے حقیقتِ عبادت سے آشنا کر دیتی اور میں تجھ سے راضی ہو جاتا۔

❁... یہ امر بھی مستحضر رہے کہ حقیقت نیت چونکہ عالم کسب سے نہ ہونے کی بناء پر غیر اختیاری ہے اس لئے اگر سالکین طریقت بعض اعمال صالحہ میں یوں نیت کر لیں کہ جو

---

[1] کشف المحجوب فارسی: ۹۴

marfat.com
Marfat.com

نیت ہمارے شیخ مکرم کی ہے وہی نیت ہماری ہے تو اس طرح شیخ کے صدق نیت کی بدولت مریدین کے اعمال بھی شرف قبولیت پا جائیں گے جیسا کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ اور حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے عمل سے ثابت ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ کو مخاطب ہو کر فرمایا بِمَا اَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ [1] یعنی اے علی! احرام باندھتے وقت کیا نیت کی تھی انہوں نے عرض کیا جو نیت میرے نبی مکرم نے کی ہے وہی میری نیت ہے۔

یونہی آپ ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو فرمایا: بِمَا اَهْلَلْتَ فَقُلْتُ اَهْلَلْتُ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [2] یعنی اے ابوموسیٰ! کس نیت سے احرام باندھا ہے انہوں نے عرض کیا میں نے اسی نیت سے احرام باندھا ہے جس نیت سے میرے نبی اکرم ﷺ نے باندھا ہے۔

---

[1] صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۱۵۵۷ [2] صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۱۵۵۹

marfat.com
Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

کے دفاع میں لکھی جانے والی کتابیں

محمد اقبال مجددی

ماخوذ

نور اسلام (شرقپور) حضرت مجدد الف ثانی نمبر جلد دوم

جنوری۔فروری ۱۹۸۸ء

marfat.com
Marfat.com

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (۹۷۱۔۱۰۳۴ھ/ ۱۵۶۳۔۱۶۲۴ء)

کے خیالات ونظریات کو جس قدر اور جس کثرت سے تسلیم کیا گیا ہے۔ پاکستان وہند کی کسی شخصیت سے اس کا تقابل بے سود ہوگا۔

عالم اسلام اور یورپ میں آپ کے نظریات پر نقد ونظر کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ بہت سے فقہی واجتہادی مسائل میں علمائے عرب وعجم نے آپ کی تائید کی ہے۔

مسائل تصوف کا بھی یہی معاملہ ہے، خصوصاً آپ کے نظریہ وحدت الشہود کو صوفیہ نے اپنی تحریر وتقریر میں خوب جگہ دی ہے۔ پاک وہند میں وحدت الوجود اور وحدت الشہود پر بکثرت رسائل لکھے گئے ہیں۔ تقریباً ہر رسالہ میں آپ کے ساتھ اتفاق یا اختلاف کیا گیا ہے۔

اگر اختلافِ رائے کا معاملہ محض علمی ہوتا تو یہ الگ بات تھی، بہت سے مخالفین نے آپ کے معاصر اور پیر بھائی حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ''رسالہ اعتراضات بر حضرت مجدد'' کو آڑ بنا کر ایسے ایسے پہاڑ کھڑے کئے ہیں کہ ان دونوں معاصر شخصیتوں کو متحارب گروہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ حالانکہ یہ اختلافات محض کشفی نوعیت کے اور وقتی تھے۔ یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ بعد میں رجوع کر لیا گیا تھا۔

marfat.com
Marfat.com

۱۹۷۰ء کے اوائل میں ہمیں اپنی تالیف ''احوال وآثار عبداللہ خویشگی'' کی ترتیب کے دوران حضرت مجدد کے خلاف لکھے گئے رسائل کا جائزہ لینے کا موقع ملا تھا۔ اوراس وقت کی معلومات کے مطابق ہم نے اس نوعیت کے مواد کی ایک مختصر فہرست بھی اس کتاب میں شامل کردی تھی۔

اگر دستیاب شدہ اس سارے مواد کا بغور مطالعہ کیا جائے جو حضرت امام ربانی قدس سرہٗ کے خلاف مدوّن ہوا تھا، تو مفصلہ ذیل نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

۱..... اکثر مخالفین کی ایسی قوتیں پشت پناہی کررہی تھیں جو حسد وبغض زدہ لوگوں پر مشتمل تھیں۔

۲..... عرب میں باقاعدہ حضرت مجدد الف ثانی کے خلاف مہم چلا کر مخالفت کی گئی اور آپ کی تحریرات میں تحریف کرکے علمائے عرب کے لئے ان کا عربی میں ترجمہ کیا گیا۔

۳..... علمائے عرب کے اس موضوع پر بعض رسائل کے عربی سے فارسی میں اضافی ترجمے کرکے ہندوستان میں شائع کیے گئے۔

۴..... پاک وہند کے صرف صوفیہ خام ہی معاندین کے ساتھ تھے، راسخ العقیدہ صوفیہ نے آپ کی تائید میں کمر ہمت باندھے رکھی جس میں وہ خدا کے فضل سے کامیاب ہوئے۔

۵..... چونکہ حضرت مجدد قدس سرہٗ کی تحریک احیائے دین، تصوفِ اسلامی کی بدعات سے تطہیر اور اعلائے کلمۃ الحق کی تحریک تھی، اس لئے آپ کی مخالفت میں کبھی پس پردہ اور کبھی علانیہ سیاسی ہاتھ بھی کام کرتے رہے۔

۶..... داراشکوہ کے مقابلہ میں اورنگ زیب عالمگیر کی کامیابی دراصل حضرت مجدد کے احیائے دین کے مشن کی کامیابی تھی، اس لئے اورنگ زیب کے عہد میں ہم نے ترتیب زمانی کے اعتبار سے ۹۴ ذکر کیا ہے اور ردمخالفین

marfat.com
Marfat.com

میں جن رسائل کا تعارف کروایا ہے۔ دراصل وہ بھی اس جنگ تخت نشینی جو کہ حق و باطل کے درمیان ایک معرکہ تھا، میں شکست خوردہ گروپ کی وہ انتہائی پشیمانی اس وقتی مخالفت کے روپ میں ظاہر ہوئی تھی۔ مقاماتِ تصوف، خصوصاً نظریہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود میں آپ کے خیالات کے ردوقبول کا مستقل سلسلہ جاری ہے۔ اس موضوع پر صرف پاک و ہند میں اتنے رسائل لکھے گئے ہیں کہ ان کا احاطہ اس مختصر مقالہ میں ممکن نہیں ہے اس لئے انہیں اس فہرست میں جگہ نہیں دی گئی۔

اسی طرح حضرات القدس (تالیف ۱۰۵۳ھ/ ۱۶۴۳ء) سے لے کر آج تک حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے تمام مخلص سوانح نگاروں نے اپنی تالیفات میں مستقل ابواب کے تحت معترضین کے جواب دیے ہیں چونکہ یہ بھی تعداد میں سینکڑوں سے متجاوز ہیں اس لئے اس مضمون میں ان کا اندراج نہیں کیا گیا۔

اگر آپ کی تردید میں لکھے گئے رسائل کا جائزہ لیا جائے تو ان میں نہ صرف دلائل کی کمی ہے بلکہ وہ تعداد میں بھی کسی طرح اس تائیدی کتب کی فہرست سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ ہم نے پیش نظر فہرست میں جتنے رسائل کا تعارف کروایا ہے ان میں سے اکثر کے مولفین کے حالات اور علمی کمالات معتبر کتب رجال و سیر میں ملتے ہیں، گویا معاشرے میں ان کی علمی حیثیت مسلمہ تھی جبکہ اکثر معترضین کا صرف نام ہی ملتا ہے ان کے حالات تو درکنار، نشان تک کا پتہ نہیں جو آپ کی قطعی نصرت کی واضح دلیل ہے۔

عصرِ حاضر کے بعض سائنٹیفک سٹڈیز کے دعویداروں نے معلوم نہیں یہ مفروضہ کیسے تراش لیا کہ ''حضرت مجدد'' مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی اقلیت کے ایک تنگ نظر نمائندے تھے''۔ اس دور میں نام نہاد مسلمانوں کا ایک گروہ شب و روز راسخ العقیدہ مسلمانوں کی تحریکوں کے خلاف زہر اگلنے اور اسے یورپین زبانوں میں منتقل کرنے میں مصروف ہے اس جماعت کا دوسرا مفروضہ ہے کہ:

marfat.com
Marfat.com

''حضرت مجدد علماء کی حمایت حاصل کرنے میں ناکام رہے''

یقیناً اس آخری مفروضہ کے جواب میں جہاں وزنی دلائل مہیا کیے جاسکتے ہیں وہاں مسلم علماء کے ان تائیدی ودفاعی رسائل کی یہ فہرست بھی فخر کے ساتھ پیش کی جاسکتی ہے۔

چونکہ اس موضوع پر یہ پہلی کوشش ہے اس لئے اس فہرست کے مکمل ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جاسکتا۔ امید ہے کہ محققین اس فہرست میں اضافہ کریں گے۔

اب آئندہ سطور میں ان کتب ورسائل کا مجمل تعارف ملاحظہ ہو جو حضرت مجدد قدس سرہٗ کے دفاع میں مختلف ممالک میں لکھے گئے ہیں۔ اس فہرست میں سات رسائل متبرکہ میں سے نمبر ۳، ۸، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۳۱ کو اہل علم سے پہلی مرتبہ متعارف کروانے کا ہمیں شرف حاصل ہو رہا ہے۔

یہ فہرست کتابوں کے سالِ تصنیف کے اعتبار سے بلحاظِ ترتیب زمانی بنائی گئی ہے۔ اگر کسی کتاب کا زمانہ تالیف معلوم نہیں ہوسکا تو مؤلف کا سالِ وفات پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔

(۱) ۱۰۲۲ھ/ ۱۶۱۳ء دلائل التجدید

از علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی (ف ۱۰۶۷ھ/۱۶۵۶ء)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کی مجددیت کے اثبات میں یہ رسالہ لکھا گیا تھا۔ مولانا محمد ہاشم کشمی نے علامہ عبدالحکیم اور حضرت مجدد کے مخلصانہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان حضرات کے مابین مراسلت بھی تھی۔ حضرت سیالکوٹی نے اپنے ایک مکتوب بنام حضرت مجدد میں آپ کو ''مجدد الالف الثانی'' کے لقب سے ملقب کیا ہے، حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا کشمی کو مخاطب فرماتے ہوئے خود

marfat.com
Marfat.com

اس مکتوب کا تذکرہ کیا تھا۔[1]

مولانا محمد ہاشم کشمی نے زیر بحث کتاب کا ذکر تو نہیں کیا۔ البتہ نقشبندی سلسلہ کے حضرات میں یہ بات بہت مشہور ہے کہ علامہ سیالکوٹی نے حضرت امام ربانی کی مجددیت کے اثبات میں ایک رسالہ لکھا تھا۔ حضرت وحدت سرہندی (ف ۱۱۲۶ھ) نے شواہد التجدید (سبیل الرشاد) میں اس رسالہ کا انتساب حضرت سیالکوٹی سے کرتے ہوئے اس کے اقتباسات دیئے ہیں[2]

صاحبِ روضۃ القیومیہ نے واضح الفاظ میں اس رسالہ کا نام ''دلائل التجدید'' لکھا ہے اور توضیح کی ہے کہ حضرت مجدد کے بارہویں سال تجدید میں یہ رسالہ لکھا گیا[3] یہ سال ۱۰۲۲ھ کے مساوی ہے۔

''دلائل التجدید'' کے کسی نسخہ کے وجود کا تا حال ہمیں علم نہیں ہے۔

(۲) ۱۰۲۵/۱۶۱۶ء رسالہ فی منع رفع سبابہ

از حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہما

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مکتوب میں رفع سبابہ کا بیان کرتے ہوئے اس سے منع کیا ہے[4] خود حضرات مجددیہ نے اس مسئلہ میں کئی رسائل لکھے ہیں۔[5]

حضرت مجدد کی زندگی میں آپ کے فرزند حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ نے رفع سبابہ کی

---

۱ محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات۔ مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۰۷ھ ص: ۱۷۶

۲ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو یہی مضمون شمارۂ مسلسل: ۱۷

۳ کمال الدین محمد احسان: روضۃ القیومیہ: ۱/ ۱۴۹ (از اردو ترجمہ مطبوعہ لاہور)

۴ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی مکتوبات: ۱/ ۳۱۲

۵ تفصیل کیلئے مقالہ ہذا کے اعداد مسلسل ۱۵، ۱۸، ۴۰

marfat.com
Marfat.com

نفی میں ایک رسالہ لکھا جس کا ذکر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے خود فرمایا ہے۔[1] جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مکتوبات کے دفتر اول کی تدوین (دُرالمعرفۃ ۱۰۲۵ھ) کے فوراً بعد ہی یہ رسالہ مکمل ہوگیا تھا۔

معلوم ہوتا ہے کہ علماء نے اس مسئلہ میں حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ سے اختلاف کیا تھا اسی لئے حضرات مجددیہ کو حضرت مجدد کی تائید میں فقہی رسائل لکھنا پڑے۔ یہ رسالہ بھی ہمیں دستیاب نہیں ہوسکا۔

(۳) ۱۰۶۸ھ/۱۶۵۸ء المفاضلہ بین الانسان والکعبہ (فارسی)

ازمولانا محمد امین بدخشی

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے حقیقتِ کعبہ کو حقیقتِ محمدی (ﷺ) پر فضیلت دی ہے[2]۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اجل حضرت شیخ آدم بنوڑی جب ہندوستان سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ پہنچے تو آپ نے اپنے شیخ کے اس نظریہ کا پرچار فرمایا جس پر علماء وصوفیہ حرمین اور حضرت بنوڑی کے مابین اختلاف پیدا ہوگیا۔ خصوصاً شیخ احمد قشاشی کے ساتھ اس موضوع پر خوب بحثیں ہوئیں۔[3] یہ مبحث شیخ بنوڑی کی وفات ۱۰۵۳ھ کے بعد بھی جاری رہے۔ جب ۱۰۶۸ھ میں مخدوم زادگانِ سرہند حرمین الشریفین گئے تو انہوں نے بھی اس موضوع پر رسائل لکھے، نیز حرمین میں سلسلہ مجددیہ کی اشاعت میں جو رکاوٹیں پیش آئیں ان کا بھی اس رسالہ میں مجمل سا ذکر

---

[1] امام ربانی مکتوبات: ۱/ ۳۱۲، نیز زبدۃ المقامات ص: ۳۱۰، حضرات القدس: ۲/ ۲۳۵، روضۃ القیومیہ: ۱/ ۲۸۸ [2] امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوبات: ۳/ ۱۳۴، ایضاً: مبداء ومعاد منہا نمبر: ۴۸، بدرالدین سرہندی ملا: حضرات القدس: ۲/ ۱۲۶

[3] احوال وآثار عبداللہ خویشگی ص: ۱۵۰۔ ۱۵۳ میں ہم نے تفصیل دی ہے

marfat.com
Marfat.com

ملتا ہے۔ مختلف خطی نسخوں کی بنیاد پر ہم نے اسے ایڈیٹ کیا ہے۔

اس رسالہ کے مولف حضرت شیخ آدم بنوڑی کے خلیفہ تھے اور حضرت شیخ کے حالات پر تین جلدوں میں نہایت ضخیم اور درجہ اول کی سوانح نتائج الحرمین کے نام سے لکھی ہے۔ ہم نے اس مؤلف کی بہت سی دیگر کتابوں کا سراغ لگایا ہے۔

(۴) ۱۰۷۱ھ/ ۱۶۶۰ء کشف الغطا عن اذہان الاغبیا (عربی وفارسی)

از علامہ محمد فرخ بن حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی رحمۃ اللہ علیہما

اس میں بھی حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا ہے۔ اس کے ایک فقرہ سے قیاس ہوتا ہے کہ یہ رسالہ مؤلف کے والد بزرگ حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۱۰۷۱ھ سے پہلے تالیف ہو چکا تھا۔ اس موضوع پر یہ اہم رسالہ ہے۔ ہم نے اسے بھی مرتب کیا ہے عنقریب شائع ہوگا۔

اس رسالہ کے مؤلف حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور اجل علماء میں تھے۔ حدیث کے حافظ اور مدرسہ سرہند کے نامور مدرسین میں سے تھے۔ کئی اہم کتابوں کے مؤلف ہیں۔

(۵) ۱۰۹۴ھ/ ۱۶۸۳ء رسالہ در ردّ مخالفین حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ

از حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حجۃ اللہ (متوفی ۱۱۲۲ھ/ ۱۷۱۰ء) بن حضرت خواجہ محمد معصوم بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم کا یہ رسالہ ہمیں دستیاب نہیں ہو سکا۔ روضۃ القیومیہ میں حضرت حجۃ اللہ کے پندرھویں سال قیومیت میں اس رسالہ کا ذکر ملتا ہے۔[1] حضرت حجۃ اللہ کے مکتوبات وسیلۃ القبول الی اللہ والرسول

---

[1] کمال الدین محمد احسان: روضۃ القیومیہ: ۳/ ۴۸ قلمی

marfat.com
Marfat.com

(ﷺ) کے نام سے طبع ہو چکے ہیں، جسے ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں نے مرتب کر کے شائع کیا ہے۔

حضرت حجۃ اللہ کا پندرھواں سال قیومیت ۱۰۹۴ھ ہے[1]۔ یہ ایسا سال ہے جس میں نہ صرف حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ بلکہ پورے خانوادۂ مجددیہ کے خلاف ایک مہم چلائی گئی تھی، یہ اختلاف اس وقت کے علماء تک محدود نہ تھا بلکہ حکومت وقت کو بھی اس میں مداخلت کرنے پر مجبور کر دیا گیا تھا۔ ان ایام میں اورنگ زیب کی تخت نشینی میں نقشبندی علماء و مشائخ نے اہم کردار ادا کیا تھا۔

اورنگ زیب کی درخواست پر حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فرزند حضرت خواجہ سیف الدین کو اس کی راہنمائی کے لئے شاہی دربار میں بھیج دیا تھا۔ جہاں آپ بقول محمد ساقی مستعد خان، ''قلعہ کے اندر شاہی محل کے جوار میں رہنے لگے، بادشاہ اکثر کاروبارِ سلطنت سے فراغت کے بعد رات گئے آپ کی خدمت میں رہ کر صحبت سے فیض یاب ہوتا''۔[2]

بادشاہ اس خانوادہ کی خدمت میں بھاری رقوم بطور نذرانہ بھی پیش کیا کرتا تھا۔[3] جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض جاہ و ثروت کے طالب علماء اس خاندانِ عالی شان کے مخالف ہو گئے اور انہوں نے اتنا ہنگامہ کیا کہ حرمین کے علماء کو بھی اس میں ملوث کر لیا۔

دونوں اطراف سے کتب و رسائل کے ذریعہ اپنے افکار کی نمائندگی کی گئی۔ اورنگ زیب کو مختلف اطراف سے خطوط لکھے گئے کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ

---

[1] حضرت حجۃ اللہ کی مسند نشینی کا پہلا سال ۱۰۷۹ھ ہے اگر اس میں پندرہ سال جمع کئے جائیں تو (۱۰۷۹+۱۵=۱۰۹۴ھ برآمد ہوگا۔ ایضاً

[2] محمد ساقی مستعد خان: مآثر عالمگیری۔ کلکتہ ۱۸۷۱ء ص: ۸۴

[3] محمد ساقی مستعد خان: مآثر عالمگیری۔ کلکتہ ۱۸۷۱ء ص: ۸۴

marfat.com
Marfat.com

کے کلام میں خلافِ شرع امور پائے جاتے ہیں۔ لہٰذا اس کی نشر واشاعت بند کروادی جائے، اورنگ زیب کی طرف سے ایک جعلی خط یا حکم نامہ سرہند بھیجا گیا کہ آئندہ مکتوبات حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی تدریس کا سلسلہ بند کردیا جائے، یہ وضعی خط معارج الولایت میں محفوظ ہے۔ [1]

اگر روضۃ القیومیہ کے اندراج پر مبالغہ آمیزی کا الزام نہ لگایا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ صرف اِسی سال یعنی ۱۰۹۴ھ میں اس خانوادہ کے معتقدین نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے دفاع میں جو رسائل تصنیف کئے ان کی تعداد تین سو ساٹھ تک پہنچ گئی تھی۔ ان میں بہتر (۷۲) رسائل تو صرف حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہی نے لکھے۔

"اول رسالہ حضرت قیوم ثالث حجۃ اللہ تصنیف کردند..... ہمیں قسم حضرت محمد اشرف وحضرت شیخ سیف الدین و حضرت محمد صبغۃ اللہ و حضرت شیخ محمد ہادی جد شریف مولف این کتاب، رسائل تصنیف نمودند ہفتاد و دو رسالہ فرزندانِ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم درین باب نوشتند وخلفائے این طریقہ نیز رسائل بسیار درین مقدمہ تصنیف نمودند ہمگی صدوشست رسالہ درین باب تصنیف شدند" [2]

یہ تمام رسائل تو دستیاب نہیں ہوسکے۔ البتہ چند کتابوں کے نام ملتے ہیں، ان میں سے بعض کی تفصیل ذیل میں بیان کی جارہی ہے۔

---

[1] ہم نے اپنی تالیف احوال وآثار عبداللہ خویشگی میں اس سلسلہ میں مفصل بحث کی ہے ملاحظہ ہو ص: ۱۴۵۔۱۵۰

[2] کمال الدین محمد احسان روضۃ القیومیہ: ۳/۴۸ قلمی

marfat.com
Marfat.com

(۶) ۱۰۹۴ھ/ ۱۶۸۳ء رسالہ در جواب مخالفین حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ

از حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی (ف ۱۰۹۶ھ)

یہ رسالہ بھی بقول صاحب روضۃ القیومیہ اسی واقعہ کے دوران لکھا گیا۔ [1]

(۷) ۱۰۹۴ھ/ ۱۶۸۳ء رسالہ در ردّ مخالفین حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ

از حضرت عبدالاحد شاہ گل وحدت متوفی ۱۱۲۶ھ بن حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی متعدد کتابوں کے مؤلف تھے۔ یہ رسالہ ہمیں دستیاب نہیں ہوسکا۔ حضرت شاہ غلام علی نے اس سے استفادہ کیا ہے۔ [2]

(۸) ۱۰۹۴ھ/ ۱۸۸۳ء حل المغلقات فی الرد علیٰ اہل الضلالات

(عربی وفارسی)

تالیف: حضرت خواجہ محمد اشرف بن حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی

حضرت خواجہ محمد اشرف کی ولادت ۱۰۴۳ھ اور وفات ۱۱۱۸ھ کو ہوئی۔ صاحب روضۃ القیومیہ نے سال (۱۰۹۴ھ) میں اس رسالہ کی تالیف کا ذکر کیا ہے۔

حضرت مولف علوم معقول ومنقول کے ماہر تھے اور متداولہ درسی کتب پر حواشی بھی لکھے تھے۔ [3] ہمیں اس رسالہ کا عکس ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب مدظلہ نے فراہم کیا ہے جس کے لئے تہہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

---

[1] کمال الدین محمد احسان روضۃ القیومیہ: ۳/ ۴۸ قلمی

[2] غلام علی دہلوی شاہ رسائل سبعہ سیارہ ص: ۳۰

[3] کمال الدین محمد احسان: ۲/ ۴۲۳ قلمی

marfat.com
Marfat.com

(۹) ۱۰۹۴ھ/ ۱۶۸۳ء رسالہ ردّ منکرانِ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ

تالیف حضرت خواجہ محمد صبغۃ اللہ بن حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی ، رحمۃ اللہ علیہما

یہ رسالہ بھی اسی ہنگامی حالت (مخالفت ۱۰۹۴ھ) میں لکھا گیا۔[1]

(۱۰) ۱۰۹۴ھ/ ۱۶۸۳ء رسالہ ردّ مخالفین حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ

شیخ محمد ہادی بن حضرت شیخ محمد عبیداللہ مروج الشریعت بن حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہم اس کے مولف روضۃ القیومیہ کے مصنف شیخ کمال الدین محمد احسان کے دادا تھے۔

ان کی ولادت ۱۰۶۲ھ اور وفات ۱۱۲۱ھ ہے اس رسالہ کے علاوہ آپ کو اب دریہ، در پنج جلد، حجۃ الاحمدیہ، تجدید احوال اور نصوص الدقائق کے علاوہ کثیر کتبِ معقول ومنقول پر حواشی بھی لکھے تھے۔[2]

اسی ہنگامہ (۱۰۹۴ھ) کے دوران انہوں نے یہ رسالہ در ردّ مخالفین بھی تالیف کیا تھا[3]۔ یہ رسالہ ہمیں تا حال دستیاب نہیں ہوا ہے۔

(۱۱) ۱۰۹۴ھ/ ۱۶۸۳ء

عطیۃ الوھاب الفاصلہ بین الخطا و الصواب (عربی)

شیخ محمد بیگ اوزبکی برہانپوری ثم مکی نے یہ رسالہ ۲ ربیع الاول ۱۰۹۴ھ/ یکم مارچ ۱۶۸۳ء کو مکمل کیا۔ انہیں دنوں برزنجی نے قدح الزند اور النشر الناجرہ مکمل کیے تھے[4]۔ بقول برزنجی شیخ محمد بیگ ہندوستان سے حجاز گئے تھے۔ اس رسالہ میں بتایا گیا

---

[1] ایضاً: ۳/ ۴۸ [2] کمال الدین محمد احسان: ۲/ ۴۰۷ [3] ایضاً: ۳/ ۴۸

[4] ملحق ملخص السیر ، ڈاکٹر ظہور احمد اظہر نے مرتب کر کے مجلہ انجمن عربی وفارسی اور پنجابی ادبی اکیڈمی لاہور سے شائع کی تھی جو اسی مؤلف کی ہے

marfat.com
Marfat.com

ہے کہ مکتوباتِ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا جو عربی ترجمہ علمائے حجاز کے لئے کیا گیا ہے وہ غلط ہے۔ نیز انہوں نے اس میں علمائے ہند کے ان فتووں کے اقتباسات بھی دیے ہیں۔ جو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف لکھے گئے تھے۔

عطیۃ الوہاب، مکتوباتِ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے عربی ترجمہ شیخ محمد مراد قزانی کے دفتر ثالث کے حاشیہ پر دو مرتبہ چھپ چکا ہے۔ ان کی کئی اور تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں۔

اس کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس وقت کے جید علماء نے اس رسالہ پر تقریظیں لکھ کر اس کے مندرجات کی تصدیق کی ہے جو اس رسالہ کے ساتھ ہی طبع ہو چکی ہیں۔

(۱۲) ۱۰۹۴ھ/ ۱۶۸۳ء العرف الندی فی نصرۃ الشیخ احمد السہرندی (عربی)

تالیف: علامہ شیخ حسن بن شیخ محمد مراد تونسی مکی

شیخ محمد مراد قزانی کے حواشی سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ تونسی نے ایک کراسہ (جز) کے بقدر یہ رسالہ لکھا تھا۔

وھو مقدار کراستہ سماہ بالعرف الندی فی نصرۃ الشیخ احمد السھرندی[1]

اس رسالہ کے چند اقتباسات شیخ محمد مراد قزانی نے اپنے حواشی میں دیے ہیں۔[2]

---

[1] قزانی، محمد مراد: الدرر المکنونات النفسیہ (ترجمہ عربی مکتوبات حضرت مجدد) ۱/ ۷۷۔ ترکی

[2] ایضاً: ۱/ ۷۷۔ ۱۲۲

marfat.com
Marfat.com

(۱۳) ۱۰۹۵ھ/ ۱۶۸۴ء رسالہ در ردّ معترضین حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ

تالیف: حضرت خواجہ محمد یحییٰ بن حضرت مجدد الف ثانی (متوفی ۱۰۹۶ھ/ ۱۶۸۵ء)

صاحبِ روضۃ القیومیہ نے ۱۰۹۴ھ کے مذکورہ واقعات کے دوران تصنیف ہونے والے رسائل میں اس رسالہ کا ذکر نہیں کیا جس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ رسالہ اس واقعہ کے بعد لکھا گیا ہوگا۔ حضرت مرزا مظہر نے اپنے مکتوب[1] میں اس رسالہ سے استفادہ کیا ہے، نیز انہوں نے آپ کی ایک اور تالیف رسالہ فی اثبات رفع سبابہ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔[2] افسوس کہ یہ دونوں رسائل ہمیں نہیں مل سکے۔

(۱۴) ۱۰۹۶ھ/ ۱۶۸۵ء

رسالہ فی تائید حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ (عربی)

تالیف: علامہ شیخ احمد البشیشی مصری ازہری شافعی (ف ۱۰۹۶ھ/ ۱۶۸۵ء)

ان کے والد کا نام عبداللطیف بن قاضی احمد بن شمس الدین بن علی مصری تھا، بلدہ بشیش میں ولادت ہوئی۔ شیخ علی المحلی، حسن البدری، سلطان المزاحی، سے تحصیل کی۔ ۱۰۹۲ھ میں حج کے لئے گئے اور مکہ میں ہی مقیم ہو گئے۔ لیکن پھر واپس اپنے خطہء مولود بشیش چلے گئے[3]، ۱۰۹۶ھ میں انتقال کیا۔[4]

اس رسالہ کے علاوہ التحفة السنية فی الاجوبة السنيه عن الاسئلة المرضية[5] مطبوعہ مصر ۱۲۷۸ھ اور العقو دالجوهرية بالجيود

---

[1] مظہر جان جاناں مرزا مکتوبات: ۵/ ۱۰۹ (شامل مقاماتِ مظہری مطبوعہ دہلی: ۱۲۶۹ھ)

[2] ایضاً: ۱۵/ ۱۲۱ [3] سرکیس، یوسف لیان، معجم المطبوعات العربیہ، بغداد طبع عکس از طبع اول ۱۹۲۸ء ص: ۵۶۶ مجمی: خلاصۃ الاثر [4] سرکیس۔ ص: ۵۶۷

marfat.com

Marfat.com

المشرقیة کے بھی آپ مؤلف ہیں۔[1]

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی نصرت وتائید میں اس مؤلف بزرگ کا جو رسالہ ہے اس کی طباعت کا تو ہمیں علم نہیں ہوسکا ہے البتہ شیخ محمد مراد قزانی نے عربی ترجمہ مکتوبات حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے حواشی میں اس کے طویل اقتباسات دیے ہیں۔[2]

جیسا کہ سطور بالا میں وضاحت کی گئی ہے کہ مؤلف ۱۰۹۲ھ میں حجاز مقدس میں موجود تھے۔اس لئے ممکن ہے کہ انہوں نے یہ رسالہ اسی سال یا ۱۰۹۴ھ کے حدود میں تالیف کیا ہو۔تاہم ہم نے مؤلف کے سال وفات ۱۰۹۶ھ کی بنیاد پر ترتیب زمانی کو ملحوظ رکھا۔

(۱۵) ۱۱۲۲ھ/۱۷۱۰ء رسالہ فی نفی رفع سبابہ

از علامہ محمد فرخ بن حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی[3]

یہ موضوع حضرات مجددیہ کے نزدیک متنازعہ فیہ رہا ہے۔مولانا محسن ترہتی نے اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے جہاں دیگر رسائل کا ذکر کیا ہے وہاں اس رسالہ کا بھی حوالہ دیا ہے۔[4]

یہ رسالہ تا حال ہمیں دستیاب نہیں ہوسکا۔مؤلف کا سالِ وفات چونکہ ۱۱۲۲ھ ہے اس لئے اسے اسی ترتیب زمانی کے تحت درج کیا ہے۔مولانا سراج احمد مجددی رام پوری نے شرح ترمذی میں وضاحت کی ہے کہ یہ رسالہ شیخ محمد یحییٰ کے رسالہ کے جواب

---

[1] کحالہ، عمر رضا معجم المولفین: ۱/ ۱۲۸۱ (حالات کے دیگر ماخذ کی نشاندہی کی گئی ہے)

[2] قزانی محمد مراد الدرر المکنونات النفیسہ: ۱/ ۱۲۳۔۱۴۰ [3] حالات کے لئے ملاحظہ ہو مقالہ ہذا شمارہ مسلسل ۱۸۰۲۔ [4] محسن ترہتی۔دیوبند ص: ۶۷

marfat.com
Marfat.com

میں لکھا گیا تھا۔[1]

اس موضوع پر اس مقالہ میں حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت محمد حسن جان رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل کا تعارف بھی ملاحظہ ہو۔

۱۱۲۳ھ/۱۷۱۱ء بهجة النظار فی برأة الابرار (فارسی وعربی)

مخدوم محمد معین بن مخدوم محمد امین متخلص بہ تسلیم وبیراگی ٹھٹھوی (ف ۱۱۶۱ھ/ ۱۷۴۸ء) بارہویں صدی ہجری کے جید عالم، صاحبِ تصانیف کثیرہ، سندھ میں سلسلۂ نقشبندیہ کی نشر واشاعت کے امین اور صاحبِ صدق وصفا بزرگ تھے۔ ڈاکٹر حسام الدین راشدی نے ان کی بیس کتابوں کے نام گنوائے ہیں[2]۔

بهجة النظار کا سبب تالیف بیان کرتے ہوئے مولوی عبداللہ جان معروف بہ شاہ آغا نے لکھا ہے کہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی نے مکتوبات حضرت مجدد پر اعتراضات کیے تھے جن کے جواب میں یہ رسالہ لکھا گیا۔

"در رفع اعتراضات مخدوم محمد ہاشم تتوی بر مکتوبات شریف وجواب دیگر معترضین است"[3]

یہ سبب تالیف محض قیاسی اور بے بنیاد ہے۔ بهجة النظار میں اس قسم کی کوئی

---

[1] محمد حسن جان رسالہ فی نفی رفع سبابہ، قلمی بخط مصنف ورق: ۳۸۔الف

[2] خلیل محمد ابراہیم: تکملہ مقالات الشعراء مرتبہ حسام الدین راشدی، سندھی ادبی بورڈ حیدرآباد ۱۹۵۸ء ص: ۲۴۴ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ قانع: تحفۃ الکرام، قانع: مقالات الشعراء ۱۲۱۔۱۲۹ (واشاریہ کتاب) مکتوبات حضرت شاہ فقیر اللہ علوی ص: ۶۰۔۱۰۸ دراسات اللبیب مقدمہ نوشتہ مولانا عبدالرشید نعمانی، سندھی ادبی بورڈ [3] شاہ آغا: مونس المخلصین۔ کراچی ۱۳۶۸ھ ص: ۱۰۰

marfat.com
Marfat.com

وضاحت نہیں کی گئی نیز کسی بیرونی شہادت سے بھی مخدوم محمد ہاشم کے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مخالف ہونے کا ثبوت نہیں ملتا۔

اس رسالہ کا صرف ایک خطی نسخہ دستیاب ہوا ہے جس کی بنیاد پر ہم نے اس کا متن تیار کیا ہے۔ جو تفصیلی حواشی وتعلیقات کے ساتھ شائع ہوگا۔

(۱۷) ۱۱۲۶ھ/ ۱۷۱۴ء سبیل الرشاد (فارسی)

از حضرت شیخ عبدالاحد وحدت شاہ گل بن حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی[1] (ف ۱۱۲۶ھ)

اس رسالہ میں حضرت مجدد قدس سرہٗ کی مجددیت کے دلائل وشواہد یکجا کیے گئے ہیں۔ یہ رسالہ شواہد التجدید کے نام سے بھی متعارف ہے۔ کئی خطی نسخوں کے ناقلین نے اسے اسی نام سے موسوم کیا ہے۔ محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب نے پہلے اسے رسالہ الرحیم حیدرآباد سندھ میں پھر حضرت وحدت کی تالیف جنات الثمانیہ کے اقتباسات سمیت سبیل الرشاد کے نام سے ۱۹۷۸ء میں شائع کیا ہے۔ یاد رہے اس موضوع پر علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتابوں کا تعارف بھی کروایا جا چکا ہے۔

(۱۸) ۱۱۲۶ھ/ ۱۷۱۴ء رسالہ فی منع رفع سبابہ

از حضرت وحدت سرہندی

یہ رسالہ بھی ہمیں تا حال دستیاب نہیں ہوا ہے۔ حضرت شاہ فضل اللہ مجددی نے اس کا حوالہ دیا ہے۔[2]

---

[1] تفصیل کے لئے دیکھئے مقالہ ہذا تحت شمارہ مسلسل ۷

[2] فضل اللہ مجددی، عمدۃ المقامات۔ مطبوعہ حیدرآباد سندھ۔ ۱۳۵۵ھ ص: ۲۴۶

marfat.com
Marfat.com

(۱۹) ۱۱۳۱ھ/۱۷۱۸ء

رسالہ ردّ منکران حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ

تالیف: شیخ محمد مراد ٹنگ کشمیری بن ملا مفتی محمد طاہر

ان کی ولادت ۱۰۵۷ھ اور وفات ۱۱۳۱ھ ہے۔ کشمیر میں سلسلہ نقشبندیہ کے فروغ میں جن اصحاب نے نمایاں کردار ادا کیا ان میں آپ کا نام سرفہرست ہے۔ آپ ۱۰۸۱ھ/۱۶۷۰ء میں جبکہ صاحبزادگان سرہند نے کشمیر میں ورود فرمایا اور اس خانوادۂ مبارک سے منسلک ہوئے۔ ۱۰۸۱ھ سے ۱۱۰۱ھ/۱۶۷۰ء۔ ۱۶۸۹ء تین مرتبہ سرہند شریف کا سفر کیا اور حضرت مجدد قدس سرہٗ کی اولاد امجاد سے ظاہری اور باطنی فیوض حاصل کیے۔

آپ حضرت شیخ عبدالاحد وحدت شاہ گل بن حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی کے خاص خلفاء میں سے تھے۔ ان کے علاوہ حضرت شیخ محمد یحییٰ بن حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ، شیخ محمد صبغۃ اللہ، خواجہ محمد نقشبند ثانی، خواجہ عبیداللہ، خواجہ سیف الدین (صاحبزادگان حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت کا شرف حاصل کیا۔ ہم نے ان پر ایک مختصر مضمون بھی لکھا ہے جس میں ان کی ۳۸ تصانیف کا تعارف کروایا ہے۔[1] ان میں ان کی اہم کتاب ''صلح الفریقین فی منع تکفیر موحدین'' کا تعلق بھی بہت حد تک ہمارے اسی موضوع سے ہے۔ ان کا رسالہ ''ردّ منکران حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ'' ہمیں تا حال دستیاب نہیں ہو سکا۔

---

[1] مقالہ مشمولہ رسالہ نورِ اسلام۔ شرقپور۔ اولیائے نقشبند نمبر۔ مارچ اپریل ۱۹۷۹ء ص: ۷۹۔ ۸۳ حصہ دوم

marfat.com
Marfat.com

(۲۰) ۱۱۵۲ھ/۱۷۳۹ء

حجۃ الحق فی دفع اعتراضات شیخ عبدالحق (فارسی)

ازمیاں شاہ فی الحال بن حضرت شیخ محمد اشرف بن حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہم

نام ونسب سے مؤلف کی بزرگی وثقاہت عیاں ہے۔ ۱۱۵۲ھ/ ۱۷۳۹ء میں انتقال کیا، کئی اہم کتابوں کے مؤلف ہیں۔ اپنے دادا حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر ایک ضخیم کتاب لکھی، جو اپنے موضوع پر پہلی کتاب تھی۔ اس کے علاوہ بھی کئی اہم کتابوں کے مؤلف تھے۔[1]

حجۃ الحق کے پورے نام سے اس کا موضوع عیاں ہے کہ مؤلف نے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ان اعتراضات کا جواب دیا ہے جو انہوں نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی تحریرات پر کیے تھے۔

(۲۱) ۱۱۵۲ھ/۱۷۳۹ء مواہب القیوم فی تائید احمد و معصوم (فارسی)

ازمیاں شاہ فی الحال رحمۃ اللہ علیہ

اس رسالہ میں مؤلف نے مکتوباتِ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر معترضین کے جوابات دیے ہیں۔ چونکہ ان دونوں رسائل کے مؤلف خانوادۂ مجددیہ کے اہم ارکان میں سے تھے اس لئے ذی علم مصنف ہونے کی حیثیت سے ان کے بیانات کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ اس میں نہ صرف حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراضات کا تجزیہ کیا گیا ہے بلکہ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کا بھی دفاع کیا ہے۔

حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں مدظلہ کی وساطت سے ہمیں یہ نسخے دیکھنے کا موقع

---

[1] کمال الدین محمد احسان: روضۃ القیومیہ: ۲/ ۲۴۴۔ قلمی

marfat.com
Marfat.com

ملا ہے جس کے لئے تہہ دل سے ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

(۲۲) تنبیہہ الغافلین (فارسی)

مؤلف نامعلوم

حضرت ضیاء المشائخ محمد ابراہیم مجددی بن حضرت ملاشور بازار ۔(کابل ، افغانستان) نے جولائی ۱۹۷۶ء میں ایک مسودہ دکھایا تھا۔ اس کے سرسری مطالعہ کے بعد ہم نے مفصلہ ذیل نتائج اخذ کئے ہیں۔

۱.....یہ بارہویں صدی ہجری کے اوائل کی تالیف ہے۔

۲.....مؤلف کا اپنا مسودہ معلوم ہوتا ہے لیکن ابھی اسے مبیضہ شکل نہیں دی گئی تھی کہ مؤلف کا انتقال ہو گیا۔

۳.....اس کے بعض اندرونی شواہد سے عیاں ہوتا ہے کہ یہ رسالہ حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں شہید (۱۱۹۵ھ/ ۱۷۸۰ء) کے زیر اثر تالیف ہوا ہے کئی مقامات پر ان کا نام احترام سے لیا گیا ہے۔

۴.....اسی خط میں دیگر رسائل بھی نظر سے گزرے جن کی کتابت ٹونک میں ہوئی تھی۔ اس سے اندازہ لگانا زیادہ دشوار نہیں ہے کہ اس رسالہ کا تالیف بھی ٹونک ہی ہو۔

افسوس کہ حالیہ انقلاب افغانستان میں حضرت کا کتب خانہ تباہ کر دیا گیا ورنہ اس سے استفادہ کیا جاتا۔

(۲۳) رسالہ ردّ مخالفین حضرت مجدد قدس سرہٗ (فارسی)

یہ بھی بارہویں صدی ہجری کے اوائل میں تالیف ہوا۔ اس کے مؤلف کا نام رسالہ کے متن میں مذکور نہیں ہے۔ حضرت حافظ محمد ہاشم جان مرحوم کے آبائی کتب خانہ میں اس کا ایک نسخہ ہماری نظر سے گزرا تھا۔

marfat.com
Marfat.com

(۲۴) ۱۱۶۶ھ/۱۷۵۲ء تصریحات مجید (فارسی)

یہ اس رسالہ کا تاریخی نام ہے جس سے ۱۱۶۶ھ برآمد ہوتے ہیں۔ افسوس کہ پیشِ نظر خطی نسخہ کے ورق اول میں مؤلف کا نام دیمک کی نظر ہو چکا ہے، رسالہ کے سطحی مطالعہ سے مترشح ہوتا ہے کہ مؤلف کا تعلق خطہ کشمیر سے تھا۔ عین ممکن ہے کہ رسالہ کے نام کا جز مجید ہی مؤلف کا نام ہو۔

اس کا خطی نسخہ جناب جی معین الدین لاہور کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

(۲۵) رسالہ ردّ مخالفین حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ (فارسی)

اس رسالہ کے مؤلف کا نام بھی معلوم نہیں ہے۔ رسالہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف کا تعلق کشمیر سے تھا اور بارہویں صدی ہجری کی تصنیف ہے۔ حضرت مجدد پر مختلف اعتراضات کے کامیاب جوابات دینے کی سعی کی گئی ہے۔ افغانستان میں اس کا خطی نسخہ ہماری نظر سے گزرا تھا۔

(۲۶) ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء شواہد التجدید

از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (ف: ۱۱۷۶ھ)

فریڈمان یوحنا نے پہلی مرتبہ اس رسالہ کو متعارف کروایا ہے اس کا موضوع نام سے ظاہر ہے۔ اٹھارہویں صدی عیسوی میں تجدید کا جو تصور تھا اسے سمجھنے میں یہ رسالہ ممد و معاون ثابت ہو سکتا ہے بقول فریڈمان:

Which gives us valuable insight into the understading of the concept of Tajdid. [1]

---

[1] Yohanan Friedmann:sh.Ahmad Sirhindi London 1971, 9

marfat.com
Marfat.com

اس کا ایک قلمی نسخہ، حبیب گنج کلیکشن، آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ میں موجود ہے۔ جو رسائل شاہ ولی اللہ میں شامل ہے۔ یہ مخطوطہ کئی مقامات سے افتادہ اور اس کا خط غیر واضح بھی ہے۔[1]

(۲۷) ۱۱۷۶ھ/ ۱۷۶۲ء رسالہ خُلّت

از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات اور رسائل میں اصطلاح خُلّت کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے۔ اس باب میں جو غلط فہمیاں پیدا ہوئی تھیں مؤلف نے انہیں دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کا خطی نسخہ بھی مذکورہ کتب خانہ میں ہے اور اسے ڈاکٹر فریڈمان یوحنا نے پہلی مرتبہ متعارف کروایا ہے۔[2]

(۲۸) ۱۱۷۶ھ/ ۱۷۶۳ء المقدمۃ السنیہ فی انتصار للفرقۃ السنیہ

تالیف: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فارسی رسالہ ردّ روافض کو شاہ ولی اللہ نے علمائے حجاز کی فرمائش پر عربی ترجمہ اور مفید شرح سے مزین کیا، انہوں نے اس کی شرح کے دوران میں حضرت مجدد کے نظریات سے جابجا اختلاف بھی کیا ہے لیکن حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی تجدیدی کوششوں کو بھی بطریق احسن اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ اکبر اور جہانگیر کے عہد کی بدعات کا بھی تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں لادینیت پیدا ہوئی۔

---

[1] ایضاً، ص:۹ [2] ایضاً

marfat.com
Marfat.com

شارح کے فرزند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے جو کہ اس موضوع پر ایک شہرہ آفاق کتاب تحفہ اثنائے عشریہ کے مؤلف بھی ہیں۔ اس رسالہ پر مزید حواشی لکھے ہیں۔ اور حواشی میں اپنے والد کے اعتراضات سے اختلاف کرتے ہوئے رسالہ کے مؤلف حضرت مجدد کا دفاع کیا ہے۔ ڈاکٹر زبید احمد کے الفاظ میں[1]

Shah Abdal, "Aziz" who in his turn differs in places from his father and agrees with the original author

ڈاکٹر زبید احمد نے اس کے تین خطی نسخوں یعنی، ذخیرۂ دہلی، رضا لائبریری رام پور اور کتابخانہ آصفیہ کے نمبر درج کیے ہیں۔[2] لیکن اس کا ایک ناقص قلمی نسخہ مفتی مہدی حسن شاہ جہان پوری (صدر مدرس۔ دیوبند) کے پاس بھی ہے جس کا تعارف انہوں نے اپنے ایک مقالہ میں کروایا ہے اور اس کے اقتباسات بھی دیے ہیں۔[3]

(۲۹) ۱۱۶۰ھ/۱۷۴۷ء رسالہء احقاق (فارسی)

از حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی (ف ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء)

آپ حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں کے خلیفہء اجل، حضرت شاہ ولی اللہ کے شاگردِ رشید بیہقی وقت اور کثیر التصانیف عالم تھے۔ ان کی تقریباً چالیس تصانیف دریافت ہو چکی ہیں۔ ان میں تفسیر مظہری (عربی)، ارشاد الطالبین، مالا بدمنہ اور السیف المسلول بہت مشہور ہیں۔

1_ Zubaid Ahmad The contribution of India Pakistan to Arabic literature Lahore 1968-pp :115-116

۲ ایضاً ص: ۳۸۴ ۳ مہدی حسن مفتی۔ حضرت مجدد شاہ ولی اللہ کی نظر میں مکالمہ مشمولہ الفرقان لکھنو حضرت مجدد نمبر ص: ۲۹۹۔۳۰۶ ۴ المقدمۃ السنیۃ حصہ مولانا ابوالحسن زید فاروقی مطبوعہ دہلی

marfat.com
Marfat.com

رسالہ احقاق دراصل حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے رسالہء اعتراضات کے جواب میں لکھا گیا ہے۔

ہمارے نزدیک مولانا وکیل احمد سکندر پوری مرحوم سے پہلے حضرت شیخ کے اعتراضات کے جواب میں جتنے رسائل لکھے گئے ہیں حضرت قاضی صاحب کا یہ رسالہ ان سب پر فوقیت رکھتا ہے۔ انہوں نے ہر اعتراض نقل کرنے کے بعد اس کا جواب لکھا ہے۔ مولانا وکیل احمد سکندر پوری کو یہ رسالہ دستیاب نہیں ہو سکا تھا[1]۔ مولف کے خود نوشت نسخہ کا عکس مجموعہٴ حاضر میں شامل ہے۔

خوش قسمتی ہے کہ ہمیں اس کے دو نہایت قابل اعتماد نسخے دستیاب ہوئے ہیں جن کی بنیاد پر ہم نے اس کا تنقیدی متن تیار کیا ہے۔

(۳۰) ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء

رسالہ در جواب شبہات بر کلام امام ربانی (فارسی)

از حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی

یہ رسالہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ پر معترضین کے عمومی اعتراضات کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ اس کا ایک قلمی نسخہ حضرت ابوالحسن زید فاروقی مدظلہ، دہلی (بھارت) کے کتب خانہ کی زینت ہے[2]۔ جو مولف کا نوشتہ نسخہ ہے جس کا عکس پیش نظر مجموعہ کی زینت ہے

(۳۱) ۱۲۳۲ھ/۱۸۱۶ء **ردّ شبہات پلید نابکار** (۱۲۳۲ھ فارسی)

تالیف: حضرت نظام الدین شکارپوری (ف ۱۲۷۳ھ)

حضرت نظام الدین شکارپوری سندھی بن غلام محی الدین بن شاہ غلام صدیق

---

[1] وکیل احمد سکندر پوری: ہدیہء مجددیہ۔ دہلی ۱۳۱۱ھ ص: ۲۶۴ حاشیہ

[2] قریشی، عبدالرزاق: مکاتیب حضرت مظہر بمبئی ۱۹۶۶ء ص: ۲۳۲

marfat.com

Marfat.com

بن خواجہ غلام محمد معصوم ثانی بن شیخ محمد اسماعیل[1] ابن شیخ محمد صبغۃ اللہ بن حضرت خواجہ محمد معصوم بن حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم۔

گویا مؤلف حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھے۔ کئی ٹھوس علمی کتابوں کے مصنف ہیں۔ فارسی میں اچھے شعر کہتے تھے، نظام تخلص تھا۔[2] مثنوی معدن الانوار ۱۲۲۴ھ، اوج موردا سرار نقشبند اور مخمس کریما ان کی تصانیف میں سے ہیں۔

''رسالہ'' ردّ شبہات پلید نابکار سے اس کا سالِ تالیف ۱۲۳۲ھ برآمد ہوتا ہے۔ یہ رسالہ دراصل سعدالدین انصاری کابلی[3] (ف ۱۲۳۵ھ) کے رسالہ معیار الکشوف کے ردّ میں تالیف کیا گیا ہے۔ اس کے دیباچہ میں خواجہ نظام الدین لکھتے ہیں کہ مجھے کابل جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ یہاں ایک شخص سعدالدین نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے ردّ میں کوئی کتاب لکھی ہے۔ جب اس سے کتاب طلب کی گئی تو اس نے صاف انکار کر دیا۔ بادشاہِ وقت کی خدمت میں جب یہ بات پہنچی تو اس نے سعدالدین کو دربار میں طلب کیا تو صاف انکار کر دیا کہ اس قسم کی میری کوئی تصنیف نہیں ہے۔ پھر عرصہ کے بعد (حدود ۱۱۳۲ھ) خواجہ نظام شکارپوری کو کشمیر جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں سعدالدین کے ایک مرید سے ملے جس کے پاس وہ رسالہ در ردّ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ تالیف سعدالدین موجود تھا، اس سے مستعار لے کر

---

[1] ڈاکٹر حسام الدین راشدی نے ان کے شجرہ نسب کے اندراج میں شیخ محمد اسماعیل کا نام درج نہیں کیا جو صریحاً سہو ہے۔ صحیح نسب کے لئے ملاحظہ ہو مولانا محمد حسن جان کا رسالہ انساب الانجاب ص: ۵۵، ۶۵ [2] خلیل محمد ابراہیم تکملہ مقالات الشعراء مرتبہ راشدی۔ سندھی ادبی بورڈ حیدرآباد سندھ ۱۹۵۸ء ص: ۵۹۹۔۶۱۷۔ وفائی دین محمد: تذکرہ مشاہیر سندھ مرتبہ راشدی۔ حیدرآباد ۱۹۷۴ء ص: ۲۵۶۔۲۶۱ [3] محمد ابراہیم خلیل کابلی: یک مرد بزرگ (سوانح سعدالدین کابلی) کابل ۱۳۳۵ش

marfat.com
Marfat.com

مؤلف نے یہ رسالہ تالیف کیا۔

یہ اہم رسالہ تا حال ہماری نظر سے نہیں گزرا اس کے بارے میں مذکورہ بالا تمام تر معلومات حضرت ضیاء المشائخ محمد ابراہیم مجددی بن ملا شور بازار کابلی نے جولائی ۱۹۷۶ء کو راقم الحروف کو فراہم کیں۔

(۳۲) ۱۲۳۹ھ/۱۷۲۶ء رسالہ در اعتراضات (فارسی)

از حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (ف ۱۲۳۹ھ) بن حضرت شاہ ولی اللہ

رسالہ کا ایک قلمی نسخہ رضا لائبریری رام پور (بھارت) میں محفوظ ہے۔[1] حضرت شاہ صاحب نے اس رسالہ میں حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ پر کیے گئے اعتراضات کا جواب دیا ہے[2]۔ اس رسالہ کی طباعت کے بارے میں ہمیں تا حال علم نہیں ہے۔

(۳۳) ۱۲۳۹ھ/۱۷۲۶ء

حواشی بر رسالہ اعتراضات شیخ عبدالحق دہلوی (فارسی)

(حواشی از حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکاشفات پر بعض اعتراضات کیے تھے۔ جیسا کہ سابقہ صفحات میں ان رسائل کا ذکر کیا جا چکا ہے جو حضرت شیخ کے رسالہ اعتراضات کے جواب میں لکھے گئے تھے۔

اس رسالہ میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے حضرت شیخ کے رسالہ اعتراضات پر حواشی لکھے تھے۔ جس میں انہوں نے حضرت شیخ کے اعتراضات کے جوابات دیے ہیں۔

---

[1] فریڈمان یوحناص: ۱۲۱ [2] رضوی، اطہر عباس: مسلمان مجددوں کی تحریکیں ص: ۴۴۴

marfat.com
Marfat.com

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان حواشی کو اپنے رسالہ میں ایک مستقل فصل کے تحت محفوظ کرلیا ہے۔ چونکہ رسالہ مذکورۂ رام پور اس وقت ہمارے سامنے نہیں ہے ممکن ہے کہ یہ حواشی رسالہ، رام پور سے مختلف ہوں۔ حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ وضاحت فرماتے ہیں:

فصل چہارم دربیان حواشی بدانکہ استاد من حضرت شاہ عبدالعزیز سلمہ اللہ تعالی کہ درین وقت ممتاز از درعلوم دینی وعلوم صوفیہ در صغر سن بررسالہ حضرت شیخ معترض (عبدالحق) رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاتِ حواشی نمودہ تبرکا نوشتہ می شود.....[1]

اس اقتباس سے مترشح ہوتا ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز نے آغاز شباب میں رسالہء اعتراضات پر یہ حواشی لکھے تھے۔ چونکہ صحیح سالِ تالیف معلوم نہیں ہے اس لئے محشی کے سال وفات ۱۲۳۹ھ کے تحت اس کا اندراج ہوا ہے۔ یہ رسالہ مجموعہ حاضر میں شامل ہے۔

(۳۴) ۱۲۴۰ھ/۱۷۲۷ء رسالہ رد اعتراضات شیخ عبدالحق (فارسی)

تالیف: حضرت شاہ غلام علی دہلوی (ف ۱۲۴۰ھ)

اس موضوع پر دیگر رسائل کا تعارف سابقہ سطور میں کروایا جاچکا ہے۔ یہ رسالہ بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ چونکہ اس رسالہ کے مؤلف حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں شہید کے جانشین اور بارہویں صدی ہجری میں سلسلہ نقشبندیہ کے روح ورواں تھے۔ آپ کے تمام رسائل خلوص ومحبت کی زندہ تصویر ہیں۔[2]

---

[1] غلام علی دہلوی، شاہ: رسالہء دیگر در رد مخالفین ص: ۴۸ مشمولہ سبع سیارہ ص: ۴۸۔۵۰

[2] تفصیل کے لئے دیکھئے ملفوظاتِ شریفہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی۔ مطبوعہ لاہور: ۱۹۷۸ء

marfat.com
Marfat.com

اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت شیخ عبدالحق نے اپنے یہ اعتراضات واپس لے لئے تھے اوران کی غلط فہمی دور ہوگئی تھی۔ یہ رسالہ کئی مرتبہ طبع ہو چکا ہے۔ سبع سیارہ کے علاوہ آپ کے مکتوبات میں بھی شامل ہے، مجموعہ حاضر میں یہ مکمل رسالہ شامل ہے۔

(۳۵) ۱۲۴۰ھ/۱۷۲۷ء رسالۂ دیگر در ردّ مخالفین حضرت مجدد (فارسی)

حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہٗ

اس رسالہ میں معترضین کے جوابات دیے گئے ہیں۔ اس موضوع پر بے شک چھوٹے بڑے کئی رسائل تالیف ہوئے ہیں۔ لیکن اس رسالہ کی اہمیت اپنی جگہ ہے جو اس کی مندرجہ ذیل پانچ فصلوں سے بخوبی عیاں ہوگی۔

اول..... دربیان مجملی احوال حضرت مجدد

دوم..... در رفع اعتراضات از کلام ایشان بطریق اجمال

سوم..... در اجوبہ بعضی اعتراضاتِ شیخ عبدالحق...

چہارم..... دربیان حواشی کہ اوستاد فقیر حضرت شاہ عبدالعزیز..... بر رسالہ شیخ مذکور تحریر فرمودہ اند

پنجم..... در رفع شبہاتی کہ برالسنۂ عوام مذکوراست

یہ رسالہ بھی سبع سیارہ میں شامل ہے[1]۔ بخط مولانا محبوب الٰہی بہتر ہے۔ جس کا عکس پیش نظر مجموعہ میں شامل کر دیا گیا ہے۔

---

[1] یہ مجموعہ رسائل سبع سیارہ کے نام سے مطبع علوی سے ۱۲۸۴ھ میں چھپ چکا ہے (ر۔ک ص:۳۶)

marfat.com
Marfat.com

(۳۶)۱۳۰۰ھ/۱۸۸۳ء رسالہ فی رفع المطاعن (عربی)

عن الامام الربانی واولادہٗ

تالیف: مولانا عبداللہ آفندی عناقی زادہ مفتی احناف مکہ معظمہ

اس رسالہ میں حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کی اولاد پر ان الزامات کا خصوصیت سے ازالہ کرنے کی سعی کی گئی ہے جو حرمین الشریفین میں ان پر لگائے گئے تھے۔ اس کے مؤلف وہی بزرگ ہیں جنہوں نے شیخ محمد مراد قزانی کے عربی ترجمہ مکتوبات حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ پر بڑی مؤثر تقریظ بھی لکھی ہے۔[1]

زیر بحث رسالہ مطبع حیدری بمبئی سے چھپ چکا ہے اور مدرسہ محمدیہ جامع مسجد بمبئی کے کتب خانہ میں یہ مطبوعہ نسخہ موجود ہے۔[2]

(۳۷)۱۳۰۸ھ/۱۸۹۰ء الکلام المنجی بردایرادات البرزنجی (عربی)

تالیف: مولانا وکیل احمد سکندر پوری (ف ۱۳۲۲ھ)

اپنے وقت کے درجہ اول کے علماء میں سے تھے۔ ان کی تصانیف کی تعداد نوّے ہے، جو عربی فارسی اور اردو زبانوں میں ہیں یہ متنوع موضوعات پر مشتمل ہیں۔[3]

زیر نظر تین تالیفات ایسی ہیں جو حضرت مجدد کے دفاع میں لکھی گئی ہیں۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ اس موضوع پر اس قدر وقیع اور ٹھوس کتابیں آج تک تالیف نہیں ہوئی ہیں۔

الکلام المنجی میں انہوں نے سلسلہ مجددیہ کے مشہور مخالف سید محمد برزنجی کے

---

[1] قزانی محمد مراد: الدرر المکنونات: ۱/۶۹-۷۶ [2] فہرست کتب خانہ مدرسہ محمدیہ۔ بمبئی ص: ۱۶۸، ص: ۵۴۱ [3] عبدالحی حسنی: نزہۃ الخواطر: ۸/۵۱۷-۵۱۸ کراچی ۱۹۷۶ء

marfat.com
Marfat.com

رسائل کے جوابات دیے ہیں۔ یہ رسالہ مطبع مجتبائی دہلی سے ۱۳۱۲ھ میں طبع ہوا تھا۔[1]

(۳۸) ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء انوارِ احمدیہ (فارسی)

از مولانا وکیل احمد سکندر پوری

یہ رسالہ حلقہء برزنجی کے ایک ..... گجراتی کے رسالہ ''مکاشف الاسرار کے ردّ میں لکھا ہے اور رسالہ کے اقتباسات دے کر اس کے لایعنی اعتراضات کے مسکت جوابات دیے ہیں۔ یہ رسالہ بھی مطبع مجتبائی دہلی سے ۱۳۱۲ھ میں چھپا تھا۔

(۳۹) ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء ہدیہ مجددیہ (فارسی)

تالیف: مولانا وکیل احمد سکندر پوری

مولانا کا یہ رسالہ (ضخیم) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے رسالہء اعتراضات کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ مؤلف چونکہ خود اجل عالم تھے اس لئے کمال ادب و احترام کے ساتھ حضرت شیخ محدث کے اعتراضات کے جوابات دیے ہیں۔ اس سلسلہ میں نہ صرف انہوں نے حضرت مجدد کی تمام تحریرات کا بغور مطالعہ کیا ہے بلکہ حضرت محدث کے رسائل سے ایسے کلمات و مکاشفات کا استخراج کر کے بتایا ہے کہ حضرت شیخ، حضرت مجدد کے جن کلمات پر اعتراض فرما رہے ہیں وہ خود ان کے اپنے کلام میں

---

[1] مولانا عبدالشکور نے اپنے مقالہ میں لکھا ہے کہ الکلام المنجی مولانا عبدالحی لکھنوی کی تالیف ہے جو مولانا وکیل احمد کے نام سے شائع ہوئی تھی تذکرۂ مجدد (الفرقان حضرت مجدد نمبر) لکھنو ۱۹۶۰ء ص: ۲۸۳۔ یہ بیان کسی طرح بھی درست نہیں ہے بھلا مولانا عبدالحی کو اسے اپنے نام سے شائع کرنے میں کیا قباحت تھی؟ ہمارے نزدیک دونوں بزرگ اس درجہ کے تھے کہ ان سے اس قسم کی توقع کرنا صحیح نہیں ہے۔

marfat.com
Marfat.com

پائے جاتے ہیں۔ بے شبہ ۳۳۶ صفحات کا یہ ضخیم وجیم رسالہ اس موضوع پر تالیف ہونے والے رسائل میں سب سے اہم ہے۔ اگر صدق دل سے اس رسالہ کا مطالعہ کیا جائے تو ان شخصیتوں کے مابین نہ صرف اختلاف کے دفع ہونے کا علم ہوتا ہے بلکہ یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ مخالفین حضرت شیخ محدث کی آڑ میں جو کھیل کھیل رہے ہیں وہ محض غلط فہمی پر مبنی ہے۔ یہ نادر رسالہ بھی مطبع مجتبائی دہلی سے ۱۳۰۹ھ میں چھپا تھا۔[1]

(۴۰) ۱۳۳۲ھ/۱۸۸۴ء رسالہ فی بشارہ لاہل الاشارہ (فارسی)

میر علی نواز شکار پوری نے حضرت مجدد کے مکتوب (۱/ ۳۱۲) در مسئلہ رفع سبابہ سے اختلاف کرتے ہوئے ایک رسالہ لکھا تھا۔ جس کے جواب میں مولانا محمد حسن جان مرحوم نے بڑے سائز کے تقریباً ڈیڑھ سو اوراق پر مشتمل ایک رسالہ لکھ کر اس کا مدلل جواب دیا ہے۔ مولانا نے اپنے دلائل میں سینکڑوں معروف کتب فقہ کے اقتباسات پیش کئے ہیں اور رفع سبابہ کی نفی کرتے ہوئے حضرت مجدد کی تائید کی ہے۔

یہ رسالہ تا حال طبع نہیں ہوا ہے اس کا ایک خطی نسخہ مؤلف مولانا محمد ہاشم جان مرحوم کے کتب خانہ ٹنڈو سائیں داد سندھ میں موجود ہے۔

(۴۱) ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء حضرت مجدد اور اُن کے ناقدین (اردو)

مولانا ابوالحسن زید فاروقی مجددی مدظلہ سجادہ نشین درگاہ حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں شہید، دہلی

---

[1] مولانا وکیل احمد سکندر پوری رحمۃ اللہ علیہ کے ان تینوں رسائل کو شیر ربانی پبلی کیشنز، لاہور نے رسائل در دفاع حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے دسمبر ۲۰۱۱ء میں شائع کر دیا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت مولانا زید مدظلہٗ نے حضرت شیخ عبدالحق سے لے کر زمانہ حال کے ہندوستانی اور یورپین معترضین کے حضرت مجدد پر اعتراضات کے جواب دیے ہیں۔

عہد حاضر میں قدیم و جدید افکار کے مطالعہ کے بعد اہم نتائج اخذ کر کے اس کتاب میں ہدیۂ قارئین کیے گئے ہیں۔

یہ کتاب درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر۔ دہلی کی طرف سے ۱۹۷۷ء میں اور پھر دارالمبلغین شرقپور سے ۱۹۷۹ء میں چھپ چکی ہے۔[1]

---

[1] ماخوذ نور اسلام شرقپور، حضرت مجدد الف ثانی نمبر ج ۲ (۱۹۸۸ء)

marfat.com
Marfat.com

DEFA

-i-

Hazrat Mujaddid-i-Alf-i-Sani

A Collection of small discourses in the defence of
Shaykh Ahmed Sirhindi Mujaddid-i-Alf-i-Sani
971-1034 / 1563-1624

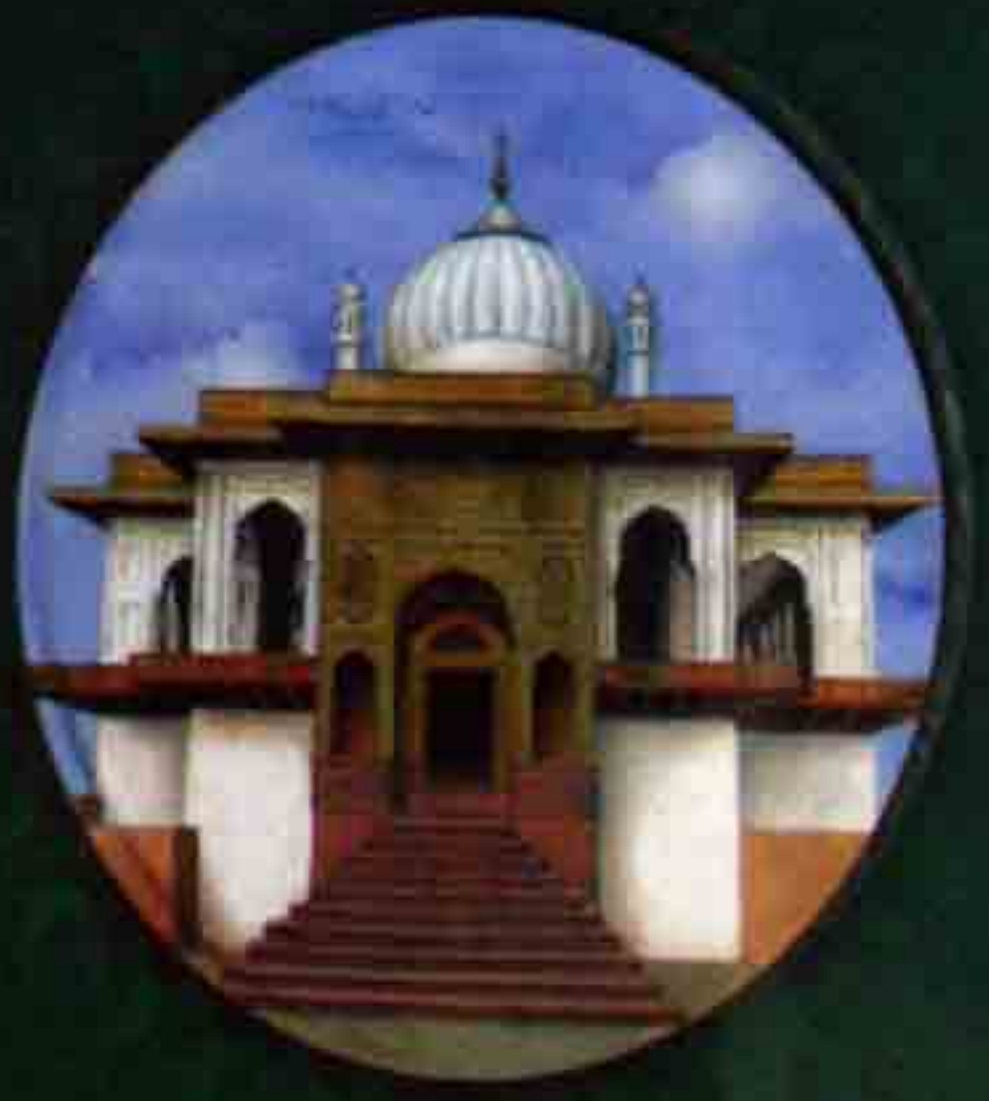

EDITED BY

Muhammad Iqbal Mujaddidi

PUBLISHED BY

Tanzeem-ul-Islam Publications